الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 21 | جمعۃ المبارک 22/اگست 2014ء | 24 شوال 1435 ہجری قمری ❁ 22 ظہور 1393 ہجری شمسی | شمارہ 34

علم حاصل کرو

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
علم حاصل کرو کیونکہ علم مومن کا دلی دوست ہے۔ حلم اس کا وزیر ہے اور عقل اس کی رہنما ہے اور عمل اس کا نگران ہے اور رفق اس کا باپ اور نرمی اس کا بھائی اور صبر اس کے لشکروں کا سردار ہے۔

(الجامع الصغیر جلد 2 صفحہ 53)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

مَیں ہمیشہ انکساری اور گمنامی کی زندگی پسند کرتا ہوں لیکن یہ میرے اختیار اور طاقت سے باہر تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے باہر نکالا اور جس قدر میری تعریف اور بزرگی کا اظہار اس نے اپنے پاک کلام میں جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے کِیا، یہ ساری تعریف اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے۔

وہ تمام علامات اور نشانات جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق پہلے سے بتائے گئے تھے ظاہر ہوگئے۔ آسمان نے کسوف وخسوف سے اور زمین نے طاعون سے شہادت دی ہے اور بہت سے سعادتمندوں نے ان نشانوں کو دیکھ کر مجھے قبول کیا اور پھر اَور بھی بہت سے نشانات اُن کی ایمانی قوت کو بڑھانے کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر کیے اور اس طرح پر یہ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔

رُوئے زمین پر مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ کیا کسی پہلو سے بھی کوئی قابلِ اطمینان صورت دکھائی دیتی ہے۔

اسلام پر ایسا خطرناک صدمہ پہنچا ہے کہ ایک ہزار سال قبل تک اس کا نمونہ اور نظیر موجود نہیں ہے۔ یہ شیطان کا آخری حملہ ہے اور وہ اس وقت ساری طاقت اور زور کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے تا مَیں ہمیشہ کے لیے اُس کا سر کُچل دوں۔

’’کم فہم لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مَیں اپنے مدارج کو حد سے بڑھاتا ہوں۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری طبیعت اور فطرت میں ہی یہ بات نہیں کہ مَیں اپنے آپ کو کسی تعریف کا خواہشمند پاؤں اور اپنی عظمت کے اظہار سے خوش ہوں۔ مَیں ہمیشہ انکساری اور گمنامی کی زندگی پسند کرتا ہوں لیکن یہ میرے اختیار اور طاقت سے باہر تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے باہر نکالا اور جس قدر میری تعریف اور بزرگی کا اظہار اس نے اپنے پاک کلام میں جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے کِیا، یہ ساری تعریف اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے۔ احمق اس بات کو نہیں سمجھ سکتا مگر سلیم الفطرت اور باریک نگاہ سے دیکھنے والا دانشمند خوب سوچ سکتا ہے کہ اس وقت واقعی ضروری تھا کہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر ہتک کی گئی ہے اور عیسائی مذہب کے واعظوں اور منادوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اُس سید الکونین کی شان میں گستاخیاں کی ہیں اور ایک عاجز مریم کے بچے کو خدا کی کُرسی پر جابٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے آپ کا جلال ظاہر کرنے کے لیے یہ مقدر کیا تھا کہ آپؐ کے ایک ادنیٰ غلام کو مسیح ابن مریم بنا کے دکھا دیا۔ جب آپؐ کی اُمّت کا ایک فرد اتنے بڑے مدارج حاصل کر سکتا ہے تو اس سے آپؐ کی شان کا پتہ لگ سکتا ہے۔ پس یہاں خدا تعالیٰ نے جس قدر عظمت اس سلسلہ کی دکھائی ہے اور جو کچھ تعریف کی ہے یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عظمت اور جلال کے لیے ہے۔ مگر احمق ان باتوں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

اس وقت صدی میں سے بیس سال گزرنے کو ہیں اور آخری زمانہ ہے۔ چودھویں صدی ہے کہ جس کی بابت تمام اہلِ کشف نے کہا کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں آئے گا۔ وہ تمام علامات اور نشانات جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق پہلے سے بتائے گئے تھے ظاہر ہوگئے۔ آسمان نے کسوف وخسوف سے اور زمین نے طاعون سے شہادت دی ہے اور بہت سے سعادتمندوں نے ان نشانوں کو دیکھ کر مجھے قبول کیا اور پھر اَور بھی بہت سے نشانات اُن کی ایمانی قوت کو بڑھانے کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر کیے اور اس طرح پر یہ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔

کوئی ایک بات ہوتی تو شک کرنے کا مقام ہو سکتا تھا مگر یہاں تو خدا تعالیٰ نے اُن کو نشان پر نشان دکھائے اور ہر طرح سے اطمینان اور تسلّی کی راہیں دکھائیں، لیکن بہت ہی کم سمجھنے والے نکلے ہیں۔ حیران ہوتا ہوں کہ کیوں یہ لوگ جو میرا انکار کرتے ہیں ان ضرورتوں پر نظر نہیں کرتے جو اس وقت ایک مصلح کے وجود کی داعی ہیں۔

وہ دیکھیں کہ رُوئے زمین پر مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ کیا کسی پہلو سے بھی کوئی قابلِ اطمینان صورت دکھائی دیتی ہے۔ شان وشوکت کی حالت تو سلطنت کی صورت میں نظر آسکتی ہے۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت اس وقت روم کی سلطنت ہے لیکن اس کی حالت کو دیکھ لو وہ بتیس دانتوں میں زبان ہو رہی ہے اور آئے دن کسی نہ کسی خرخشہ اور مخمصہ میں مبتلا رہتی ہے۔ علمی حالت کے لحاظ سے سب رو رہے ہیں کہ مسلمان پیچھے رہے ہوئے ہیں اور نت نئی مجلسیں اور کمیٹیاں قائم ہوتی ہیں کہ مسلمانوں کی علمی حالت کی اصلاح کی جاوے۔ دُنیوی لحاظ سے تو یہ حالت اور دینی پہلو کے لحاظ سے تو بہت ہی گری ہوئی حالت ہے۔ کوئی بدعت اور فعل شنیع نہیں ہے جس کے مرتکب مسلمان نہ پائے جاتے ہوں۔ اعمالِ صالحہ کی بجائے چند رسوم باقی رہ گئی ہیں۔ جیلخانوں میں جا کر دیکھو تو زیادہ مجرم مسلمان دکھائی دیں گے۔ کس کس بات کا ذکر کیا جاوے۔ مسلمانوں کی حالت اِس وقت بہت ہی گری ہوئی ہے اور اُن پر آفات پر آفات نازل ہو رہی ہیں۔ مگر کیا مسلمان ابھی چاہتے ہیں کہ وہ اَور پسے جاویں۔ اس سے بڑھ کر اُن کی ذلیل حالت کیا ہوگی کہ وہ پاک دین جو بے نظیر دولت اُن کے پاس تھی اور ایمان جیسی نعمت وہ کھو بیٹھے ہیں۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے عیسائی ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے اور اسلام کا مضحکہ اُڑاتے ہیں اور یا اگر کُھلے طور پر عیسائی نہیں ہوئے تو عیسائیوں کے علوم فلسفہ وطبعیات سے متأثر ہو کر مذہب کو ایک بے ضرورت اور بے فائدہ شئے سمجھنے لگ گئے ہیں۔

یہ آفتیں ہیں جو اسلام پر آرہی ہیں اور مَیں نہایت درد اور افسوس سے سُنتا ہوں کہ اس پر بھی کہا جاتا ہے کہ کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ زمانہ خود پکار پُکار کر کہہ رہا ہے کہ اس وقت ضرورت ہے کہ کوئی شخص آوے اور وہ اصلاح کرے۔ مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ خدا تعالیٰ اس وقت کیوں خاموش رہتا جبکہ اُس نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (سورۃ الحجر:10) خود فرمایا ہے۔ اسلام پر ایسا خطرناک صدمہ پہنچا ہے کہ ایک ہزار سال قبل تک اس کا نمونہ اور نظیر موجود نہیں ہے۔ یہ شیطان کا آخری حملہ ہے اور وہ اس وقت ساری طاقت اور زور کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے تا مَیں ہمیشہ کے لیے اُس کا سر کُچل دوں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 9 تا 11۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

’’وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رُخ ایک طرف ہو‘‘

نصیر احمد قمر

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ 08 اگست 2014ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو جماعتی طور پر دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں یہ تحریک کی تھی کہ رمضان کے بعد خطبہ میں جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائیں گے اور یہ جو جماعت سے دعائیں کرانے کا خیال اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں ڈالا اس سے جماعت کو من حیث الجماعت، جماعت کی کامیابیوں اور ترقیات کے لئے اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی تحریک کرنا مقصود تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جب ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ ابتلا کا دور جلد ختم ہو تو ہمیں اپنی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے جہاں ہم دشمن کے شر سے بچ سکیں اور اس کے شر سے بچنے کے لئے ہم جتنی بھی دعائیں کریں وہ آج کل کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے دل میں اس تحریک اور خیال کا ڈالا جانا یقیناً اپنے اندر یہ بشارت بھی لئے ہوئے ہے کہ اس تحریک کے نتیجہ میں کی جانے والی دعائیں خدا تعالیٰ کے ہاں خاص طور پر قبولیت کا شرف پانے والی ہوں گی۔

اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن تو الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شمارہ میں شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تاہم اس کے بعض حصّوں کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب اس نہایت مبارک تحریک کی طرف فوری طور پر خصوصی توجہ فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی، جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں سے ہی ملنی ہے۔ آپ نے بڑا واضح فرمایا کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ پس جب ہم نے ہر ترقی دعاؤں کے طفیل دیکھنی ہے اور ہر دشمن کو دعاؤں سے زیر کرنا ہے تو پھر دعا کی اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے کس قدر توجہ ہمیں دعاؤں کی طرف دینی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کس قدر توجہ دعاؤں کی طرف دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اور جائزہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالت کو دیکھ کر لگا سکتا ہے اور جائزہ لے سکتا ہے‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ نے عمومی طور پر دنیا کے حالات اور بالخصوص مسلم اُمّہ اور فلسطینیوں کے دردناک حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’اور پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے پر ظلم اور گردنیں اڑانا اور قتل و غارت گری اس کی بھی انتہا ہو رہی ہے۔ اور پھر ظلم کی انتہا ان کلمہ پڑھنے والوں کی طرف سے یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے نام پر احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں اور ڈھٹائی سے اس ظلم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اور جاری رکھنے کے بہانے بھی تلاش کرتے ہیں اور بیانات بھی دیئے جاتے ہیں۔ ہر سطح پر اور ہر موقع پر احمدیوں کو اذیت دینا اور ان پر ظلم کرنا اب پاکستان میں مُلّاں کے زیر اثر غیر احمدیوں کی اکثریت کا یا بہت بڑی تعداد کا شیوہ بن چکا ہے۔ اور اگلی نسل میں بچوں میں بھی یہ زہر گھولا جا رہا ہے۔ ان کے دماغوں کو زہر آلود کیا جا رہا ہے۔ ...... سکولوں میں احمدی اساتذہ کے ساتھ بچے اس لئے بدتمیزی کرتے ہیں کہ یہ احمدی ہے جو مرضی اس کو کہو۔ سکولوں سے نکالنے کی کارروائیاں ہوتی ہیں۔ ان سے پڑھنے سے انکار کیا جاتا ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ نے حال ہی میں گوجرانوالہ میں معصوم احمدیوں پر ہونے والے نہایت بہیمانہ مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’وہی لوگ جو گوجرانوالہ میں ہمارے احمدی گھروں کے ہمسائے تھے اور عام حالات میں بول چال اٹھنا بیٹھنا بھی تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا تو ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو خالی گھروں کو دیکھ کر لوٹ کھسوٹ میں شامل ہو گئے۔ ...... **ان ابتلاؤں کے دَور میں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔** باقی مسلمان تو ایک دوسرے پر ظلم کا جواب ظلم سے دے کر اپنا حساب پورا کر لیتے ہیں لیکن ہم نے تو ہر ظلم کو آہ و فغاں میں ڈوب کر ختم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اس سے دعا مانگ کر ختم کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں یہ فرمایا تھا کہ

عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

پس یارِ نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ **اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں‘‘۔**

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنی ایک پرانی رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے (جس کا قبل ازیں بھی آپ ایک خطبہ جمعہ میں ذکر فرما چکے ہیں) فرمایا:

’’اس موقع پر مجھے اپنی ایک پرانی خواب بھی یاد آ رہی تھی ...... کہ **اگر جلد حالات بدلنے ہیں تو** ان ابتلاؤں سے بچانے کے لئے **جماعت کو من حیث الجماعت اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص کرتے ہوئے، اپنی دعاؤں کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ہمیں اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر اس کیفیت میں ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے، یہ کیفیت ساری جماعت میں پیدا ہو جائے اور ہماری راتیں اس کیفیت میں گزریں کہ ہم نے جماعت کے لئے دعائیں کرنی ہیں تو چند دن میں، چند راتوں کی دعاؤں سے انقلاب آ سکتا ہے۔** ورنہ انقلاب تو آنا ہے، حالات تو بدلنے ہیں لیکن اپنا وقت لیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ حالات بدلیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو پیغام مجھے دیا گیا تھا اس میں **تمام جماعت جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتی ہے اُس کا خالص ہو کر دعا کرنا شرط ہے۔** اس وقت بھی خواب میں مجھے یہی تاثر تھا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے۔

پس پاکستان کے احمدیوں کو چاہے وہ امیر ہیں، غریب ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدیت کے حوالے سے اس وقت سب سے زیادہ ظلم پاکستان میں ہی ہو رہا ہے۔ اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ مسلم اُمّہ کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم و تعدّی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے وہ فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا مسلمانوں کو ان کے اپنے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔ ان دعاؤں کا حق ادا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ظلم کی چکّی میں سب سے زیادہ احمدی پِس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مضطر کی دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کے لئے بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے‘‘۔

فرمایا: ’’**جب مظلوم مضطر بن کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی درد بھری دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آ کر ظالموں کے جلد خاتمے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔** ...... **ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے‘‘۔**

حضور نے فرمایا: ’’**جماعتی مشکلات کے دُور کرنے کے لئے بھی ہمیں اسی اضطراب کی ضرورت ہے جس طرح بعض دفعہ ہم دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دکھاتے ہیں۔** ...... یہ خیال کر لینا کہ ہم نے رمضان میں دعائیں کر لیں اور کافی ہو گیا تو ہم پر واضح ہونا چاہئے کہ یہ کافی نہیں۔ ابھی ہمیں مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے اور انسان کو ہمیشہ مسلسل دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھلی فتح بھی عطا فرما دے گا تو پھر بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہو گی۔ ...... تکلیفوں میں بھی ہمیں اضطراب کی ضرورت ہے اور آسانیوں اور آسائشوں میں بھی ہمیں یادِ خدا کی ضرورت ہے۔ **پس ایک مومن کبھی خودغرض نہیں ہوتا۔ نہ ہی عارضی اور وقتی دعاؤں اور جوشوں کو کافی سمجھتا ہے** بلکہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ یہ ایمان اور تعلق ہی ایک مومن کو عام حالات میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔

...... پس ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے **ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں۔ یاد رکھیں ہر فرد جماعت کی دعا اور اللہ تعالیٰ کو اس کے رحم، مغفرت، بخشش اور مختلف صفات کا واسطہ دے کر جو دعا ہے یہ جماعتی تکالیف کو بھی دُور کرنے کا باعث بنتی ہے‘‘۔**

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ عالمی وحدت کی لڑی میں پرو رکھا ہے۔ ہمارے دکھ سکھ مشترکہ ہیں، ہمارے غم ہماری خوشیاں سانجھی ہیں اور خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ مومنین کی جماعت حدیث نبویؐ کے مطابق ایک بدن کی طرح ہے اور اس بدن میں خلیفۃ المسیح کا مبارک وجود اس کے لئے روح اور دل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح بدن کے کسی حصہ کو تکلیف پہنچے تو سارا بدن اس کو محسوس کرتا ہے اسی طرح جماعت کے کسی فرد یا حصہ کو کوئی گزند پہنچے تو اس سے ساری جماعت تڑپ اُٹھتی ہے اور ہم چونکہ ایک آسمانی امام سے وابستہ ہیں اس لئے اس تکلیف پر ہمارا ردّعمل ہمیشہ اپنے امام کی ہدایات کے مطابق ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں ساری جماعت کو جماعتی طور پر پہنچنے والے شر سے بچنے کے لئے اپنی دعاؤں میں اجتماعیت کا رنگ پیدا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے تا کہ جماعت کی مجموعی دعائیں ایک ہی رخ پر اور ایک ہی سمت میں اور ایک ہی موضوع پر ہونے کی وجہ سے غیر معمولی طاقت پکڑیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد تر کھینچ لانے کا موجب ہوں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’...... **پس جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلا کے دُور کرنے کے لئے دعائیں مانگنے کی ضرورت ہے۔ صرف اپنی ذاتی مشکلات اور پریشانیوں کو اپنا سمجھتے ہوئے ان کے لئے دعاؤں میں ہی نہ ڈوبے رہیں بلکہ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دُور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے۔** جماعت کی ترقی اور حالات کے بدلنے کے لئے جب دو نفل پڑھتے ہیں ...... تو اس میں درد بھری دعائیں کریں۔ ...... پس جہاں ہمیں اپنے عمل خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ اعمال قبولیت دعا میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں وہاں ہمیں **جماعت کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے بڑی تضرع اور عاجزی سے اسے دُور کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے‘‘۔**

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ **اپنی دعاؤں میں جماعتی ترقی اور ابتلاؤں کے دُور ہونے کے لئے وہی شدت پیدا کرنے والے ہوں جو اپنی ذاتی تکالیف میں ہم کرتے ہیں۔** جماعت کے لئے دعاؤں میں بھی وہ شدت ہم میں پیدا ہو جیسی ہم میں اپنی ذاتی تکالیف کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ **ایک ہو کر ہم مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔** جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی کہا تھا کہ **جب تک ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے ان اجتماعی تکلیفوں کے دُور کرنے کے لئے نہیں جھکیں گے ہم جلد اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہماری مشترکہ دعائیں ہی ہماری انفرادی تکالیف کو بھی دُور کر سکتی ہیں۔ جب انسان دوسرے کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے بھی اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ **غار سے پتھر اُس وقت ہٹتے ہیں جب دعاؤں کا رخ اور مقصد مشترک ہو۔** پس کسی فرد جماعت کو اس خودغرضی میں نہیں پڑنا چاہئے کہ مَیں ٹھیک ہوں تو بس سب ٹھیک ہے۔ **دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والے احمدی کی تکلیف ہم سب کی مشترک تکلیف ہے۔ اس کا احساس ہم میں پیدا ہونا چاہئے اور صرف احساس ہی پیدا نہ ہو، اس کے لئے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہی ہتھیار ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ ہتھیار ہمیں ہماری فتوحات سے ہمکنار کرے گا‘‘۔**

پس آیئے ظالموں کے ظلم اور شریروں کے شر سے بچنے کے لئے دعاؤں کے ذریعہ اس جہاد میں بھی ہم سب مکمل طور پر اپنے امام کے پیچھے ہو کر دشمنوں کا مقابلہ کریں۔ اور اس دَور میں جن دعاؤں پر زور دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ہمیں ہدایت فرماتے ہیں اُنہیں دعاؤں پر ہم بھی زور دیں کہ یہی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے اور اس سے ہم ناچیزوں کی دعاؤں کو بھی اپنے امام کی دعا کے تابع اور اس سے ہمرنگ ہونے اور اسی سمت اور اسی رُخ پر ہونے کی وجہ سے قبولیت کا اعزاز نصیب ہوگا۔

آیئے مَتٰی نَصْرُاللّٰہ کی درد بھری دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش دلائیں تا وہ اپنی رحمت اور فضل اور قدرت کے زبردست نشانوں سے احمدیت کی صداقت کو جلد تر دنیا پر ظاہر فرما دے۔ ظالموں کو عبرت کا نشانہ بنا دے اور سعید فطرت لوگ اسلام احمدیت کے عافیت کے حصار میں آ جائیں۔ آمین۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 312

مکرم ساحم العراقی صاحب(3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرم ساحم العراقی صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان میں ان کے ایم ٹی اے سے تعارف اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے عیسائی پادری کے اعتراضات کے ردّ میں بعض پروگرام دیکھنے کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں ان کی اس داستان کے باقی واقعات کا ذکر کیا جائے گا۔

صلیب ٹوٹ گئی

مکرم ساحم العراقی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

جب احمدی چینل کی طرف سے پادری کے اعتراضات کے منہ توڑ جواب دیئے گئے اور جماعت کے یہ کافی وشافی ردود چھپے تو یقیناً پادری تک بھی اس کی خبر پہنچی ہوگی، چنانچہ اس کے بعد میں نے پادری کو ایک پروگرام میں نہایت شکست خوردہ حالت میں دیکھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے وہ کاغذ سے بنا ہوا شیر تھا جسے احمدیت کے قاطع دلائل نے کاٹ کے رکھ دیا تھا۔ پادری کی یہ حالت دیکھ کر مارے خوشی کے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ میری زبان سے خدا تعالیٰ کی حمد اور تکبیر کے ساتھ یہ صدا بلند ہونے لگی کہ آج عیسائیوں کی صلیب ٹوٹ گئی ہے۔ آج حقیقت میں ان کی صلیب ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ہے۔یقیناً حضرت احمد علیہ السلام ہی مسیح موعودؑ ہیں جن کے علم کلام نے اسلام کے دفاع کا حق ادا کر دیا ہے۔اور آج حقیقی اسلام اسی جماعت کے پاس ہے جو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اس کے دفاع کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔اب مجھ پر حقیقت آشکار ہوگئی تھی۔قبل ازیں میں اندھا تھا لیکن اب احمدیت کے دلائل نے میری آنکھیں کھول دی تھیں۔

مسیح موعودؑ کے مائدہ پر

مجھ پر صداقت احمدیت روشن ہوگئی تھی اور اب حق کو قبول کرنے کے سوا چارا نہ تھا۔گو میں اس کے لئے تیار تھا اور مزید کسی اتمام حجت کی ضرورت نہ تھی ،تاہم دعائیں جاری تھیں تا اللہ تعالیٰ مجھے انشراح صدر سے نوازے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک رؤیا دکھایا جس کی بنا پر میری ہر طرح سے تسلی ہوگئی۔ میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ نیز دیکھا کہ ایک طرف ایک مائدہ پر مکرم ہانی طاہر صاحب،مکرم تمیم ابودقہ صاحب اور مکرم محمد طاہر ندیم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ان تینوں احباب کے ساتھ بٹھا دیا۔

بیعت

اس رؤیا کے بعد مَیں نے مزید تاخیر کئے بغیر جماعت کی عربی ویب سائٹ کے ذریعہ اپنی بیعت کا خط ارسال کردیا۔ یہ 2010ء کے اواخر کی بات ہے۔ ابھی دو ہفتے ہی گزرے تھے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے قبولِ بیعت کا جواب بھی مل گیا۔

میں نے بیعت تو کر لی تھی لیکن اس کے بعد معلوم نہ تھا کہ کیا کرنا ہے۔ مجھے نظام جماعت کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا، نہ ہی مصر میں احمدیت کے وجود کے بارہ میں کچھ خبر تھی، بلکہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ شاید مَیں مصر میں اکیلا ہی احمدی ہوں اور اگر میرے علاوہ کوئی اور احمدی یہاں ہے تو اس نے یہاں کے حالات کی وجہ سے اپنی شناخت ظاہر نہیں کی ہوگی۔

احمدیوں سے رابطہ

کچھ ماہ اسی حالت میں ہی گزر گئے۔اور میں لاعلمی کے باعث باوجود احمدی ہونے کے اپنے پرانے طریق کے مطابق مسجد میں نمازیں بھی پڑھاتا رہا اور خطبہ جمعہ بھی دیتا رہا۔قبول احمدیت کے بعد تو مجھے علوم ومعارف کی کان مل گئی ۔ میں اکثر اپنا خطبہ تفسیر کبیر سے تیار کرتا تھا۔مختلف علمی، دینی اور روحانی موضوعات پر میرے مدلّل خطبات کو سب سننے والے بہت پسند کرنے لگے۔

یہ سلسلہ 2011ء کے شروع تک چلتا رہا یہاں تک کہ عرب ممالک میں فسادات شروع ہوگئے۔یعنی وہ خریف جسے بہار(Arab Spring) کا نام دے کر دجالی طاقتوں نے عرب عوام کو نہ جانے کیا کیا خواب دکھائے۔لیکن یہ نام نہاد بہار جہاں بھی آئی وہاں پر بربادی اور خزاؤں کے سائے ہی پھیلاتی گئی۔

بہر حال میں اس وقت تک اکیلا تھا۔ ان سخت حالات میں مَیں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ پر لکھا کہ مصر میں اگر کوئی احمدی ہے تو میرا اس سے رابطہ کروادیں۔ چنانچہ اسی دن ہی مجھے مصر کے ایک دوست کا فون آیا۔ انہوں نے اپنا نام بتا کر کہا کہ میں احمدی ہوں۔پھر ہم نے ملاقات کے لئے وقت اور جگہ کا تعین کیا اور میں اس سے ملاقات کے لئے نکل پڑا۔چونکہ مجھے سلفیوں اور اخوان المسلمین کے ساتھ رہنے کا بھی موقع ملا تھا اور ان کے ہاں سیکیورٹی کے پیشِ نظر اصل نام کو چھپایا جاتا تھا۔اس لئے میں نے یہی سمجھا کہ مجھے فون کرنے والے احمدی کا بھی یہ حقیقی نام نہیں ہے جو انہوں نے مجھے بتایا ہے۔لیکن میرا یہ اندازہ درست نہ تھا کیونکہ میرا تعارف ایک سچی جماعت اور سچے لوگوں سے ہوا تھا۔ میرے لئے یہ ایک نئی دنیا تھی۔ بہت سے احمدیوں کے فون نمبرز مجھے دیئے گئے اور بہت سے احمدیوں کو میرا نمبر بھی دیدیا گیا۔یوں ان سے رابطہ اور ملاقات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

وہی شخص

جب میری ملاقات ڈاکٹر حاتم صاحب سے ہوئی تو ان کو دیکھتے ہی مجھے چندروز پہلے دیکھا ہوا اپنا ایک رؤیا یاد آ گیا۔میں نے دیکھا کہ میں مصر کی ایک بڑی اور قدیم مسجد ''جامع الإمام الرفاعی'' میں کسی عالم کے درس میں بیٹھا ہوں کہ اچانک اس عالم کے پیچھے سے ایک بڑا سانپ نکل کر درس کی جگہ پر آجاتا ہے۔سب ڈر جاتے ہیں اور درس دینے والے عالم کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔اسی خوف کی حالت میں اچانک ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ساحم کھڑا ہوگا اور اس سانپ کو قابو کر لے گا۔پھر میرے کھڑے ہونے سے قبل ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ وہاں نمودار ہوتے ہیں۔اور بڑی آسانی سے اس خطرناک سانپ کو پکڑ کر مسکراتے ہوئے مجھے فرماتے ہیں کہ یہ لو اسے پکڑ لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ سانپ کپڑے کے ایک ٹکڑے میں تبدیل ہو چکا ہوتا ہے۔

رؤیا میں درس سے اٹھ کر جو شخص کہتا ہے کہ ساحم کھڑا ہوگا اور اس سانپ کو قابو کر لے گا۔اس شخص کی شکل ہو بہو ڈاکٹر حاتم صاحب سے ملتی تھی۔ چنانچہ بوقتِ ملاقات میں نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ تو وہی شخص ہے جسے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔اور یہ بات میرے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان ثابت ہوئی۔

خلیفۂ وقت کی راہنمائی

ڈاکٹر حاتم صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران میں نے بتایا کہ میں تفسیر کبیر سے خطبہ جمعہ تیار کر کے دیتا ہوں اور لوگ اسے بہت پسند کررہے ہیں لیکن نہ تو انہیں یہ معلوم ہے کہ یہ خطبات تفسیر کبیر سے ماخوذ ہیں اور نہ ہی میرے احمدی ہونے کے بارہ میں کسی کو کچھ خبر ہے۔لہٰذا راہنمائی فرمائیں کہ کیا کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اس کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی لینی چاہئے۔ چنانچہ فورًا حضور انور کی خدمت میں خط لکھا گیا اور حضور انور کی ہدایت کے مطابق میں نے خطبہ دینے اور امامت کروانے سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

دارالفتوح

میرے علاقے میں بھی کچھ احمدی احباب تھے جن سے رابطہ ہوا تو ہم نے اکٹھے مل کر نماز جمعہ ادا کرنے کا پروگرام بنایا۔لیکن اس کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی مجھے اس جگہ نماز سینٹر بنانے کی توفیق عطا فرما۔اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا،محض چندروز میں ہی میری یہ دعا قبول ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر کچھ ہی دنوں بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے غیب سے مالی مدد عطا فرمائی جس کے ساتھ میں نے اس قطعۂ ارض پر سادہ سی عمارت تعمیر کروالی اور حضور انور کی خدمت میں اس کا نام دارالفتوح رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے اس کی منظوری عطا فرمائی اور یوں ہمارا یہ نماز سینٹر قائم ہوگیا۔کئی ماہ تک ہم اس میں نماز ادا کرتے رہے۔ پھر اخوان المسلمین کے بعض مولویوں نے پولیس سٹیشن جا کر یہ جھوٹی کہانی سنائی کہ یہ جگہ ایک انڈین نبی کے ماننے والوں کی ہے جو اس میں گائے کی پوجا کرتے ہیں اور دیگر مشرکانہ حرکات میں ملوّث ہوتے ہیں۔لہٰذا انٹیلی جنس والوں نے تحقیق کے بعد مجھے کہا کہ گو مولویوں کا کوئی الزام درست نہیں ہے لیکن ہم شور شرابا نہیں چاہتے اس لئے انہوں نے ہمیں اس مرکز میں بغرض نماز اکٹھے ہونے سے روک دیا۔

إِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَکَ

ایک دفعہ میں نے اپنے ایک مولوی دوست سے اپنی بیعت اور قبول احمدیت کے بارہ میں بات کی۔ یہ دوست امام مسجد اور خطیب تھا۔ اس نے میری بات بڑے غور سے سنی اور اس بارہ میں تحقیق کرنے کا وعدہ کیا۔میرا خیال تھا کہ وہ اس بارہ میں تحقیق کرنے کے بعد میرے پاس آئے گا اور مختلف امور کے بارہ میں میرے ساتھ بحث کرے گا۔لیکن میری طرف آنے کی بجائے وہ سیدھا پولیس سٹیشن گیا اور میری شکایت کردی کہ میں اسلام کو چھوڑ کر ایک کافر جماعت میں شامل ہوگیا ہوں اور اپنے گھر میں اس کافر جماعت کا مرکز کھولنا چاہتا ہوں۔ پولیس نے آ کر تفتیش کی اور الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر شر سے محفوظ رکھا۔لیکن خدا کی تقدیر دیکھیں کہ 30 جون 2013ء کو مصر میں جو حکومتی انقلاب آیا اس سے اخوان المسلمین کی حکومت ختم ہوگئی۔میرے خلاف شکایت کرنے والے مذکورہ بالا مولوی کا تعلق بھی اخوان المسلمین سے تھا۔ اس پر دھماکہ خیز مواد رکھنے اور تشدّد کی کارروائیوں میں حصہ لینے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا اور بالآخر اسے 15 سال کی قید سنائی گئی۔

یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ إِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَکَ آپ کے ماننے والوں کے حق میں بھی پورا ہوا۔ میرا یہ دوست مجھے قید کروانا چاہتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے خود اسے اس سے بھی سخت سزا میں مبتلا کر دیا۔شاید وہ مجھے سزا دلوا کے خوش ہوتا لیکن میری حالت اس سے مختلف ہے۔،میری دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے رہائی دے اور وہ اپنے اہل خانہ میں خیریت سے لوٹ آئے۔

بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد تو ایسے لگا جیسے میری نئی پیدائش ہوئی ہے۔ نمازوں میں لذت آنے لگی، قرآن کریم کی محبت بڑھ گئی اور اس کی عظمت دل میں قائم ہوگئی۔ اسلامی تعلیمات پر غور وفکر نئے روحانی موتی پانے کا باعث ہوگیا۔ میں اسلام کی حقیقت سے پہلی دفعہ متعارف ہو رہا تھا۔ کتبِ مسیح موعود علیہ السلام، تفسیر کبیر اور خلیفۂ وقت کے تربیتی خطبات نے میری زندگی بدل کے رکھ دی۔ مجھے اسی تربیت کے زیر اثر کئی بری عادتوں سے چھٹکارا مل گیا۔صدق اور اخلاص میرے ہر کام کا نمایاں عنصر بن گیا۔قبل ازیں مَیں اپنے کام میں ان امور کا خیال نہ رکھتا تھا۔ اب احمدیت کی تربیت سے میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنے ہر کام کو اخلاص کے ساتھ پورا کروں اور 100 فیصد نتیجہ دینے کی کوشش کروں۔ کسبِ حسنات اور ترکِ شر کی توفیق کے ساتھ ساتھ لوگوں سے میل ملاپ میں بھی میرے رویّے میں غیر معمولی تبدیلی آئی ہے جسے میرے اہل واقرباء اور دوستوں نے بھی محسوس کیا۔قبل ازیں بھی مجھے قرآن کریم سے محبت تھی لیکن وہ اس کی تلاوت اور ظاہری تقدیس تک محدود تھی۔ اب قبول احمدیت کے بعد ایسے لگتا ہے کہ یہ آسمانی پیغام مجھے مخاطب کرتا ہے اور مجھے ان احکام پر عمل کی ہر آن دعوت دیتا ہے۔

جماعتی لٹریچر کا گہرا مطالعہ

جماعتی لٹریچر کی افادیت اور ان میں موجود قاطع دلائل کی اہمیت کے پیش نظر ہمیں مکرم فتحی عبدالسلام صاحب مختلف کتب کے مطالعہ کے لئے ٹارگٹ دیتے ہیں پھر جائزہ لیا جاتا ہے۔اس پروگرام کے تحت مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب پانچ پانچ مرتبہ پڑھی ہیں اور ابھی دل چاہتا ہے کہ وقت ملنے پر پھر پڑھوں۔ان میں کبھی نہ ختم ہونے والے ہیرے موتی ہیں۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ جرمنی کے 39ویں عظیم الشان جلسہ سالانہ 2014ء کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ازراہ شفقت جلسہ میں شمولیت۔روح پرور اور ولولہ انگیز خطابات۔

72 ممالک سے مہمانوں کی شرکت۔درجنوں ممالک سے نومبائعین اور تبلیغی وفود کی آمد۔جلسہ کے موقع پر 19 اقوام کے 83 افراد کا قبول احمدیت۔13 زبانوں میں جلسہ کی کارروائی کا رواں ترجمہ۔ MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں جلسہ کی کارروائی کی براہ راست نشریات۔اخبارات میں 60 سے زائد خبریں۔TV پر کوریج۔ 4 ریڈیو سٹیشنز کی کوریج جس کے ذریعہ 37 ملین افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔جلسہ کی کل حاضری 33171 رہی۔

(حمید اللہ ظفر۔ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو امسال 13 تا 15 جون 2014ء اپنا 39واں جلسہ سالانہ KARLSRUHE MESSE کے جدید سہولتوں سے آراستہ 4 بڑے ائیر کنڈیشنڈ ہالز میں منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ان ہالز میں ایک بڑا ہال جسے DM Arena کہتے ہیں مردوں کی جلسہ گاہ تھا جبکہ اس کے ساتھ والے ہال میں کھانے کے چار بلاک جن میں ایک بلاک میں عمر رسیدہ افراد اور معذور افراد کے لئے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سہولت موجود تھی ان کے علاوہ ایک بلاک میں زیر تبلیغ مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام تھا نیز اسی ہال میں جلسہ کے دوران رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ان ہالز کے سامنے Hall 2 میں کھانے اور بچوں والی خواتین کی جلسہ گاہ تھی اور اس کے پیچھے ان کی رہائشگاہ تھی۔ Hall 1 مستورات کی جلسہ گاہ تھی اور اس کے پیچھے جلسہ کے دوران مستورات کی رہائش گاہ تھی۔ ان ہالز کے درمیان گراسی پلاٹ میں MTA کا سٹوڈیو اور پرچم لہرانے کی جگہ تھی وہاں ایک سٹیج تیار کیا گیا تھا جس کے ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری جانب جرمنی کا جھنڈا لہرایا گیا تھا۔ سامنے جرمنی کے تمام صوبوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔

جلسہ کی تیاری کا کام ہر سال وقار عمل سے شروع ہوتا ہے۔امسال بھی 7 جون 2014ء کو صبح 10:00 بجے دعا سے وقار عمل کا آغاز ہوا جس میں 257 احباب نے شرکت کی۔وقار عمل کے لئے جرمنی کے دور دراز کے علاقوں سے احباب آتے رہے۔وقار عمل کے پہلے روز کی حاضری 450 رہی Region Westfalen سے 11 خدام 600 کلومیٹر کا سفر بذریعہ سائیکل طے کر کے وقار عمل میں شامل ہوئے اور پھر ہر روز وقار عمل میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور آخری روز وقار عمل میں حصہ لینے والوں کی تعداد 800 سے زائد ہو چکی تھی۔

12 جون بروز جمعرات جلسہ سالانہ کی تیاری مکمل ہو چکی تھی اور جلسہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معائنہ کے لئے تیار تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت جلسہ سے چند روز قبل جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے تشریف لا چکے تھے۔12 جون کو شام آٹھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح سے بذریعہ کار جلسہ گاہ کالسروئے تشریف لائے۔حضور اقدس کو دیکھتے ہی فضا نعرہ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھی۔حضور ایدہ اللہ نے سارے جلسہ گاہ کے مختلف مقامات پر جا کر انتظامات کا جائزہ لیا اور اپنی قیمتی ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں حضور اقدس جلسہ گاہ مستورات تشریف لے گئے اور مختلف انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے ۔ 8:50 پر حضور ایدہ اللہ سٹیج پر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے۔تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضور انور نے جلسہ سالانہ کے کارکنان سے خطاب فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔(اس کی تفصیل مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن کی مرتبہ رپورٹ میں الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 25 جولائی 2014ء میں شائع ہو چکی ہے)۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا پہلا روز

13 جون 2004ء

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2:04 بجے پر پرچم کشائی کی جگہ تشریف لا کر لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا پرچم لہرایا۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔

2:08 پر جمعہ کی دوسری اذان ہوئی اور حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔(حضور انور کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 4 جولائی 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں)۔

نماز جمعہ کے بعد کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔وقفہ کے بعد 5 بجے جلسہ سالانہ جرمنی کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ برطانیہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔تلاوت و نظم کے بعد بعض جرمن مہمانوں نے جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

''صفات باری تعالیٰ کا ہماری زندگیوں میں اثر'' کے موضوع پر مکرم مولانا شمشاد احمد صاحب قمر (پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی) نے تقریر کی۔اس کے بعد ایک جرمن نظم پڑھی گئی۔ پھر مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن کے سفیر'' کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی جس کا رواں اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔آپ کی تقریر کے بعد 7 بجے جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

امسال جلسہ گاہ مستورات میں بیرون جرمنی 22 ممالک کی 96 غیر از جماعت مہمان خواتین تشریف لائیں۔ احباب کی ایک کثیر تعداد اپنی فیملیز کے ساتھ خیمہ جات میں رہائش پذیر رہے۔آج رات تک 630 خیمے لگ چکے تھے جن میں قریباً 3000 افراد رہائش پذیر ہیں۔اسی طرح Wohnwagen میں 36 فیملیز رہائش پذیر ہیں۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا دن

مورخہ 14 جون 2014ء

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا دن تھا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور صاحب فرحاخن امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید طاہر حسن صاحب بخاری مبلغ سلسلہ جرمنی نے ''معاشرتی برائیوں، حسد، بغض و کینہ کے مضرات'' کے عنوان پر کی۔ایک نظم کے بعد ''آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے'' کے عنوان سے مکرم محمد حماد ہیرٹر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین نے جرمن زبان میں تقریر کی جس میں آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر عہد لیا تھا کہ اسلام احمدیت کی اشاعت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔اس عہد کو چھ سال ہو گئے کیا ہم نے اس کا حق ادا کیا اور اپنے اہل خانہ، اپنے خاندان اپنی ذات میں اس پیغام کو پہنچایا ہے کہ نہیں۔ آسمان دعوت حق کرنے والوں کے لئے ہر قسم کے نشان دکھانے کے لئے تیار ہے۔جرمن قوم کے متعلق تو بے شمار بشارتیں موجود ہیں۔اس کام کو سرانجام دینے کے لئے خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق، حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل، اعمال صالحہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی مکمل اطاعت ضروری ہے۔اس کے بعد ایک قصیدہ پیش کیا گیا۔

بعد ازاں ''سیرت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ'' کے عنوان پر مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ جرمنی نے تقریر کی۔

پروگرام جلسہ گاہ مستورات (لجنہ سیشن)

صبح 10:00 بجے جلسہ گاہ مستورات میں حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز سورۃ آل عمران کی منتخب آیات کی تلاوت سے ہوا۔تلاوت، نظم اور ان کے تراجم کے بعد مکرمہ عطیہ نور احمد ھبش صاحبہ نے اُردو زبان میں "الحیاء من الایمان'' کے عنوان سے تقریر کی۔

اردو تقریر کے اختتام پر ہماری دونو احمدی جرمن بہنوں نے جرمن زبان میں نظم پیش کی۔

اِس اجلاس کی دوسری تقریر ایک نو احمدی خاتون مکرمہ ثناء خان صاحبہ آف ہمبرگ نے ''گھر کی تعمیر نو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ہی ممکن ہے'' کے موضوع پر قرآن کریم، حدیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ عالیہ کی روشنی میں کی۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر روبینہ احمد صاحبہ نے اُردو زبان میں ''عصر حاضر کے مسائل اور ان کے حل (خطبات امام کی روشنی میں)'' کے عنوان سے کی۔دوپہر گیارہ بجکر تیس منٹ پر اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

درود شریف اور قرآنی دُعاؤں کا ورد جاری تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ مستورات آمد پر ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر صاحبہ و نائب ناظمات اعلیٰ و سیکیورٹی کارکنات نے استقبال کیا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر دوپہر بارہ بجے کارروائی کا آغاز سورۃ النساء کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت کریم سے ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 39 ممبرات میں اسناد تقسیم کیں اور حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی نے میڈلز پہنائے۔ بعد ازاں حضور انور نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے وقفہ کے بعد آج سہ پہر جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک خصوصی سیشن تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ نے انگریزی زبان میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔

(حضور انور کے خطاب کی تفصیلی رپورٹ کے لئے ملاحظہ ہو الفضل انٹرنیشنل کا شمارہ یکم اگست 2014ء۔)

5:43 بجے جلسہ کے اگلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مشرقی یورپ کے ملک کروشیا سے ایک مہمان جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے تھے ان کا تعارف مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مبلغ سلسلہ نے پیش کیا جس کے بعد انہیں خطاب کرنے کی دعوت دی جس میں انہوں نے بتایا کہ یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ میں آج اس جلسہ میں موجود ہوں کچھ عرصہ پہلے کروشیا (Croatia) میں جو سیلاب آیا تھا اس میں سب سے زیادہ ہمارا علاقہ متاثر ہوا۔ ہماری مدد کے لئے سب سے پہلے پہنچنے والی تنظیم Humanity First تھی اس مشکل وقت میں ہماری بہت مدد کی گئی ضروریات کو پورا کیا گیا بالخصوص بہت سے جنریٹر مہیا کئے گئے اس کے لئے میں بہت شکرگزار ہوں اور آئندہ بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کی تمنا رکھتا ہوں۔اس کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب مجوکہ نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ جرمنی نے ''قرآن کریم کا نظریہ ارتقاء'' کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر ایک نظم پڑھی گئی۔آج کے اجلاس کی آخری تقریر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے مبلغ انچارج مکرم مولانا عبدالاول صاحب نے ''آخرت پر ایمان'' کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے مختلف کتب کا تعارف کروایا تا کہ دوست وہ خریدیں اور ان سے استفادہ کریں۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا آخری روز

15 جون 2014ء

آج کے اجلاس اوّل کی کارروائی ٹھیک صبح 10:00 بجے مکرم مولانا عبدالاوّل صاحب مبلغ انچارج

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

سورۃ البروج کی جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ بعینہٖ اس واقعہ کا نقشہ کھینچ رہی ہیں جو گوجرانوالہ میں احمدیوں کے ساتھ ہوا

یہ احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک ایسی دلیل ہے کہ اگر انصاف پسند مسلمان سورۃ البروج پر غور کریں تو احمدیوں پر ہونے والے ظلم اور خاص طور پر ایسے ظلموں کے بارے میں اپنے علماء، اپنے لیڈروں، اپنے سیاستدانوں، اپنی حکومتوں کے رویوں اور احمدیت کی مخالفت میں جو عمل یہ لوگ دکھاتے ہیں اور کرتے ہیں ان کی حقیقت کھل جائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یقین کر لیں اور اس ظلم کا حصہ نہ بنیں جو ظالم لوگ یا ان کے چیلے احمدیوں پر کرتے ہیں۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو جماعت احمدیہ کے حق میں پوری ہو بھی رہی ہے اور پوری ہوتی بھی رہے گی۔ یہ لوگ ہلاک ہوتے رہیں گے۔ پس یہ پیشگوئی بھی ان ظلموں کے ساتھ بار بار پوری ہوتی رہے گی اور پھر یہ نہیں کہ باز آ جائیں بلکہ بار بار اپنے ظلموں کا اعادہ بھی کرتے رہیں گے۔ لیکن احمدیت کا درخت جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے یہ بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

گوجرانوالہ کے رہنے والوں نے 1974ء کے فسادوں میں بھی بہت قربانیاں کی تھیں اور اس کی ایک مثال قائم کی تھی۔ اور آج بھی انہوں نے قربانیوں کی ایک نئی مثال قائم کر دی۔ جس میں آٹھ ماہ کی بچی چھ سال کی بچی اور ایک عورت نے اپنی جانوں کے نذرانے دے کر قربانی کی ایک مثال قائم کی بلکہ ایک وجود جو ابھی اس دنیا میں نہیں آیا تھا جس نے ڈیڑھ دو ماہ بعد اس دنیا کو دیکھنا تھا وہ بھی ان ظالموں کی وجہ سے دنیا میں آنے سے محروم ہوا اور قربانی دے کے گیا۔

رمضان کے مقدس مہینہ میں عیدالفطر سے چند دن قبل شر پسند معاندین احمدیت کی طرف سے گوجرانوالہ (پاکستان) میں معصوم احمدیوں کے گھروں اور دکانوں پر حملے، لوٹ مار اور آگ لگانے کی بہیمانہ کارروائیوں کے نتیجہ میں مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب مرحوم اور عزیزہ حراء تبسم عمر 6 سال اور عزیزہ کائنات تبسم عمر 8 ماہ (جو مکرم محمد بوٹا صاحب کی بچیاں تھیں) کی شہادت کے دردناک واقعات کا دلگداز تذکرہ اور ان کی نماز جنازہ غائب اور متعدد زخمی احباب کے لئے دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 01 راگست 2014ء بمطابق 01 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ۔ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ۔ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ۔ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ۔ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ۔ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا قُعُوْدٌ۔ وَهُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُوْمِنِیْنَ شُهُوْدٌ۔ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ۔ الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوْا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ۔ (البروج: آیات 1تا12)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ: قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی اور ایک گواہی دینے والے کی اور اُس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔ ہلاک کر دیئے جائیں گے کھائیوں والے یعنی اس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ جب وہ اس کے گرد بیٹھے ہوں گے اور وہ اس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے کریں گے۔ اور وہ ان سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ کامل غلبہ رکھنے والے صاحبِ حمد پر ایمان لے آئے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنے میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب مقدر ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ بعینہٖ اس واقعہ کا نقشہ کھینچ رہی ہیں جو گوجرانوالہ میں احمدیوں کے ساتھ ہوا۔ یہ احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک ایسی دلیل ہے کہ اگر انصاف پسند مسلمان سورۃ البروج پر غور کریں تو احمدیوں پر ہونے والے ظلم اور خاص طور پر ایسے ظلموں کے بارے میں اپنے علماء، اپنے لیڈروں، اپنے سیاستدانوں، اپنی حکومتوں کے رویوں اور احمدیت کی مخالفت میں جو عمل یہ لوگ دکھاتے ہیں اور کرتے ہیں ان کی حقیقت کھل جائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یقین کر لیں اور اس ظلم کا حصہ نہ بنیں جو ظالم لوگ یا ان کے چیلے احمدیوں پر کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا کلام سمجھنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے ایک فرستادے کی ضرورت ہے۔ لیکن ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ اس کی بات تو یہ لوگ بالکل سننا نہیں چاہتے اور اس لئے ظلموں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان آیات کی مختصر وضاحت مَیں یہاں کر دیتا ہوں۔

جس برجوں والے آسمان کی یہاں قسم کھائی گئی ہے اس سے مراد آسمان کے بارہ برج ہیں، ستارے ہیں سیارے ہیں جن کے بارے میں علم ہیئت والے بتاتے ہیں۔ یہاں تمثیلی رنگ میں ان روحانی برجوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا اسلام کی تاریخ سے اہم تعلق ہے اور اس سے مراد بارہ مجدّدین ہیں جو اسلام کے آسمان پر سورج غروب ہونے کے بعد اپنی روشنی دینے کے لئے چمکے یا کچھ عرصے کے لئے روشنی دیتے رہے۔ اس عرصے کے بارے میں احادیث بھی موجود ہیں اور پرانے علماء بھی صاد کرتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ بارہ صدیوں میں بارہ دفعہ اسلام کے تاریک زمانے یا روشنی کی کرنیں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو لوگ بھیجے انہیں تو مسلمان مانتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ۔ کہ وہ دن جس کا

وعدہ دیا جاتا ہے، اس کی قسم کھا کر جب تیرہویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کے مطابق موعود مامور بھیجا تو انکار کرنے لگ گئے۔ پہلوں کے بارے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اتنا بتایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیں گے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب ما یذکر فی قرن المائۃ حدیث نمبر 4291)

لیکن اس موعود کے بارے میں خدا تعالیٰ نے بھی علیحدہ بیان کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف نشانیاں بتا کر جن میں چاند سورج گرہن کی نشانی بھی ہے اور بے شمار اَور نشانیاں بتائیں کہ وہ آئے گا، جو روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ لیکن اس کو یہ ماننے سے انکاری ہیں۔ بلکہ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بعد بعض نے کہنا شروع کر دیا اور اب بھی بڑے زور شور سے بعض جگہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں اب کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ مولوی اور نام نہاد علماء جو ہیں ان کے منبر چھن جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے علم و عقل کی قلعی کھل جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس زمانے میں آنے کے بارے میں اور عین پیشگوئیوں کے مطابق آنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’یہ عجیب امر ہے اور مَیں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک 1290ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکا تھا‘‘۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 208)

پھر کچھ عرصے بعد آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور آسمانی اور زمینی نشان بھی آپ کے حق میں پورے ہوئے۔ جماعت کے لٹریچر میں اس کی تفصیل موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ مَیں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جا رہا لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس بات کی گواہ ہیں کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس یوم الموعود کے وقت یعنی مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی احیاءِ نَو تو بیشک ہوگی۔ اسلام کی نئی زندگی کا زمانہ تو شروع ہوگا لیکن اس کے لئے مومنوں کو، ان کو جو مسیح موعود کو مانیں گے بڑی بھاری قربانیاں دینی پڑیں گی۔ فرمایا کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ۔ ہلاک کر دیئے جائیں گے کھائیوں والے۔ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ۔ یعنی اس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ۔ جب وہ اس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔ یہ مخالفین کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس طرح کی مخالفتیں ہوں گی۔ لیکن یہ آگیں جو بھڑکائی بھی جائیں گی اور اس کے گرد بھی بیٹھے ہوں گے۔ یہ تو بیشک ہوگا لیکن انجام کار مخالفین اپنا بدانجام دیکھیں گے۔ وہ ہلاک کئے جائیں گے۔ بہرحال مومنوں کو لمبا عرصہ جور و ستم اور بھیانک مظالم کا نشانہ بننا پڑے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام کی ترقی ہم سے کچھ مطالبہ کرتی ہے اور وہ مطالبہ موت کا مطالبہ ہے۔ (ماخوذ از فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10)

ان آیات میں یہی بتایا گیا ہے کہ بہت ایندھن والی آگیں تمہارے خلاف بھڑکائی جائیں گی۔ ان آگوں میں بار بار ایندھن ڈالا جائے گا۔ یہ آگیں بھڑکانے والے ارد گرد بیٹھے تماشا دیکھتے رہیں گے۔ یہ لوگ جنہوں نے ایسے انتظامات اپنے زعم میں کئے ہوں گے کہ گویا خندقیں کھود کر، ان مومنوں کو محدود کر کے، ہر طرف سے گھیر کر پھر آگیں جلائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یہ فرما دیا کہ بیشک آگ کی تکلیفوں سے تو گزرنا پڑے گا لیکن آخر کار یہ ہر طرف سے گھیر کر مومنوں کو آگ میں جلانے کی کوشش کرنے والے خود ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اپنے زُعم میں تو یہ آگ کے ارد گرد پہرے لگا کر بھی بیٹھے ہوں گے کہ اس آگ سے کوئی بچ کر باہر نہ نکلے۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں پولیس بھی ساتھ کھڑی تماشا دیکھتی رہتی ہے۔ وہ بھی نہیں کوشش کرتی کہ بچائے بلکہ حصہ بن رہی ہوتی ہے۔ اور پھر یہ سب آگ بھڑکانے والے نہ صرف باہر کھڑے ہوتے ہیں بلکہ مومنوں کو جلا کر مزا لیتے ہیں۔ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ۔ یہ صرف کوئی پرانا واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی بھی ہے جو ہمیں بتا رہی ہے کہ مومنین کے مخالفین اس طرح کی آگیں بھڑکائیں گے اور پھر ان آگوں پر پہرے لگا کر بھی بیٹھیں گے۔ یہ ایک اور ثبوت ہے ہمارے سچائی کے راستے پر ہونے کا اور مومن ہونے کا اور ان مخالفین کے ان لوگوں کے زمرہ میں شامل ہونے کا جو مومنین کے

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

خلاف آگیں بھڑکاتے ہیں۔ اور پھر نہ صرف یہ کہ گھیرا ڈال کر بیٹھے ہیں کہ اس آگ سے باہر کوئی نہ نکلے بلکہ خوش ہو رہے ہیں کہ ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔

مَیں کچھ تفصیلات شہداء کے حوالے سے بیان کروں گا جس میں آپ دیکھیں گے کہ عین اس کے مطابق انہوں نے کمروں کے دروازے بند کر کے پھر آگ لگائی اور کمروں میں جو دس گیارہ بچے، عورتیں اور لوگ تھے ان کو تنگ کرنے کے لئے، ان کو بتانے کے لئے کہ اب تم پھنس گئے اب باہر نکلنے کا کوئی رستہ نہیں۔ انہیں پھر کھڑکیوں سے شیشوں سے طنزیہ انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے اور خوشی کے نعرے لگاتے ہوئے چلے گئے۔ اس واقعہ کی جو ویڈیو فلمیں ہیں ان میں بھی ان ظالموں کے چہرے سے واضح ہوتا ہے کہ بے حیائی اور بے شرمی کی ان سے انتہا ہو رہی ہے۔ بہرحال ان کے عمل، ان کے نعرے، ان کی باتیں یہ ان کی دشمنی کی انتہا ہے۔ بلکہ اس واقعہ کے دو دن بعد کی خبر تھی۔ اسی علاقے کے قریب ایک دوسرے علاقے کے ایک مولوی نے اس علاقے کے لوگوں کو جمع کر کے یہ وعدہ بھی لیا ہے کہ ان احمدیوں کے ساتھ یہ تو کچھ بھی نہیں کیا گیا تم میرے سے وعدہ کرو کہ ہم اس سے بڑھ کر کریں گے اور تم میرا ساتھ دو گے۔ تو یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں کہ جس کے بعد ہم کہیں کہ معصوم بچوں اور عورتوں کو شہید کر کے شاید ان کو کوئی شرم آ گئی ہو۔ ایسے بھی بے شرم ہیں اور بہیمانہ سوچ رکھنے والے ظالم ہیں جو ٹوئٹر (Twitter) پر بھی (فون پر آج کل پیغام ٹوئٹ (tweet) کیا جاتا ہے) پیغام دے رہے ہیں اور اپنے تأثرات چھوڑ رہے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ جو کچھ ہوا بڑا اچھا ہوا اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اور افسوس یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ہو رہا ہے۔

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ۔ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ مستقل بیٹھے رہیں گے۔ یہ عذاب دینے کی تدبیریں لمبی کرنے کی کوشش کریں گے۔ قُعُوْد کا مطلب بیٹھنا ہے اور ’کسی چیز پر بیٹھے رہنا‘ یہ بھی محاورہ ہے کہ لمبے عرصہ تک کوئی کام کرتے چلے جانا۔

پس ان کے جھوٹ فریب اور تکلیفوں کا یہ سلسلہ جو ہے یہ تو چل ہی رہا ہے اور شاید لمبا چلتا رہے گا کیونکہ مخالفین تو پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور یہ لوگ کوشش کرتے چلے جائیں گے کہ اس کو چلاتے رہیں۔ لیکن اس کی کوئی ایک انتہا بھی ہے اور وہ انتہا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کر دی کہ تم بھی چلتے جاؤ اور آخر کار ہوگا کیا؟ تم خود اس آگ سے ہلاک کئے جاؤ گے۔ خود اس آگ میں ڈالے جاؤ گے۔

ان کے علماء بھی جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ ان کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو رد کر سکیں سوائے اس کے کہ جھوٹی باتیں بنائی جائیں، آپ کی کتابوں میں سے توڑ مروڑ کر واقعات پیش کئے جائیں، اقتباسات لئے جائیں۔ لیکن مخالفت نے انہیں اندھا کر دیا ہے۔ یہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔ وہ آگیں بھڑکانے میں عوام الناس کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ پس یہ آگیں کبھی تو حقیقی رنگ میں یہ بھڑکاتے ہیں اور مومنوں کو جلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہیں اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہیں ناکام رہتے ہیں۔ اور پھر کبھی کیا بلکہ یہ تو مستقل ہی ہے کہ احمدیت کی مخالفت کی جو آگ ہے وہ یہ ہر طرف بھڑکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

آجکل انہوں نے پاکستان کے ہر شہر اور ہر گلی میں جھوٹ کے پلندوں پر مشتمل احمدیت مخالف اشتہار لگائے ہوئے ہیں اور یہ سرکاری عمارتوں پر بھی حتی کہ ہائیکورٹ کی عمارتوں پر بھی لگے ہوئے ہیں۔ اور ایسی غلط باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی ہیں یا جماعت کے عقائد کی طرف یہ لوگ منسوب کرتے ہیں کہ جس کی انتہا کوئی نہیں اور یہ باتیں منسوب کر کے لوگوں کو بھڑکاتے ہیں۔ ایسی باتیں جن کا جماعت کے عقائد سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ ان کی انہی مخالفتوں کی وجہ سے جماعت کو تسلی دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے‘‘۔ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس بیشک افراد کو تو قربانیاں دینی پڑیں گی لیکن یہ جماعت کا جو درخت ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا پھلتا اور پھولتا رہے گا انشاء اللہ۔ اور یہ آگیں بھڑکانے والے خود اپنے آپ کو اسی آگ میں جلتا دیکھیں گے یا کسی اور ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو جماعت احمدیہ کے حق میں پوری ہو بھی رہی ہے اور پوری ہوتی بھی رہے گی۔ یہ لوگ ہلاک ہوتے رہیں گے۔ پس یہ پیشگوئی بھی ان ظلموں کے ساتھ بار بار

پوری ہوتی رہے گی اور پھر یہ نہیں کہ باز آ جائیں بلکہ بار بار اپنے ظلموں کا اعادہ بھی کرتے رہیں گے۔لیکن احمدیت کا درخت جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے یہ بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔125 سالہ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور یہ ترقی جو ہو رہی ہے اس سے اب ان کو یہ سبق لے لینا چاہئے کہ یہ انسانی کام نہیں ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔اور خدا تعالیٰ کے کام میں دخل اندازی کر کے اسے روکنے کی کوشش کرکے یہ سوائے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے اور کچھ نہیں لے رہے۔یہ جانتے ہیں کہ غلط کرتے ہیں یا قرآن کریم بھی ان کی تائید نہیں کرتا، اللہ کے رسول کی کوئی بات ان کی تائید نہیں کرتی۔

میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو واقعات بیان کرتا رہا ہوں، ان میں بھی اور اب بھی جو لوگ حق کو پہچان کر بیعت میں شامل ہوتے ہیں ان کے واقعات میں بھی یہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ لوگ جو نام نہاد علماء ہیں یہ کہتے ہیں کہ قادیانیوں سے صرف قرآن کی بنیاد پر بات نہ کرو۔ اپنے لوگوں کو، اپنے عوام الناس کو ان علماء نے یہ پٹی پڑھائی ہے، یہ سبق سکھاتے ہیں کہ قرآن کی بنیاد پر ان سے بات نہ کرو۔اس سے تو یہ لوگ وفات مسیح بھی ثابت کر دیں گے۔ختم نبوت کی جو تعریف یہ کرتے ہیں وہ بھی ثابت کر دیں گے۔صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ثابت کر دیں گے بلکہ اب تو ان کا یہ کہنا ہے کہ ان کی باتیں ہی نہ سنو اور ان سے بالکل بات ہی نہ کرو۔اس لئے کہ ان کو پتا ہے کہ دلیل کی رو سے ان کے پاس کچھ نہیں۔ہاں ضد اور ہٹ دھرمی ہے اور ضد اور ہٹ دھرمی میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی مطلب نکالتے رہیں یا اپنی مرضی کے جتنے مرضی مطالب نکالتے رہیں۔غلط تعلیم اور نظریات سے انہوں نے عوام الناس کو بیوقوف بنایا ہوا ہے اور اب اس زعم میں ظلم کرتے ہیں اور کرواتے ہیں کہ اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔

حکومت کا جو میڈیا یا ٹی وی چینل ہے اس کا یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں ایک مولوی صاحب آئے ہوئے تھے بغیر احمدیوں کا نام لئے انہوں نے یہ کہا۔اپنی طرف سے تو وہ اپنی عوام کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن زیادہ زور ان کا اس بات پر تھا کہ یہ جو اقلیت ہے اس کو بھی اکثریت کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔اب یہ خود ہی مارتے ہیں۔خود ہی اس پر الزام لگاتے ہیں۔خود ہی منصف بنتے ہیں۔خود ہی فیصلے کرتے ہیں اور پھر خود ہی سزائیں دیتے ہیں۔بہرحال ان لوگوں کے پاس کیونکہ ایک منبر ہے اور مولویوں کے پاس ایک سٹریٹ پاور (street power) بھی ہے۔یا خود سیاستدانوں نے اب اپنی سیاست اسی میں سمجھی ہے کہ احمدیوں کی مخالفت کی جائے، اس لئے حکومت جو ہے وہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے۔ان کو یہ نہیں پتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا انجام کیا رکھا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَہُمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ وَ لَہُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالا۔پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب مقدر ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو عذاب دیتے ہیں یا دینے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے خلاف آگیں بھڑکاتے ہیں، پھر اس پر پہرے لگاتے ہیں کہ ان کو کوئی بچانے والا نہ آ جائے تو ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔یہ لوگ تو ظاہری آگ اور چھپی ہوئی آگ بھی بھڑکاتے ہیں تاکہ جو لوگ ان کے ساتھی ہیں، ان کے ہمنوا ہیں وہ ہر طریقے سے مومنوں کو عذاب میں ڈالنے کی کوشش کریں اور کرتے رہیں۔آجکل یہ فتنہ اور چھپی ہوئی آگ اس طرح بھی بھڑکائی جاتی ہے کہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم احمدی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے یا آپ کی ہم توہین کرتے ہیں۔یہ ایک ایسا الزام ہے جو ہمارے دلوں کو سخت تکلیف پہنچانے والا الزام ہے۔حالانکہ احمدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جلال کے اظہار کے لئے دنیا کے کونے کونے میں دن رات مصروف ہیں۔جہاں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ ہو احمدی سب سے پہلے اس حملے کا جواب دینے کے لئے وہاں موجود ہوتا ہے۔پس ہم تو وہ ہیں جو اپنی موت قبول کر سکتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے معمولی سے لفظ کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ہمارے عمل ہیں وہ کیا ہیں اور وہ جانتا ہے کہ جو ہمارے دل میں ہے وہ کیا ہے۔اس میں تضاد نہیں ہے۔یونہی تو نعوذ باللہ ایک جھوٹے کی جماعت کو باوجود تمام دنیا کی مخالفت کے وہ ترقی پہ ترقی نہیں دے رہا۔وہ جانتا ہے کہ اُس کی جماعت ہے۔وہ جانتا ہے کہ اُس نے اس کو ترقی دینی ہے۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے مومنوں کو جو میرے جاہ و جلال اور توحید کے قیام کے لئے اور میرے آخری نبی کی عزت و جلال کو قائم کرنے کے لئے صبح شام لگے ہوئے ہیں انہیں فتنے میں ڈالنے اور تکلیف دینے والوں، ان کے بدنوں کو جلانے والوں یا ان کے گھروں کو جلانے والوں یا جھوٹی باتیں ان کی طرف منسوب کر کے ان کے دلوں کو جلانے والوں کو مَیں چھوڑوں گا نہیں۔ان کو یقیناً جہنم کی آگ میں ڈالوں گا سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے اور معاف کر دیتا ہے۔لیکن اگر توبہ نہیں کرتے تو یاد رکھیں فَلَہُمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ وَ لَہُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ۔ جس طرح انہوں نے مومنوں کے دلوں کو جلایا یا ان کے بدنوں کو جلایا یا ان کے گھروں کو جلایا یا کوشش کرتے رہتے ہیں اور کبھی کامیابی ہوئی، کبھی نہیں ہوئی۔اسی طرح انہیں بھی عذاب دیا جائے گا۔لیکن ایسے ظلم کرنے والوں کا عذاب دو طرح کا ہو گا۔ظاہری بھی اور باطنی بھی۔جلنے کا عذاب بھی اور جہنم کا عذاب بھی۔ہمارے دلوں کو تو یہ لوگ جھوٹے الزام لگا کر، اس ہستی کے بارے میں جو ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیارا ہے ہماری طرف جھوٹ منسوب کر کے دلوں کو جلانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان کے دل تو اس وقت اس سچائی کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جل رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیوں ترقی کر رہی ہے۔کیوں ہماری تمام تر مخالفت کے باوجود جماعت کا ہر فرد اپنے ایمان پر قائم ہے۔کیوں ان کا ہر بچہ بوڑھا مرد اور عورت ہمارے سے خوف نہیں کھاتا اور ہمارے ظلموں کا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کیوں کر رہا ہے؟ گوجرانوالہ کے رہنے والوں نے 1974ء کے فسادوں میں بھی بہت قربانیاں کی تھیں اور اس کی ایک مثال قائم کی تھی۔اور آج بھی انہوں نے قربانیوں کی ایک نئی مثال قائم کر دی۔جس میں آٹھ ماہ کی بچی، چھ سال کی بچی اور ایک عورت نے اپنی جانوں کے نذرانے دے کر قربانی کی ایک مثال قائم کی بلکہ ایک وجود جو ابھی اس دنیا میں نہیں آیا تھا جس نے ڈیڑھ دو ماہ بعد اس دنیا کو دیکھنا تھا وہ بھی ان ظالموں کی وجہ سے دنیا میں آنے سے محروم ہوا اور قربانی دے کے گیا۔

بہرحال ان ظالموں اور آگیں لگانے والوں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ ان کا انجام کیا ہو گا اور ساتھ ہی ایمان لانے والوں کو بھی ان قربانیوں کے بدلے میں انعامات کی تسلی کروا کر فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔دشمنوں نے تو آگوں کا سلسلہ شروع کیا اور اس کی نگرانی کرتے رہے کہ یہ نہ بجھیں۔جیسا کہ ہماری رپورٹس میں بھی ذکر آتا ہے کہ فائر بریگیڈ والوں کو بھی انہوں نے روک دیا اور پتھر مارنے شروع کر دیئے کہ آگ بجھانے کے لئے آگے نہیں جانا۔اسی طرح ایمبولینس کو بھی مریضوں کو نکالنے سے روک دیا اور سامنے کھڑے ہو گئے اور ناچتے رہے۔لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان مظلوموں کے لئے میں نے ایسی جنت تیار کی ہوئی ہے جس کے باغ ایسے ہیں جن کی شاخیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔جن کے سائے ٹھنڈے ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔جب چاہا پانی پی کر اپنے گلوں اور جسموں کو تازہ کر لیا۔دشمن نے تو آگ کی تپش دینے کی کوشش کی تھی۔جنت میں تو ٹھنڈے سائے ہیں۔ دھوپ کی تپش بھی انہیں نہیں پہنچے گی۔دشمن نے تو معصوم بچوں اور بیمار عورت کے گلے دھوئیں سے چوک (chock) کرنے کی کوشش کی تھی یا خشک کرنے کی کوشش کی تھی اور پانی سے محروم رکھا تھا کہ اس طرح سانس گھٹ کے مر جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ان کے لئے کھلی فضا اور ٹھنڈا پانی مہیا کرے گا جہاں ان کے گلے اور جسم ہر وقت تر و تازہ رہیں گے۔

پس یہ واضح فرق ہے آگیں لگانے والوں کے انجام کا اور مظلوموں اور مومنوں کے انجام کا۔ہم ان ظلموں کے خلاف مدد کے لئے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے آج بھی اس کے آگے جھکتے ہیں۔ان آیات میں اس عورت کے بھی سوال کا جواب آ گیا جس نے اس واقعہ کے بعد کچھ دنوں پہلے مجھے جرمنی سے لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی بھی غلام ہے۔(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 324 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اس عورت نے آگے کوئی بات تو نہیں لکھی لیکن مطلب یہی لگ رہا تھا کہ پھر یہ سب کچھ کیوں ہوا؟

پہلی بات تو یہ کہ اپنا ایمان مضبوط رکھیں۔یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے بتا دیا تھا کہ یوں ہو گا جیسا کہ ان آیات میں مَیں نے اس کی تفصیل بتائی کہ یہ ہو گا۔یہ آیات اس بارے میں بڑی واضح ہیں۔اور الہام کا یہ بھی مطلب ہے کہ اس سے ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔یہ لوگ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا ہے آگیں بھڑکائیں گے۔یقیناً بھڑکائیں گے لیکن جو مقصد ان آگوں سے یہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔مقصد تو یہی ہے کہ آگیں لگا کر احمدیوں کو احمدیت سے برگشتہ کرو۔آگ کے عذاب سے جو یہ لوگ بھڑکاتے ہیں اس سے احمدیوں کو ڈرانے کی کوشش کرو۔لیکن کیا کسی حقیقی مومن کا ان باتوں سے ایمان ضائع ہوا؟ کبھی نہیں۔ہاں ان آگوں نے غلام بن کر مومنوں کو ترقی کے راستے ضرور دکھائے۔اس کے دروازے ضرور کھولے اور ان کے ایمان کو مضبوط کیا۔اس آگ کی وجہ سے اگر ظاہری نقصان ہوا تو وہ بھی کھاد بن کر جماعت کی ترقی اور تعارف کے ایسے دروازے کھولنے والا بن گیا کہ حیرت ہوتی ہے اور پھر بہت دفعہ ایسا بھی ہوا کہ دشمن اپنی کارروائی میں ناکام ہوا جیسا کہ مَیں نے کہا۔

پس ہر صورت میں جب نتائج اللہ تعالیٰ کی تائید کا پتا دے رہے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر

بات کے مختلف پہلو ہیں۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان آگوں کے بھڑکانے کے نتیجے میں آگ بھڑکانے والوں کو تو میں جلنے کا عذاب بھی دوں گا اور جہنم کا عذاب بھی دوں گا لیکن آگ سے نقصان پہنچنے والے مومنین کے لئے تو ٹھنڈی سائے دار جنتیں ہیں۔ یہ معصوم بچے جنہوں نے جان دی۔ یہ تو ویسے ہی جنتی ہوتے ہیں ان کی اس قربانی نے تو انہیں خدا تعالیٰ کا مزید پیارا بنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے پیار کی آغوش میں لے لیا۔ الہام میں یہ تو کہیں نہیں کہا گیا تھا کہ آگ احمدیوں کے لئے کوئی نشانی کے طور پر ہے اور یا یہ عذاب ہے دوسروں کے لئے اور یہ اس عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ کوئی ایسی نشانی نہیں بتائی گئی تھی۔ مقصد یہی تھا کہ آگ سے ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ہاں بعض دفعہ ظاہری طور پر بھی پوری ہوتی ہے باطنی طور پر بھی پوری ہوتی ہے۔ کہیں آگیں بجھ بھی جاتی ہیں کہیں نقصان بھی پہنچا ئے گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کفار کے لئے جو عذاب مقدر تھا وہ جنگ کا عذاب تھا۔ دوسرے تو کوئی عذاب ان کو نہیں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہی عذاب ان کے لئے مقدر تھا اور اسی سے وہ تباہ ہوئے اور ان کا زور ٹوٹا۔ لیکن کیا ان جنگوں میں مسلمان شہید نہیں ہوئے؟ یقیناً ہوئے۔ لیکن جہاں کفار کے مرنے کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ یہ جہنمی ہوئے وہاں مسلمانوں کی موت کو فرمایا کہ انہیں مردہ نہ کہو بلکہ یہ زندہ ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور ہر روز نئے سے نئے رزق سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

پس ہمارے یہ شہداء بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں جنتوں میں پھر رہے ہیں۔ اور یہ بھی شاید احمدیت کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ تمام قربانی کرنے والیاں، عورت اور بچیاں ہی ہیں۔ کوئی مرد اِن میں شامل نہیں۔ پس ان معصوموں کی قربانیاں ان ظالموں کی جہنموں کو قریب تر لا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ موتیں سانس رکنے سے ہوئی ہیں کسی کو جلنے کے زخم نہیں آئے۔ باوجود اس کے کہ جو ظالم لوگ تھے بار بار آگ کے سامان کر رہے تھے اور مختلف قسم کا ایندھن یا ٹوٹا ہوا سامان، بالٹیاں، گھر کا فرنیچر وغیرہ جس کو یہ لوٹ نہیں سکتے تھے یا لوٹ کے لے جانا نہیں چاہتے تھے، (باقی قیمتی سامان تو لوٹ کے لے گئے)، اس کو بار بار آگ میں ڈالتے تھے تا کہ آگ کبھی نہ بجھے۔ اب اس واقعہ کی جو رپورٹ ہے، کچھ کوائف ہیں وہ بھی میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔

ان شہداء میں جو خاتون شہید ہوئی ہیں ان کا نام بشریٰ بیگم صاحبہ تھا جو اہلیہ تھیں مکرم منیر احمد صاحب مرحوم کی۔ بچیاں جو ہیں وہ عزیزہ حراء تبسم بنت مکرم محمد بوٹا صاحب اور کائنات تبسم بنت مکرم محمد بوٹا صاحب۔

اس واقعہ کو ویسے تو تمام لوگوں نے سن ہی لیا ہے۔ مختلف جگہوں پر آ چکا ہے لیکن پھر بھی میں بیان کر دیتا ہوں کہ 27/جولائی 2014ء کو پکی پمپ والی عرفات کالونی گوجرانوالہ میں مخالفین احمدیت شدت پسندوں نے احمدی احباب کے گھروں پر حملہ کیا۔ گھروں کو آگ لگا دی جس کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے بتایا بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب مرحوم عمر 55 سال اور دو کم سن بچیاں عزیزہ حراء تبسم عمر 6 سال اور عزیزہ کائنات تبسم عمر 8 ماہ جو محمد بوٹا صاحب کی بچیاں تھیں شہید ہوئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات اس کی یہ ہیں کہ وقوعہ کے روز شہید مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم محمد احمد صاحب افطاری کے بعد ایک قریبی کلینک پر دوائی لینے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کے چچا زاد وقاص احمد کو بعض لوگوں نے روکا ہوا ہے۔ ان کے پوچھنے پر کہ کیا معاملہ ہے؟ ان لوگوں نے ان سے بھی بدکلامی شروع کر دی اور الزام عائد کیا کہ آپ کے ایک نوجوان نے فیس بُک (facebook) پر خانہ کعبہ کی تصویر کی توہین کی ہے۔ نعوذ باللہ۔ جس پر انہوں نے کہا کہ ہم تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ایک سوچی سمجھی سکیم تھی۔ بہرحال فوراً ہی وہ لوگ جو دشمن تھے مار کٹائی پر آمادہ ہو گئے اور شیشے کی بوتلیں توڑ کر مارنے لگے جس پر محمد احمد صاحب نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر فوری طور پر بذریعہ فون اپنے بھائی محمد بوٹا صاحب کو دکان سے اور چچا خلیل احمد صاحب کو گھر سے موقع پر بلایا جنہوں نے آ کر معاملہ رفع دفع کرانے کی کوشش کی۔ اس دوران خلیل احمد صاحب ٹوٹی بوتل لگنے سے زخمی بھی ہو گئے۔ بہرحال وقتی طور پر یہ معاملہ ختم ہو گیا۔ گھر آ گئے اور اپنے بھائی کو گھر چھوڑ کے سروس سٹیشن جوان کی دکان تھی وہاں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ڈاکٹر صاحب جن کی کلینک کے سامنے یہ معاملہ ہوا تھا۔ انہوں نے محمد بوٹا اور فضل احمد صاحب کو فون کر کے بتایا کہ یہاں لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور جلوس کی شکل اختیار کر کے آپ لوگوں کے گھروں پر حملہ کی غرض سے آ رہے ہیں۔ اسی طرح انجمن تاجران کی طرف سے بھی اعلان کیا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور دکانیں بند کر دیں۔ جس نے دکان بند نہ کی وہ خود ذمہ دار ہو گا۔ یہ باقاعدہ planning تھی۔ اور یہ سارا کام جیسا کہ میں نے کہا منصوبہ بندی کے ساتھ شروع ہوا۔ اس علاقے میں قریب قریب مختلف گلیوں میں اٹھارہ احمدی احباب کے گھر ہیں۔ اس اطلاع کے ملتے ہی پندرہ احمدی گھرانوں کے احباب و خواتین تو اپنے گھروں سے نکل گئے۔ تاہم محمد بوٹا صاحب اور دیگر دو گھروں محمد اشرف صاحب صدر جماعت اور ان کے بھائی کی فیملیز ابھی گھر میں تھیں کہ جلوس نے رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے حملہ کر دیا اور احمدی گھروں کے قریب آ کر شدید نعرے بازی کی۔ فائرنگ بھی کی اور ساتھ ہی گھروں کے بند دروازوں کو توڑنا بھی شروع کر دیا۔ اب اس کے بارے میں بھی پولیس نے غلط رپورٹ اخباروں کو دی ہے کہ دونوں طرف سے فائرنگ ہوئی۔ حالانکہ فائرنگ صرف ان مخالفین نے کی تھی۔ جماعت کی طرف سے کوئی فائرنگ نہیں ہوئی۔ ان لوگوں نے منصوبہ بندی کے ساتھ ہر طرف سے ایک ساتھ حملہ کیا۔ اس علاقے میں شیعہ حضرات کی بہت زیادہ تعداد آباد ہے۔ ویسے تو شیعہ بہت باتیں کرتے ہیں لیکن انہوں نے بھی اُس وقت ان حملہ آوروں کا ساتھ دیا بلکہ بڑھ چڑھ کے دیا۔

اس واقعہ کے بعد صدر جماعت نے فوری طور پر ایس ایچ او پیپلز کالونی کو مطلع کیا جس پر اس نے کہا کہ مَیں خود پولیس نفری کے ساتھ موقع پر موجود ہوں اور مَیں حملہ آوروں کو مذاکرات کے لئے اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ بہرحال حقیقت یہ ہے کہ وہ ان کو ساتھ لے کر نہیں گیا اور اس دوران شدت پسندوں نے دوبارہ حملہ کر دیا جو اسلحہ اور دروازے اور دیواریں توڑنے والے ہتھوڑوں گینتیوں سے لیس تھے۔ ہتھوڑے اور گینتیاں اور اسلحہ سب کچھ ان حملہ آوروں کے پاس تھا۔ ان کے ساتھ اور مجمع بھی آ کے شامل ہو گیا۔ آتے ہی انہوں نے پہلے بجلی کے میٹر توڑے، تاریں کاٹیں۔ بہرحال حالات کی سنگینی کی وجہ سے کہتے ہیں کہ صدر صاحب اور ان کے بھائی کی فیملیز نے چھت کے ذریعہ غیر از جماعت ہمسایہ جو کہ اہل قرآن ہے ان کے گھر پناہ لی۔ وہ شریف آدمی تھے انہوں نے پناہ دے دی۔ جبکہ محمد بوٹا صاحب اور ان کے بھائی فضل احمد صاحب کی فیملیز اپنے ہی مکان کی بالائی منزل پر ایک کمرے میں جا کر محبوس ہو گئیں۔ اتنی دیر میں شدت پسندوں نے گھر کے اندر داخل ہو کر بالائی منزل کے اس کمرے کا دروازہ توڑنے کی کوشش کی جہاں یہ گیارہ خواتین و بچے بند تھے۔ جب دروازہ نہ ٹوٹا تو انہوں نے کمرے کے لاک میں ایلفی ڈال دی تا کہ اندر سے بھی دروازہ نہ کھلے اور سِیل ہو جائے۔ کمرے کی کھڑکی کے شیشے توڑ دیئے اور پلاسٹک کا سامان اور دیگر اشیاء اکٹھی کر کے عین دروازے اور کھڑکی کے باہر آگ لگا دی۔ اس آگ کا زہریلا دھواں دروازے کے نیچے سے اور ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے کمرے میں بھر گیا اور ان ظالم شدت پسندوں نے آگ لگانے کے بعد اس کھڑکی سے ہاتھ ہلا کر وہاں کے اندر رہنے والوں کو استہزائیہ رنگ میں الوداع کہا اور چلے گئے۔ جس میں گیارہ احمدی خواتین اور بچے بند تھے۔ بہرحال دھوئیں کی وجہ سے سانس رکنے کی وجہ سے بشریٰ بیگم صاحبہ اور ان کی دو پوتیاں حراء تبسم اور کائنات تبسم شہید ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حملہ آور اس قدر مشتعل تھے کہ انہوں نے موقع پر زخمیوں کو اٹھانے اور آگ بجھانے کے لئے آنے والی ہسپتال کی ایمبولینس اور ایک دوسری ایمرجینسی ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کو بھی موقع سے بھگا دیا اور تمام شدت پسند گھروں کو آگ لگاتے رہے، جلاتے رہے اور ساتھ ناچتے بھی رہے۔ جبکہ پولیس یہ ساری کارروائی موقع پر خاموش تماشائی کی طرح کھڑی دیکھتی رہی اور کسی طرح بھی مشتعل افراد کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ میڈیا نے بھی بڑی دیر کے بعد آ کر اس کی کوریج شروع کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف صاحب نے بھی اس واقعہ کا نوٹس لیا جب شدت پسند اپنا کام ختم کر چکے تھے۔

اس سانحہ میں شہید ہونے والی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم میاں شہاب الدین صاحب آف لودھی ننگل کے ذریعہ ہوا تھا جن کو خلافت ثانیہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ یہ لوگ تو سیالکوٹ چلے گئے تھے، ان کی شادی گوجرانوالہ میں منیر احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ پھر یہ 1976ء میں یہاں آ گئیں۔ ان کے خاوند منیر احمد صاحب بھی چھ ماہ قبل وفات پا گئے تھے۔ دیگر دونوں شہداء حراء تبسم اور کائنات تبسم ان کی پوتیاں تھیں۔ یہ شہید مرحومہ جو تھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، تلاوت کرنے والی، نہایت ملنسار، ہمدرد، مہمان نواز، اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ جانوروں اور پرندوں کو دانہ اور خوراک وغیرہ ڈالنا ان کا روزانہ کا معمول تھا اور باوجود اس کے کہ کوئی عہدہ نہیں تھا لیکن جب بھی اور جہاں بھی جماعتی خدمت کی ضرورت ہوتی فوراً پیش پیش ہوتیں۔ شہادت کے وقت میں ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی اور کانوں میں بالیاں کے علاوہ کچھ نقدی بھی تھی۔ شاید انہوں نے اس لئے لے لی ہو گی کہ اب شاید یہاں سے جانا پڑے تو کچھ پیسے ہوں۔ لیکن اس دوران میں ہی سانس رکنے سے ان کی موت ہو گئی۔ تو جب پوسٹ مارٹم کے لئے لے جایا گیا تو ان ظالموں نے ان میں سے بھی کچھ چیزیں لُوٹ لیں۔ شہادت سے ایک روز قبل انہوں نے محلے میں افطاری بھی کروائی تھی اور شہید ہونے والی پوتی حراء تبسم نے گھروں میں جا کے افطاری تقسیم کی تھی۔

محمد بوٹا صاحب جن کی والدہ اور دونوں بیٹیاں شہید ہوئی ہیں، سعودی عرب میں بھی رہے تھے۔ وہاں سے پھر حالات کی وجہ سے واپس پاکستان آ گئے۔ اب پاکستان آ کر انہوں نے گاڑیوں کی سروس سٹیشن کا کام شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کافی اچھا تھا۔ ان کے بھائی فضل احمد صاحب بھی جنریٹر کرائے پر دینے کا کام کرتے تھے۔ اچھا کاروبار تھا اور یہ بھی وہاں کے لوگوں کے حسد کی ایک وجہ تھی۔

امیر صاحب گوجرانوالہ نے بتایا کہ ساری فیملی بڑی شریف النفس، بڑی مخلص اور جماعتی غیرت رکھنے والی ہے۔جس علاقے میں یہ لوگ آباد ہیں یہ حلقہ بھی انہی کی وجہ سے یہاں بنا تھا اور انہوں نے وہاں نماز سینٹر بھی بنایا ہوا تھا۔ چندہ جات اور دیگر جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ ہر طرح سے ہر وقت جماعت کے ساتھ تعاون اور اطاعت میں پیش پیش تھے۔شہید مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ایک بیٹے تو یہی محمد بوٹا صاحب ہیں جن کی دو بیٹیاں شہید ہوئی ہیں اور جو دو بچیاں ہیں ان کے پسماندگان میں والدہ والد اور پانچ سال کا ایک بھائی عطاء الواسع ہے اور ایک بہن عزیزہ سدرۃ النور تین سال کی ہے۔

امیر صاحب گوجرانوالہ مزید یہ بھی لکھتے ہیں کہ 27/جولائی اتوار کے دن ساڑھے نو بجے تقریباً چار سو یا پانچ سو افراد نے احباب جماعت احمدیہ حلقہ پکی پمپ والی کے گھروں پر حملہ کر دیا۔شر پسندوں نے فیس بُک پر کسی قابل اعتراض تصویر کو احمدی خادم مکرم عاقب سلیم صاحب ولد مکرم محمد سلیم صاحب کی طرف منسوب کیا اور اسی کو بنیاد بناتے ہوئے لوگوں کو اکٹھا کر کے فساد پھیلایا جبکہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے۔ مشتعل افراد نے ان کے علاوہ جو جہاں شہید ہوئے ہیں مزید چھ گھروں کو آگ لگائی اور ان کا سامان لوٹا۔متاثرہ افراد کی نزدیک ہی دکانیں بھی تھیں جن پر حملہ کیا اور ان کے ویلڈنگ پلانٹ اور ہیوی جنریٹر، لوہے کے گارڈر اور عمارتی سامان جس کا کاروبار تھا وہ سب لوٹ لیا۔

سانحہ گوجرانوالہ میں شہید ہونے والوں کے علاوہ محمد بوٹا صاحب کے بھائی مکرم فضل احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ حمیرہ فضل صاحبہ مع بچگان، بیٹی عطیۃ البصیر عمر تین سال واقفہ نو، ثمر منیب عمر ایک سال اور طلحہ انصر بعمر ایک ماہ کے علاوہ محمد بوٹا صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ مبشرہ جری صاحبہ اہلیہ مکرم جری اللہ صاحب آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ جو انہیں ملنے کے لئے آئی ہوئی تھیں زخمی ہوگئیں۔مبشرہ صاحبہ سات ماہ کی حاملہ تھیں جو وضع حمل اور عید کرنے کی غرض سے اپنی والدہ کے پاس آئی ہوئی تھیں۔جس بچے کے ضائع ہونے کا بتایا وہ ان کا بچہ تھا جن کو پھر ربوہ میں بھجوایا گیا اور وہاں ان کا آپریشن کیا گیا۔اس وقت ان کی طبیعت کافی خراب ہی ہے۔ربوہ میں ہی طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہیں۔ان کے پھیپھڑوں میں دھواں بھرنے کی وجہ سے سانس کی بڑی تکلیف ہے۔دیگر زخمی احباب جو ہیں ان میں منیب احمد لودھی عمر تینتیس سال حملہ آوروں کے تشدد سے زخمی ہوئے تھے۔ان پر حملہ کیا گیا تھا اور ان کا جبڑا اور دو دانت ٹوٹے ہیں، کان بھی کٹ گیا ہے جبکہ جسم کے دیگر حصوں پر بھی چوٹیں آئی ہیں۔ان کا علاج بھی جاری ہے۔خلیل صاحب بوتل کے مارنے کی وجہ سے زخمی ہوئے۔محمد انور صاحب قلعہ کالروالہ سیالکوٹ کو جب واقعہ کا پتا چلا تو وہ اپنی ہمشیرہ حمیرا فضل صاحبہ اور فضل احمد صاحب اور دیگر فیملی ممبران کی مدد کو پہنچے اور انہوں نے پہنچ کے پھر پولیس کو بلایا۔اس وقت تک زیادہ تر لوگ جا چکے تھے، اِکّا دُکّا ہی تھے یا تھوڑے رہ گئے تھے تو پھر پولیس آئی ہے۔تب انہوں نے پولیس کی مدد سے اور ایمبولینس لا کے لوگوں کو نکالا اور جب وہ نکال رہے تھے تو کیونکہ بڑی آگ لگی ہوئی تھی، اندر سے لوگوں کو نکالنا تھا اس لئے اس دوران میں ان کو بھی آگ کی وجہ سے تھوڑے سے زخم آئے۔ بوٹا صاحب کی اہلیہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اور دیگر دو بچے عزیزم عطاء الواسع عمر پانچ سال اور سدرۃ النور پر بھی اس سانحہ میں گیس اور دھوئیں کا اثر ہوا۔ان کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں۔

یہاں اس علاقے میں اٹھارہ گھر ہیں جو آپس میں باہمی رشتہ دار ہیں۔اس وقت بہر حال ربوہ میں ہیں۔جیسا کہ مَیں نے بتایا حملہ آوروں نے چھ گھروں کو سامان سمیت جلا دیا۔محمد افضل صاحب کا، اشرف صاحب کا، بوٹا صاحب کا، سلیم صاحب کا اور خلیل صاحب کا اور فیروز دین صاحب کا گھر ہے۔جبکہ ماسٹر بشیر صاحب اور مبشر صاحب کے دو گھروں کی توڑ پھوڑ کی ہے ان کا صرف سامان نکال کے جلایا ہے۔اس کے علاوہ پانچ احمدی احباب کی دکانوں کو بھی مکمل طور پر لوٹنے کے بعد آگ لگا دی گئی۔اسی طرح حلقے کا جو نماز سینٹر تھا اس کو بھی نشانہ بنایا گیا۔اس میں موجود قرآن پاک کے نسخوں، جماعتی کتب اور دیگر سامان کو جلانے کے بعد نماز سینٹر کو بھی آگ لگا دی۔

تو یہ ان کے ظلموں کی کارروائیوں کی مختصر داستان یا حالات ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ نہیں کریں گے تو عذاب جہنم اور عذاب الحریق ان کا مقدر ہے۔اللہ تعالیٰ ائمۃ الکفر کے بھی پکڑنے کے جلد سامان کرے اور ان آگیں لگانے والوں میں جو پیش پیش ہیں ان کی بھی پکڑ کے سامان کرے۔ان شہیدوں کے درجات تو اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہی ہے۔ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔خاص طور پر ان ماں باپ اور بہن بھائی کو جن کی معصوم بچیوں اور بہنوں کو ان سے جدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو بھی شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے مالی نقصانات کو بھی اپنے فضل سے پورا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے۔نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ بھی ادا کروں گا۔

احمدی گجرانوالہ کے

میدان وفا کا مار گئے ہیں احمدی گجرانوالہ کے
کر آگ کا دریا پار گئے ہیں احمدی گجرانوالہ کے
ہنستے بستے گھر آباد اور جانیں پیاری پیاری سی
حق کی راہ پر وار گئے ہیں احمدی گجرانوالہ کے
دین کی خاطر جان و مال اور عزّت کی قربانی کا
پورا کر اقرار گئے ہیں احمدی گجرانوالہ کے
اللہ کے رستے میں مال اسباب لُٹا کر سب اپنا
کر اچھا بیوپار گئے ہیں احمدی گجرانوالہ کے
پھر اک بار خدا کی خاطر دنیائے قربانی میں
اونچی کر دستار گئے ہیں احمدی گجرانوالہ کے

(مبارک احمد ظفرؔ۔لندن)

گوجرانوالہ کی شہادتیں

سرزمینِ گوجرانوالہ پر نشاں ہیں خون کے
احمدیت میں شہادت کے نئے مضمون کے
کربلائی اک نشاں پھر سے ہے ظاہر ہو گیا
قاتلوں کا اک گروہ پھر ظلمتوں میں کھو گیا
پھول بن کر ہر شہادت زینتِ جنت بنی
آتشِ نمرود میں جلتا نہیں مومن کبھی
رائیگاں خونِ شہیدِ راستی جاتا نہیں
آفتوں کی زد میں رہتی ہے شہادت کی زمیں
عید کا دن بھی ہے شاہد ظلم کے طوفان کا
نفرتوں کی سرزمیں پر ہے عمل شیطان کا
خونِ طفلاں نے اِرَم میں روح ہر بے چین کی
طفل وہ ہیں گود میں اب سرورِ کونینؐ کی
ان کو سینے سے لگائیں مہدیٔ معہودؑ بھی
ان کے پاؤں میں بچھی شیر و عَسَل کی رُود بھی
بیبیاں پا کر شہادت حمد کرتی آ گئیں
نُور میں ڈوبی بہاریں روح کو مہکا گئیں
آب پی کر صدق کا صَلِّ علیٰ کہتی ہوئیں
ہیں فضائیں بھی ثنائیں چار سُو کرتی ہوئیں
ہم یہی سمجھیں منوّر عشق کی تفسیر سے
شہداء مرتے نہیں ہیں شِمرئی شمشیر سے
ہے خلافت وقت کی تم سے مخاطب ظالمو!
راہِ شیطاں چھوڑ کر اب دل سے تم توبہ کرو

(منور احمد کنڈے)

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی 2014ء

از صفحہ 20

ہورہی ہے۔ ہماری جو مدد کی گئی ہے اور ہمارے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا گیا ہے ہم اس کو کبھی نہیں بھلا سکتے۔ 1996ء میں جنگ کے بعد بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے ہماری بہت مدد کی تھی۔

بعد ازاں وہ احباب جو پہلی مرتبہ جلسہ میں شریک ہوئے ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

☆ **سب سے پہلے Muyo صاحب نے عرض کیا کہ** مجھے بے حد خوشی ہے کہ مجھے یہاں آنے کا موقع ملا ہے اور میں دل میں ایک قسم کا اطمینان محسوس کر رہا ہوں۔

☆ **بعد ازاں زعیم صاحب نے عرض کیا کہ** بوسنیا میں جنگ کے دوران خاکسار کو ہیومینیٹی فرسٹ کے ممبران کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، اگرچہ موجودہ رئیس العلماء اس وقت ہمارے علاقہ میں مفتی تھا اور اس نے جماعت کے خلاف بہت غلط باتیں پھیلائی تھیں لیکن خاکسار اور خاکسار کی والدہ جو کہ اس وقت 93 سال کی تھیں ہم نے ان مخالفوں کی پرواہ کئے بغیر ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کو اپنے گھر میں دعوت دی اسی طرح ان کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ آپ کی جماعت نے ہمارے علاقہ میں ایک 300 سال پرانی مسجد جو کہ جنگ سے متاثر ہو چکی تھی اس مسجد کو renovate کیا ہے۔ اس جلسہ میں آنے سے قبل میرا یہ خیال تھا کہ یہ جماعت وہابی جماعت ہے لیکن خاکسار اپنے بیٹے کے ساتھ اور اسی طرح ایک اور دوست اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہیں تا کہ ہم اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ کر صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ یہاں آکر مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ وہی ماحول ہے جیسا کہ حج پر ہوتا ہے۔ میں یہاں کے تمام انتظام اور جلسہ کے پروگراموں سے بہت خوش ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں۔ ہم نے جو بھی سنا اور دیکھا ہے اس نے دل پر اثر کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ نے خود دیکھ لیا کہ مولوی کیا کہتا ہے اور حقیقت کیا ہے۔ جب آپ اپنے گھروں میں واپس جائیں تو لوگوں سے کہیں کہ احمدی تو امن کی تعلیم کا پرچار کرتے ہیں اور یہ لوگ در اصل بدامنی پھیلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں آپ کو کوئی بدامنی نظر نہیں آئی۔ اگر دوسرے لوگ اس سے بہت چھوٹے پیمانے پر جلسہ کا انتظام کریں تو آپ کو پھر بھی اس میں مختلف قسم کے مسائل نظر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ باتیں جو آپ نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی ہیں ان کو اپنی قوم تک پہنچا پائیں۔

☆ **اس کے بعد Sefer صاحب نے عرض کیا کہ** میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خصوصاً حضور انور سے ملاقات کی توفیق ملی۔ خاکسار اس پر فخر محسوس کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ کھول دے اور آپ کو احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ **بعد ازاں Vladimir صاحب جو ایک Serbian Orthodox نوجوان ہیں اور Phd کر رہے ہیں انہوں نے حضور انور سے concept of logos کے بارہ میں سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ اسلام اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ قرآن کریم نے Big Bang کا بتایا ہے اور بلیک ہول کا ذکر کیا ہے اور آجکل کے جو ذرائع مواصلات ہیں اور جو بڑی بڑی نہروں کے ذریعہ سمندر آپس میں ملائے گئے ہیں ان سب کے بارہ میں قرآن کریم میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ انسان دوسرے planet تک رسائی حاصل کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈاکٹر عبد السلام جو ایک احمدی سائنسدان تھے اور نوبل انعام یافتہ تھے وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں 700 آیات بالواسطہ یا بلاواسطہ ایسی ہیں جو سائنس سے تعلق رکھتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ (Clement Wragge) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور آپ علیہ السلام سے سائنس اور قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف سوالات کئے تھے کہ کیا ان میں تضاد موجود ہے؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے تھے کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ چنانچہ کلیمنٹ ریگ صاحب پوری طرح مطمئن ہوئے اور پھر انہوں نے احمدیت بھی قبول کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو فرمایا کہ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation, Rationality, Knoweldge and Truth کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے خود اس نوجوان کو یہ کتاب عطا فرمائی۔

اس نوجوان نے ایک اور سوال کیا کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے کہ میں سچائی ہوں، میں راستہ ہوں۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور تمام نبیوں کی طرح سچائی کے ساتھ آئے تھے۔ انہوں نے جو کہا ہے صحیح کہا ہے۔ ہر نبی اپنے دور میں سچائی کے ساتھ آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے علاقہ میں اس وقت کے نبی تھے اور سچائی لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بعد میں آنے والے نبی کی بھی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور وہ بائبل میں درج ہے۔ آپ کے ماننے والوں کو اس بارہ میں بھی سوچنا اور سمجھنا چاہئے۔

☆ **ایک خاتون سعادت صاحبہ نے عرض کیا کہ** میں یہاں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ انتظامیہ نے ہمارا بہت اچھا خیال رکھا ہے۔ حضور انور کو قریب سے دیکھنا ایک بڑی سعادت ہے۔ ان تین دنوں میں مجھے حج کا سا ماحول محسوس ہو رہا تھا۔ یہاں طلباء اور طالبات کو میڈل دیئے جاتے ہیں۔ اس کا بھی مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔

☆ **ایک دوست کہنے لگے کہ** مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ اس لئے نہیں کہ میں پہلی دفعہ جرمنی آیا ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ اور تین دن یہاں بہت ہی روحانی ماحول میں گزرے ہیں اور ہر طرف محبت اور پیار اور بھائی چارے کا ماحول دیکھا ہے۔

☆ **ایک خاتون نے عرض کیا کہ** میں عیسائی آرتھوڈوکس ہوں اور سربیا سے پہلی دفعہ آئی ہوں۔ سربیا کے ایک احمدی نوجوان نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ مجھے ٹی وی، میڈیا پر مسلمانوں کے حالات دیکھ کر ان سے خوف آتا تھا۔ لیکن یہاں آکر تو میں نے پُرامن اسلام دیکھا ہے۔ یہاں بھائی چارا ہے۔ رواداری ہے۔ ہر ایک دوسرے سے پیار و محبت سے مل رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہر ایک کے ساتھ پیار محبت سے پیش آتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں اور یہی سچا اسلام ہے۔ اب آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو ہر طرف سے پیار و محبت ہی ملے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ نے سچا اسلام دیکھ لیا ہے جو ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتا ہے۔ اب واپس جا کر لوگوں کو بتائیں کہ آپ نے صحیح اسلام دیکھا ہے۔ لوگوں کو بتائیں کہ اگر انہوں نے صحیح اسلام دیکھنا ہے تو پھر احمدیہ مسلم کمیونٹی سے رابطہ کریں۔

☆ **ایک مہمان دوست نے کہا میں پہلی دفعہ آیا ہوں** اور شہر سے 125 کلومیٹر دور رہتا ہوں۔ میں نے 2006ء میں بیعت کی تھی۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ آیا ہوں اور ہمیں جلسہ کی کارروائی بہت پسند آئی۔ بوزنین ترجمہ ہو رہا تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے اور میں خوش قسمت ہوں کہ حضور انور کے سامنے موجود ہوں۔ حضور کے قریب ہوں اور حضور کے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو اور باقی تمام مہمانوں کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ یہ لوگ مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور کے ہاتھ کو چومتے اور اپنے چہروں کے ساتھ لگاتے۔ ایک نوجوان نے حضور انور کے سینے کے ساتھ اپنا سر لگا دیا اور روتا رہا۔

حضور انور نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بوزنیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

Kosovo (کوسووو) اور مانٹینگرو (Montenegro) سے آنے والے وفود کی ملاقات

بعد ازاں سات بجکر 25 منٹ پر ملک کوسووو (Kosovo) اور مانٹینگرو (Montenegro) سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ سب سے پہلے باری باری وفد کے ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔

☆ **ملک Kosovo سے آنے والے ایک دوست Nezir Balaj صاحب** نے بتایا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور حکومتی محکمہ میں کام کرتا ہوں۔ میں نے کل بیعت کی ہے۔ میں کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ ایسا عظیم الشان جلسہ ہو سکتا ہے۔ اگر جرمنی ملک بھی کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ صرف جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسا عظیم الشان جلسہ کر سکتی ہے، جس میں صرف امن، محبت، پیار اور رواداری ہو۔ ہر ایک دوسرے سے محبت کرے اور کوئی منفی بات نہ ہو۔ اپنے ذہن میں یہ سوچتا ہوں کہ حضور انور پورے یورپ کے صدر ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا؛ یورپ تو بہت چھوٹی سی چیز ہے۔ خلافت تو ساری دنیا کے لئے ہے۔ ہمیں حکومتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے روحانی حکومت قائم کرنی ہے اور وہ خلافت ہے۔ یہ دنیادار صدر تو اس کے مقابل پر کوئی چیز نہیں ہیں۔

موصوف Balaj صاحب نے عرض کیا کہ بیعت کرنے کے بعد میں اپنے اوپر بہت بڑی ذمہ داری محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ بیعت کا مطلب میرے نزدیک اپنی گزشتہ زندگی پر ایک موت وارد کرنا ہے۔ لہٰذا مجھے اس بارہ میں پریشانی لاحق ہے کہ یہ عظیم ذمہ داری کا میں کیونکر اہل ہو سکوں گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا خیال درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام احمدیوں کو بیعت کی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق عطا ہو۔

کوسوو کے مبلغ نے موصوف Nezir Balaj صاحب کے بارہ میں بتایا کہ وہ کئی ماہ سے زیر تبلیغ تھے۔ کچھ دن قبل تک ان کا بیعت کا ارادہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ قریباً ایک ماہ قبل انہوں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا اور گفتگو کی جس میں حضور انور نے ان سے فرمایا کہ ان کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ اس خواب کے بعد ان کا بیعت کا ارادہ مضبوط ہوتا گیا اور اب بالآخر جرمنی کے جلسہ پر بیعت کر لی۔

☆ **ایک نو احمدی دوست Beqir صاحب نے بتایا کہ** انہوں نے گزشتہ سال نومبر میں بیعت کی تھی۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر طرف بھائی چارا ہی دیکھا ہے۔ ہر کوئی دوسرے کی مدد کر رہا ہے۔

☆ **بعد ازاں مکرم Emri صاحب نے عرض کیا کہ** انہوں نے جلسہ کے آخری دن حضور انور کی بیعت کی ہے۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
•Switching Visas
•Over Stayers
•Legacy Cases
•Work Permits
•Visa Extensions
•Judicial Reviews
•Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ حضور سے کتنی دوری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ان کا قطار میں چوتھا نمبر تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ طالبعلم ہیں اور دعا کی درخواست کی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

☆ **ایک احمدی نوجوان Bleart صاحب نے عرض کیا کہ** وہ بزنس میں ماسٹر کر رہے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

☆ **ایک اور نوجوان Ilirian Ibrahimi نے عرض کیا کہ** وہ دو مضامین میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ حضورانور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد وہ ہیڈ ماسٹر بن جائیں گے۔

☆ **ملک Montenegro سے ایک دوست Ragip Shaptafi صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضورانور سے ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ** جلسہ بہت کامیاب رہا ہے۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ اس طرح ہوگا۔ میں نے جو تصور قائم کیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ اور عظیم الشان تھا اور بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ ہر طرف امن، سکون اور پیار اور محبت تھی۔ اگر کوئی ملک بھی، کوئی حکومت بھی اس قسم کا جلسہ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی۔ یہاں جلسہ میں تو سارا کام رضا کار کر رہے تھے جو ہزاروں میں تھے۔ کہیں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں اس جلسہ کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ اپنے ملک میں جا کر جماعت کیلئے جس قدر کام کر سکتا ہوں کروں اور ان چیزوں کو پھیلاؤں۔ وہاں میں اکیلا ہوں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو آپ نے یہاں دیکھا ہے۔ اسی کو وہاں جا کر پھیلائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ وہاں مسلمانوں کی کیا تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ 10 فیصد مسلمان ہیں اور باقی عیسائی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ان 10 فیصد میں عموماً سنّی مسلمان ہیں جو Clasical Islam پر چلنے والے ہیں لیکن چند سال سے وہاں پر وہابی اور شدت پسند مسلمان بڑھ رہے ہیں۔ ابھی چند دن قبل انہی میں سے ایک بیٹے نے اپنے باپ کو اس لئے قتل کر دیا تھا کیونکہ باپ نے شراب پی رکھی تھی۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو اسلام نہیں ہے۔ اوّل تو یہ کہ قرآن مجید میں کہیں بھی شراب کی یہ سزا نہیں لکھی کہ شراب پینے والے کو قتل کر دیا جائے۔ بے شک اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے بیچنے، پینے اور پلانے کو ناجائز قرار دیتا ہے لیکن ان کاموں کے خلاف کیا سزا دینی ہے؟ یہ حکومت کا کام ہے انفرادی کام نہیں۔ دراصل یہ حدود بھی معاشرہ کا امن قائم رکھنے کے لئے ہیں کیونکہ شراب کے نشہ میں انسان سے جرائم اور ظلم سرزد ہوتے ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ شدت پسند مسلمانوں کی کتنی تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ بہت تھوڑے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنے تھوڑے ہو کر بھی انہوں نے سارے ملک کو پریشان کر رکھا ہوگا۔ حضورانور نے فرمایا کہ اسلام کا کام امن اور سلامتی مہیا کرنا ہے، نہ یہ کہ گناہ کو مٹانے کے نام پر ظلم کو پھیلایا جائے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ مسلمان ہیں اور ان کی زندگی مشکلات سے پُر رہی ہے۔ دو سال انہیں ایک غلط الزام پر جیل میں بھی رہنا پڑا تاہم بعد میں کورٹ نے انہیں نہ صرف اس الزام سے بری قرار دیا بلکہ ایک معمولی معاوضہ دیتے ہوئے ان کے سابقہ عہدہ پر بحال بھی کر دیا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ جب آپ کی براءت بھی ہوگئی اور کام پر بحالی بھی تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

ان دونوں وفود کی ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر پر ان وفود کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

وفد کے ممبران فرطِ عقیدت سے حضورانور کے ہاتھ چومتے اور اپنے سینوں سے لگاتے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں گیارہ فیملیز کے 48 افراد اور 24 افراد نے انفرادی طور پر یعنی کل 72 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ کینیا، پاکستان، سویڈن اور بورکینا فاسو سے آنے والی فیملیز نے بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

آج جرمنی میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت جرمنی نے شام کے کھانے کے لئے باربی کیو کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس میں شرکت فرمائی۔

اس موقع پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے عزیزم مرتضیٰ منان (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم 'ترے بندے اے خدا بچ ہے کہ ایسے بھی ہیں' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں ساڑھے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے 27 نکاحوں کا اعلان کیا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔

بعد ازاں 10 بجکر 20 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

17 جون 2014ء بروز منگل

☆ صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فرنکفرٹ سے لندن کے لئے واپسی

☆ آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرنکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

☆ صبح دس بجکر پانچ منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دو رویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضورانور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

☆ بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔

☆ فرانکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر قریباً چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجیم میں داخل ہوئے اور بیلجیم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً ایک بجکر پچاس منٹ پر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹر وے پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے قافلہ رُکا۔

جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کے لئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

☆ کھانے کے پروگرام کے بعد پونے تین بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں جو نماز کے لئے تیار کیا گیا تھا نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

☆ نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ مکرم امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

☆ تین بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجیم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

☆ چار بجکر بیس منٹ پر چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کر کے واپس فرانکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئے۔

☆ پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آ کر رُکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ایک ریسٹورنٹ میں چائے نوش فرمائی۔

☆ ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے معین وقت پر چھ بجکر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔

☆ مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

☆ قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد شام سات بجکر پچاس منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورودِ مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

☆ اس طرح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے بخیریت و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: رپورٹ جلسہ جرمنی 2014ء

از صفحہ 4

جماعت بنگلہ دیش کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے ’’پُرسکون اہلی زندگی تربیت اولاد کا ذریعہ ہے‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں ’’ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننا کیوں ضروری ہے‘‘ کے عنوان سے تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد مختلف سیاسی اکابرین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں جماعت احمدیہ کی امن کے لئے کی جانے والی کوشش کو بے حد سراہا اور جلسہ میں شمولیت کو اپنے لئے اعزاز ہونے کا اظہار بھی کیا۔ ان مقررین نے حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا نیز جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کا اظہار کیا۔ صوبہ ہیسن کے (SPD) سوشل پارٹی جرمنی کے صدر بھی جلسہ میں تشریف لائے اور حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ جس کے بعد ’’ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک‘‘ کے عنوان سے مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر نے تقریر کی۔

پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی تو کھانے اور نمازوں کے لئے وقفہ ہوا۔ آج بیعت کی تقریب بھی منعقد ہونی تھی۔ نماز ظہر وعصر پڑھانے کے بعد 4:25 پر حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی گئی۔ آج 83 افراد کو اسلام احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہوئی۔ بیعت کی یہ تقریب بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں نشر ہوئی۔

بعد ازاں سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے اور آپ کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہوتے ہی جلسہ گاہ کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

39ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت ونظم وترجمہ کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے خوش قسمت احباب کو حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انعامات اور سندات سے نوازا۔ اس کے بعد تین معزز جرمن مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اس کے بعد سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب سے نوازا۔

(اس اختتامی اجلاس کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ کے لئے ملاحظہ ہو الفضل انٹرنیشنل کا شمارہ 8/اگست 2014ء)۔

اس جلسہ کی کل حاضری 33171 رہی۔ حاضری مستورات 16036 (امسال جلسہ گاہ مستورات میں جرمنی اور بیرون جرمنی 22 ممالک (جرمنی، پاکستان، افغانستان، ہندوستان، ترکی، کروشیا، سربیا، کوسووو، بلجیم لبنان، نیپال، فلپائن، بوسنین، سیریا، برازیل، پولینڈ، چین، جاپان اور صومالیہ سے) 96 غیر از جماعت مہمان خواتین تشریف لائیں۔

جبکہ تبشیر گیسٹ میں 20/ممالک (پاکستان، مریکہ، برطانیہ، ماریشس، بنگلہ دیش، ناروے، سپین، سوئٹزرلینڈ، ناروے، بورکینا فاسو، سویڈن، رومانیہ، البانیا، کوسووو، اٹلی، آسٹریا، نائیجر، ایسٹ لینڈ، فرانس، جرمنی) کی 88 احمدی مہمان خواتین تشریف لائیں)۔

حاضری مرد حضرات: 17135 حاضری۔ تبلیغی مہمان 1007۔ نمائندگی ممالک 72۔ شمولیت بیرون از جرمنی 3207۔ جن میں برطانیہ 1137۔ سوئٹزرلینڈ 379۔ فرانس 315۔ بیلجیم 297۔ ہالینڈ 211۔ پاکستان 186۔ اٹلی 86۔ کینیڈا 82۔ ناروے 75۔ سویڈن 72۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کی گاڑیوں کی پارکنگ میں 5864 گاڑیاں اور 11 بسیں پارک ہوئیں۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے جملہ امور کی سرانجام دہی کے لئے محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ مکرم افسر صاحب جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق، کل نائب افسران جلسہ 21، کل ناظمین جلسہ 167، کل نائب ناظمین 486، کل معاونین 4970 کل تعداد 5644 اسی طرح مستورات کی جلسہ گاہ میں محترمہ ناظمہ اعلیٰ صاحبہ کے ساتھ نائب ناظمات اعلیٰ 15، ناظمات 125، نائبات 480، معاونات 3467۔ کل تعداد 4088 کو جلسہ کے جملہ انتظامات میں خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب ومستورات کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ ان سب کا حامی وناصر ہو آمین

پچھلے سال حضور انور نے ارشاد فرمایا تھا کہ UK کی طرح یہاں بھی ٹرانسلیشن وائرلیس سسٹم کی طرح ہو جس سے کسی جگہ بھی بیٹھ کر ترجمہ سن سکیں۔ اس کی پلاننگ کر کے سپیشل ریڈیو تیار کئے گئے۔ 13 زبانوں کے اینٹینے تیار کرائے گئے جرمنی کا جو ادارہ فریکوئنسی دیتا ہے اس سے فریکوئنسی خریدی گئیں اس طرح شعبہ ترجمانی میں نیا Bosch سسٹم متعارف کرایا گیا۔ اس سے ترجمانی کرنے والوں کو یہ سہولت میسر ہوتی ہے کہ اگر ایک زبان ترجمہ نہ کر رہی ہو تو دوسری زبان سن کر ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اس سسٹم کے ذریعہ پورے علاقہ میں ترجمہ سنا جا سکتا ہے۔

جلسہ کے مبارک ایام میں روزانہ فجر کے بعد درس ہوتا رہا۔ ایام جلسہ میں احباب کو پانچوں نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اقتدا میں ادا کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف اقوام اور رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے ہزارہا احمدیوں کا یہ مبارک اجتماع اپنی تمام تر دینی روایات کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہوا اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدی اس جلسہ سے مستفید ہوئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکائے جلسہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا حقدار بنائے اور جماعت احمدیہ جرمنی برکات خلافت سے فیضیاب ہوتے ہوئے ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھتی چلی جائے۔ آمین

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515

15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

NINE VACANCIES-Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker 2. Bangla Speaker 3. Persian Speaker
4. Arabic Speaker 5. Urdu Speakers (3 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following nine posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	*Likely posting*
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
English speaker	Research, edit preaching literature and periodicals	London SW19
Urdu speaker	Lead presentation of religious TV programmes	London SW19
Urdu speaker	Minister of Religion, preaching and propagation	Oxford
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and as specified in respect of the first four and seventh vacancies with a good understanding of Indonesian, Bangla, Arabic, English or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years (except for the lead presenter of religious TV programmes where up to 6 months Minister of Religion practical experience supplemented by a thorough TV broadcasting knowledge would suffice) and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience (6 months for lead TV presentation of religious programmes); or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:
Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)

Closing Date: 23 August 2014

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

غزوۂ اُحد

(شوال 3ہجری - مارچ 624ء)

بریگیڈئر [ر] دبیر احمد پیر

1۔ پس منظر:

غزوہ بدر میں ذلت آمیز شکست کے بعد سرداران قریش نے قسمیں کھائی تھیں کہ جب تک مقتولین بدر کا انتقام نہ لے لیں چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ بدر میں ان کے تقریباً تمام بڑے سردار مارے گئے تھے اور اب ان کے تجارتی راستے بھی مسلمانوں کے زیر اثر آ گئے تھے جس کی وجہ سے ان کی معیشت کو سخت خطرہ درپیش تھا۔ وہ مسلمانوں سے نفرت کرتے تھے اور انہیں ابھی بھی کمزور دشمن تصور کرتے تھے۔ اس مرتبہ قریش نے باقی قبائل کو بھی ساتھ ملانے کی کوشش کی اور ہر طرف وفود بھجوائے۔ انہوں نے دوسرے قبائل کو قائل کر لیا کہ عرب میں اسلام کا پھیلنا ان کے ورثے، مذہب، معیشت اور یہاں تک کہ ان کی بقا کے لئے بھی ممکنہ طور پر خطرے کا باعث ہوسکتا ہے۔

2۔ مقاصد

❁ **قریش:** قریش کا بڑا مقصد مسلمانوں کو ختم کرنا اور مدینہ میں ان کے base کو تباہ کرنا تھا۔

❁ **مسلمان:** اس کے برعکس مسلمانوں کا مقصد ان کی اپنی بقا تھی۔

3۔ مخالف افواج

	قریش	مسلمان
کمانڈر	ابوسفیان بن حرب	رسول پاک ﷺ
انفنٹری	3000	650
زرہ پوش	700	100
کیولری	200	2 یا 4
اونٹ	3000	تعداد معلوم نہیں ہے

4۔ فوجوں کا اکٹھا ہونا اور میدان جنگ تک movement

❁ **قریش:** قریش نے تو جنگ بدر کی شکست کے بعد ہی سے مسلمانوں کے خلاف اگلی بڑی جنگ کے لئے تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ مسلمانوں کی شکست کو یقینی بنانے کے لئے قریش ایک بڑی فوج تیار کر رہے تھے۔ اس لڑائی کے لئے انہوں نے اپنے ساتھ چند ہمسایہ قبائل کو بھی شامل ہونے پر آمادہ کر لیا تھا۔ قریش کا لشکر رمضان 3 ہجری کے آخر یا شوّال کے شروع میں مکّہ سے نکلا اور دس گیارہ دن کا سفر طے کر کے مدینہ کے پاس پہنچا اور چکر کاٹ کے مدینہ کے شمال کی طرف اُحد کی پہاڑی کے پاس ٹھہرا۔

مسلمان: مسلمانوں کو قریش کی جنگی تیاریوں کی مسلسل خبریں پہنچ رہی تھیں۔ لیکن وہ اپنے محدود وسائل کی وجہ سے کچھ زیادہ تیاری نہیں کر سکے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لشکر کے مدینہ کے نزدیک پہنچنے پر مسلمانوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ مانگا کہ مدینہ میں ٹھہرا جائے یا باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا ایک خواب بھی سنایا اور کہا کہ ہمارا مدینہ کے اندر ٹھہرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ لیکن اکثر صحابہ نے اصرار کے ساتھ رائے دی کہ شہر سے باہر نکل کر میدان میں مقابلہ کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت کی رائے کو مقدم رکھا اور فیصلہ فرمایا کہ ہم شہر سے نکل کر کفار کا مقابلہ کریں گے۔ قریش کے لشکر کے مدینہ پہنچنے کے اگلے دن اسلامی لشکر مدینہ سے باہر نکلا اور مقام اُحد سے پہلے شیخین کے مقام پر قیام کیا۔ دوسرے دن 15 شوال 3 ہجری [31 مارچ 624ء] کو صبح صبح کوہ اُحد کے دامن میں پہنچ گیا۔ مسلمان جب مدینہ سے نکلے تھے تو ان کی تعداد 1000 تھی لیکن مقام اُحد پر پہنچ کر عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے قبیلے کے 300 لوگوں کو لے کر یہ کہتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر سے الگ ہوگیا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے لڑائی کے سلسلے میں اس کی بات نہیں مانی۔ ان کے جانے سے دونوں فوجوں کے تناسب پر گہرا اثر پڑا۔

5۔ میدان جنگ:

مدینہ کے علاقے میں اُحد کا پہاڑ ایک بڑا feature ہے جو کہ مدینہ سے تقریباً 4 میل شمال میں واقع ہے۔ اس کی اونچائی 1000 فٹ اور لمبائی 5 میل ہے۔ اس کے مغربی حصے پر ایک spur ہے جو کہ کھڑی ڈھلوان کی صورت میں زمین کی طرف آتا ہے۔ مدینہ سے دیکھتے ہوئے اس spur کے دائیں جانب ایک وادی ہلکی اونچائی کے ساتھ دور کی جانب جاتی ہوئی نظر آتی ہے اور پھر ایک تنگ گھاٹی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

6۔ صف بندی [deployment] کا پلان

❁ **اسلامی لشکر**

1۔ اسلامی لشکر نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی میں اُحد کے دامن میں اس طرح ڈیرہ ڈالا کہ اُحد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے آگئی اور ان کا عقب محفوظ ہوگیا۔

2۔ لڑائی کے لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تقریباً 1000 گز کے frontage پر compact formation کی صورت میں منظّم کیا۔

3۔ اسلامی لشکر کا دایاں بازو اُحد کے spur کی جانب اور بایاں بازو ایک درّہ [عنین] کی جانب تھا۔ یہ درّہ تقریباً 400 فٹ اونچا اور 500 فٹ لمبا تھا۔

4۔ اس درّہ پر 50 تیر انداز متعین کئے گئے تاکہ ان راستوں کو cover کیا جاسکے جہاں سے قریش manoeuvre کر کے مسلمانوں کے عقب میں آسکتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن جبیر کو ان کا کمانڈر مقرر کیا گیا اور خصوصی ہدایت دی گئی کہ اس درّہ کو کسی صورت میں بھی خالی نہیں چھوڑا جائے گا اور اس دستے کو وہاں سے ہٹانے کے لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی احکام ضروری ہوں گے۔ [ان ہدایات سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں اس درّہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے]

5۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کی صف بندی خود فرمائی اور مختلف دستوں کے امیر مقرر فرمائے۔

❁ **قریش**

1۔ قریش کا عمومی پلان کچھ اس طرح تھا کہ ان کی پیادہ فوج درمیان میں اور دونوں بازوؤں پر موبائل وِنگز (Mobile Wings) رکھے گئے تھے۔

2۔ دائیں ونگ کی کمانڈ خالد بن ولید کے پاس جبکہ بائیں ونگ کی کمانڈ عکرمہ بن ابوجہل کے پاس تھی اور دونوں پر عمرو بن العاص کمانڈر تھے لیکن اس کا اصل کام ان دونوں وِنگز کے درمیان coordination کرنا تھا۔

3۔ قریش کے لشکر کے عقب میں ہندہ کی سربراہی میں عورتوں کا گروپ تھا جن میں جنگ بدر کے مقتولین کی بیوائیں اور قریبی رشتہ دار خواتین بھی شامل تھیں اور ان کا کام اشعار گا گا کر مردوں کو جوش دلانا تھا۔

❁ **دونوں افواج کے منصوبوں کا تجزیہ**

1۔ مسلمانوں کا منصوبہ نہایت سادہ اور well coordinated تھا۔ تعداد میں کمی کو کور کرنے کے لئے اسلامی لشکر کا فرنٹ کم [narrow] رکھا گیا تھا اور ان کے عقب اور بازوؤں کی حفاظت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا تھا۔

2۔ میدان جنگ کی critical terrain عنین کا درّہ تھا جس کو دفاعی فوج کے لئے قابو میں رکھنا اور حملہ آوروں کے لئے قبضہ کرنا ضروری تھا۔

3۔ اگر اس درّہ پر مسلمانوں کا قبضہ رہتا ہے تو قریش صرف سامنے سے حملہ کر سکتے تھے۔

4۔ قریش کا منصوبہ بھی well coordinated تھا۔ انہیں بھی اس درّہ کی اہمیت کا احساس تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے کسی ایسی situation کو exploit کرنے کے لئے دو موبائل دستے اپنے دونوں بازوؤں پر رکھے تھے۔ خالد بن ولید کا کام دائیں سے حملہ کر کے درّہ پر قبضہ کرنا اور پھر مسلمانوں پر عقب سے حملہ کرنا جبکہ یہی کام عکرمہ بن ابوجہل کو بائیں جانب سے کرنا تھا۔

7۔ جنگ کی کارروائی

دونوں فوجیں شوّال 3 ہجری [مارچ 624ء] کو لڑائی کے لئے صف آراء ہوئیں۔

ابو عامر کی قبیلہ اوس کو ورغلانے کی کوشش: ابو عامر قبیلہ اوس کا ایک معتبر شخص تھا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے بعد اسلام دشمنی کی وجہ سے مکّہ چلا گیا تھا جہاں پر وہ مستقل قریش کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا رہتا تھا۔ اس جنگ میں وہ قریش کا حمایتی بن کر شریک ہوا تھا۔ [اس کا بیٹا حنظلہ نہایت مخلص مسلمان تھا جو کہ غزوہ اُحد میں شہید ہوا تھا] چونکہ وہ خود اوس کے ذی اثر لوگوں میں سے تھا اس لئے اسے پختہ امید تھی کہ جب وہ اپنے لوگوں کے سامنے آئے گا تو وہ اسلامی لشکر سے نکل کر اس سے آملیں گے۔ اس لئے لڑائی سے قبل وہ آگے بڑھا اور اس نے اپنے قبیلے والوں کو پکارا جس پر اسے کوئی مثبت جواب نہ ملا اور اس کے قبیلے والوں نے اس پر پتھروں کی باڑ ماری جس سے وہ بڑی مشکل سے بچ کر پیچھے ہٹا۔

مبارزطلبی: سب سے پہلے قریش کا علمبردار طلحہ آگے بڑھا جسے حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی عثمان آگے آیا جسے حضرت حمزہؓ نے ختم کر دیا۔ اس کے بعد عام جنگ شروع ہوگئی۔ دوران جنگ خالد بن ولید نے اپنے موبائل دستے کے ساتھ متعدد بار مسلمانوں کے عقب کی جانب جانے کی کوشش کی لیکن ہر مرتبہ تیر اندازوں کے دستے نے انہیں روک دیا۔ دونوں طرف سے سخت لڑائی ہو رہی تھی لیکن جب قریش کے تمام علمبردار مارے گئے اور کوئی شخص علم اٹھانے پر تیار نہ ہوا تو قریش کے قدم اکھڑنے شروع ہوئے۔ ان کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے میدان تقریباً صاف ہو گیا۔ مسلمان قریش کے کیمپ تک پہنچ چکے تھے وہاں پر بہت افراتفری کا عالم تھا۔ مسلمان سمجھے کہ وہ جنگ جیت چکے ہیں اس لئے انہوں نے قریش کے میدان جنگ سے بھاگنے کا انتظار بھی نہیں کیا اور ان کے کیمپ میں لوٹ مار شروع کر دی۔ اسلامی فوج اس مرحلے پر بالکل کنٹرول سے باہر ہو چکی تھی۔

ان حالات کو دیکھ کر درّے پر متعین دستے کے لوگوں نے اپنے کمانڈر عبداللہ بن جبیر سے باقی لشکر کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ عبداللہ نے انہیں روکا اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدی ہدایت یاد دلائی لیکن وہ نہ رُکے۔ عبداللہ نو (9) تیر اندازوں کے ساتھ وہیں پر رُکے رہے۔

خالد بن ولید کی تیز آنکھ نے جب درّہ کو خالی پایا تو اپنے کیولری دستے کو اکٹھا کیا اور درّہ پر حملہ کیا۔ ان کے پیچھے عکرمہ بھی اپنے سواروں کو لے کر درّہ کی طرف خالد بن ولید کے پیچھے روانہ ہوا۔ عبداللہ کا رہا سہا دستہ ان کے حملے کی تاب نہ لا سکا اور تمام لوگ شہید ہوگئے۔ یہاں سے فارغ ہو کر خالد بن ولید اور عکرمہ اسلامی لشکر کے عقب میں اچانک حملہ آور ہوئے۔ عکرمہ اپنے دستے کے ایک حصے کے ساتھ اس گروپ پر حملہ آور ہوا جو رسول پاک صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ تھا جبکہ خالد بن ولید اپنے اور عکرمہ کے بقیہ دستے کے ساتھ قریش کے کیمپ میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ مسلمان اس ناگہانی صورتحال سے گھبرا گئے کیونکہ وہ اس وقت منتشر حالت میں تھے لیکن کچھ ہی دیر میں وہ سنبھل گئے اور جوابی کارروائی شروع کی۔

قریش کی ایک بہادر عورت عمرة بنت علقمہ نے اس موقع پر قریش کا علَم زمین سے اٹھا کر بلند کر لیا جسے دیکھ کر قریش کا منتشر لشکر پھر سے جمع ہوگیا۔ اس طرح مسلمان اب دونوں طرف سے گھر گئے تھے۔ پیچھے سے قریش کی کیولری اور آگے سے ان کی انفنٹری حملہ آور تھی۔ اس دوران اتنی افراتفری تھی کہ مسلمانوں نے اپنے کئی بندے زخمی/شہید کئے۔

حضرت حمزہ کی شہادت کا واقعہ ہوا۔

اب لڑائی دو اطراف میں جاری تھی۔ ایک طرف اسلامی لشکر کا بڑا حصہ قریش کے دوطرفہ حملے کو روکے ہوئے تھا اور دوسری طرف اسلامی لشکر کا چھوٹا حصہ جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عکرمہ کے دستے اور قریش کی کچھ نفری کے ساتھ نبرد آزما تھا۔ اس لڑائی کے دوران رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے جہاں سے انہیں بعد میں حضرت علیؓ اور طلحہؓ نے اٹھایا۔ اسی دوران ابن قمئة نے مصعب بن عمیر کو جو کہ اسلامی فوج کے علمبردار تھے شہید کر دیا اور چونکہ مصعب کا ڈیل ڈول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تھا اس لئے قمئة نے سمجھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مار لیا ہے۔ اس پر اس نے شور مچا دیا کہ میں نے محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کو مار دیا ہے۔ اس خبر نے مسلمانوں کے حوصلے پست کر دیئے اور ان میں سے زیادہ تر لوگ اُحد کے پہاڑ کی سمت بھاگ پڑے۔ اس دوران رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ اُحد کے پہاڑ کی سمت اونچی جگہ کی طرف چلے گئے۔ قریش نے اس موقعہ پر مسلمان شہداء کی نعشوں کی نہایت بیدردانہ بیحرمتی کی اور مثلہ کی وحشیانہ رسم ادا کی گئی۔

❁ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے درّہ میں پہنچ گئے تو قریش کے ایک دستے نے خالد بن ولید کی کمان میں پہاڑ پر چڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنا چاہا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین کو ساتھ لے کر اس کا مقابلہ کیا اور اسے پسپا کر دیا۔

❁ اس کے بعد قریش نے کوئی اور حملہ نہیں کیا اور ابوسفیان نے اسے اپنی فتح سمجھتے ہوئے فوری طور پر مکہ واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ ان کے وہاں سے نکلنے کے بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ایک دستے کو یہ معلوم کرنے کے لئے ان کے پیچھے روانہ کیا کہ کہیں قریش اچانک مدینہ پر نئے حملے کا منصوبہ نہ بنالیں۔

- غزوۂ اُحد میں 70 مسلمان شہید ہوئے جبکہ قریش کے مقتولین کی تعداد 23 تھی۔

غزوۂ اُحد کا عسکری نقطۂ نظر سے تجزیہ

1۔ جس مقصد کے لئے قریش مکہ سے اتنی دور اتنی بڑی فوج اکٹھی کر کے لائے تھے وہ حاصل کرنے میں پوری طرح کامیاب نہ ہوسکے تھے۔

...... قریش نے اس جنگ میں مسلمانوں کو لوکل ملٹری شکست سے تو دوچار کر دیا تھا لیکن وہ میدان جنگ سے بغیر اپنی فتح سے کوئی نتیجہ حاصل کئے اور مسلمانوں پر اپنا فیصلہ مسلط کئے واپس چلے گئے۔

...... گوکہ مسلمانوں کے قریش کی نسبت زیادہ لوگ شہید ہوئے تھے پھر بھی وہ مکمل تباہی سے بچ گئے تھے۔

...... مدینہ جو کہ مسلمانوں کا base تھا قریش کے حملے سے مکمل طور پر محفوظ رہا۔

...... لڑائی کے آخری مرحلے میں موقع ملنے کے باوجود قریش کے کمانڈر نے مسلمانوں کی کمزوری اور ان کی صفوں میں confusion سے فائدہ نہیں اٹھایا اور فیصلہ کن حملہ نہیں کیا۔

2۔ دونوں افواج بہت اچھے طور پر زمین پر کھڑی کی گئی تھیں۔ اسلامی لشکر کے exposed بائیں بازو کی حفاظت کے لئے تیر اندازوں کو درّہ پر deploy کیا گیا تھا تاکہ دشمن عقب سے حملہ آور نہ ہو سکے۔ قریش کے موبائل دستوں کو ان کی فوج کے flanks پر اس طرح رکھا گیا تھا کہ موقع ملنے پر مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ خالد بن ولید نے موقع ملتے ہی اپنے موبائل دستے کا پلان کے مطابق صحیح استعمال کیا اور مسلمانوں کا بہت نقصان کیا۔

3۔ منافقین کے آخری وقت میں اسلامی فوج سے نکلنے کی وجہ سے افرادی قوت کا تناسب قریش کے حق میں زیادہ جھک گیا۔

4۔ اس جنگ کا turning point تیراندازوں کا بغیر اجازت درّہ کو چھوڑ کر جانا اور خالد بن ولید کا حملہ تھا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ میدان جنگ میں اعلیٰ کمانڈر کی ہدایات/ احکام کی پابندی نہ کرنے اور ڈسپلن قائم نہ رکھنے سے پورا اپریشن compromise ہوسکتا ہے۔ غزوہ اُحد اس کی ایک مثال ہے۔

5۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح سے مدینہ کے یہودیوں اور منافقین پر جو رعب بیٹھا تھا اس لڑائی کے بعد انہوں نے دلیری دکھانی شروع کر دی تھی بلکہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے تو تمسخر اڑانا اور طعنے دینے شروع کر دیئے تھے۔

6۔ اس جنگ کے نتیجے میں قریش مکہ کے حوصلے بھی بہت بلند ہوئے تھے اور وہ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ انہوں نے نہ صرف بدر کی شکست کا بدلہ اتار لیا ہے بلکہ آئندہ بھی مسلمان ان کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔

7۔ عرب کے دوسرے قبائل نے بھی جنگ اُحد کے بعد سر اٹھانا شروع کر دیا۔

اختتام

گو مستقل نتائج کے لحاظ سے تو جنگ اُحد کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے۔ لیکن وقتی طور پر ضرور اس جنگ نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ یہ نقصان بھی مسلمانوں کے لئے ایک لحاظ سے مفید ثابت ہوا کیونکہ ان پر یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء اور ہدایت کے خلاف قدم زن ہونا کبھی بھی موجب فلاح و بہبودی نہیں ہوسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ٹھہرنے کی رائے دی اور اس کی تائید میں ایک خواب بھی سنایا مگر زیادہ لوگوں نے باہر نکل کر لڑنے پر اصرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستے کو درّہ پر متعیّن فرمایا اور انتہائی تاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہو جائے اس جگہ کو نہ چھوڑنا لیکن انہوں نے عملی کمزوری دکھائی اور غنیمت حاصل کرنے کے لئے وہ حساس جگہ باوجود اپنے کمانڈر کے منع کرنے کے چھوڑ دی۔ ان وجوہات کے سبب نقصان تمام اسلامی لشکر نے اٹھایا۔ پس غزوۂ اُحد کی ہزیمت اگر ایک لحاظ سے مسلمانوں کے لئے موجب تکلیف تھی تو دوسری جہت سے وہ ان کے لئے ایک مفید سبق بھی بن گئی۔

فِن لینڈ میں مرکزِ صلوٰۃ کا افتتاح

(رپورٹ: طاہر احمد۔ نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فِن لینڈ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ فِن لینڈ کو مرکزی نماز سینٹر کے لیئے ایک بلڈنگ کرائے پر حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ فِن لینڈ ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اللہ کے فضل سے ہر سال اس میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ جماعت کے زیادہ تر احباب Helsinki,Espoo,Vantaa کے علاقہ میں آباد ہیں جو کہ ایک ہی ریجن ہے اور اس لحاظ سے اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ماہ پہلے ہی فِن لینڈ میں مربی سلسلہ مکرم مصور احمد شاہد صاحب کی تقرری کے بعد تو ایک نئے اور

بڑے نماز سینٹر کی ضرورت بہت بڑھ گئی تھی۔ اس لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کی تعمیل ہوئی، الحمدللہ۔

مورخہ 28 جون 2014ء کو نیشنل صدر صاحب نے اپنی مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر خدام نے مل کر وقارِ عمل شروع کیا جو کہ اگلی صبح 4 بجے تک جاری رہا۔ تمام شاملین خدام نے نہایت جوش و جذبے سے اس وقارِ عمل میں حصہ لیا اور صفائی سے لے کر مردوں اور خواتین دونوں کے نمازوں کے ہال میں قالین بچھانے تک اور تزئین و آرائش تک سب کام نہایت تندہی سے انجام دیئے۔ اس نماز سینٹر میں مربی صاحب کی رہائش کا بھی انتظام ہے اور ایک کمرہ دفاتر کے لئے مخصوص ہے جس میں مربی صاحب اور مختلف جماعتی شعبے اپنے دفتری کام سرانجام دیں گے۔

29 جون 2014ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے نماز سینٹر کا افتتاح عمل میں آیا جو کہ سادہ سی تقریب تھی۔ ایک خادم مکرم حافظ عطاء الاول صاحب نے حضرت ابراہیمؑ کی ان مسنون دعاؤں کی تلاوت کی جو کہ انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی تھیں۔ اس کے بعد مربی سلسلہ فِن لینڈ مکرم مصوّر احمد شاہد صاحب نے انگریزی میں مسجد کی اہمیت اور اس کے فرائض پر ایک مختصر سا خطاب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ہماری ذمہ داریاں نماز سینٹر کے قیام تک ہی ختم نہیں ہوگئیں بلکہ یہ اب اور بڑھ گئی ہیں اور اب اس کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ ان کے بعد نیشنل صدر مکرم عطاء الغالب صاحب نے اردو میں فِن لینڈ میں نماز سینٹر کی تاریخ اور مسجد کی اہمیت نیز جماعت فن لینڈ کے فرائض جو کہ اب ایک علیحدہ نماز سینٹر کی صورت میں بہت بڑھ گئے ہیں کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ صدر صاحب نے سابق نیشنل صدر اور موجودہ نائب صدر مکرم احمد فاروق قریشی صاحب کی بے لوث خدمات کا بھی ذکر کیا۔ اُن کا گھر پچھلے 8 سال سے زائد عرصہ تک نماز سینٹر اور جماعتی میٹنگز وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا رہا اور وہ نہایت بشاشتِ قلبی سے یہ خدمت بجالاتے رہے۔ (اللہ ان کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے، آمین)

اس کے بعد صدر صاحب نے دُعا کروائی جس کے بعد حاضر مرد و خواتین کے لئے مٹھائی اور ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔ ریفریشمنٹ کے بعد رمضان المبارک کے پہلے روزہ کی نمازِ تراویح نمازِ مغرب وعشاء کے بعد ادا کی گئیں۔ نماز سینٹر کے رمضان کی آمد پر افتتاح کے ساتھ ہی نماز تراویح کا انتظام شروع ہو گیا جو کہ پورے رمضان میں جاری رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ نماز سینٹر میں مردوں اور خواتین کے لئے ہر روز افطاری کا بھی انتظام کیا گیا اور مکرم مربی صاحب ہر ہفتہ و اتوار کو درس القرآن بھی دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ یہ نماز سینٹر جماعت احمدیہ فِن لینڈ کے لئے نہایت مبارک کرے اور ہمیں دن دگنی رات چوگنی ترقی کرنے کی توفیق بخشے (آمین)۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ کینیڈا 2014ء
از صفحہ 15

Self-Reformation - Pathway to Love of Allah

مورخہ 22 جون 2014ء کو چوتھے اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ تمام تقاریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں کیا جاتا رہا۔

پہلی تقریر محترمہ نصرت سہیل صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پنجابی الہام "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" تھا۔ آپ نے اردو میں تقریر کی۔

دوسری تقریر محترمہ سیما شاہ صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Keeping my Identity in Today's World

اس کے بعد وقف نو کے موضوع پر ایک دستاویزی پروگرام پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کی آخری اور تیسری تقریر محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ کی تھی۔ آپ کی انگریزی تقریر کا عنوان تھا۔

Ten Ways to Achieve Success in Daily Life

تقریب تعلیمی ایوارڈ

ان تقاریر کے بعد جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق خواتین کی جلسہ گاہ میں تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 65 طالبات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

جلسہ سالانہ کی باقی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی کینیڈین میڈیا کے بعض اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی جلسے کی چند جھلکیاں دکھائیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو کا وسیع و عریض قطعہ سرسبز و شاداب میدانوں اور رنگا رنگ پھولوں کی کیاریوں سے سجا ہوا تھا جو بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ مسجد کی مغربی جانب سرسبز و شاداب لان پر دنیا کے مختلف ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نمازیں التزام کے ساتھ ادا کی گئیں جن میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین شرکت کرتے رہے۔ اسی طرح ان ایام میں مسجد بیت الاسلام میں تہجد کی نماز اور درس باقاعدگی سے جاری رہا۔ ان ایام میں سارا وقت ہی دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر نیک اثر پڑا۔ الغرض سامعین نے بڑے انہماک اور دلجمعی کے ساتھ جلسے کی تمام کارروائی سنی اور علمائے کرام کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔

اس طرح یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا اور تمام احباب و خواتین بہت ہی اچھا تأثر لے کر اپنے گھروں کو لوٹے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی جملہ برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش قیمت دعاؤں سے سب شاملین کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 38 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

21 ممالک سے تعلق رکھنے والے 14705 افراد کی شمولیت۔ مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ غیر مسلم و غیراز جماعت مہمانوں کے لئے خصوصی سیشن کا انعقاد۔ اہم ملکی شخصیات کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت، امن و سلامتی، نظم و ضبط اور باہمی تعاون پر خراج تحسین۔ دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کا روح پرور ماحول۔

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی۔ کینیڈا)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا اڑتیسواں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 20 جون 2014ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئرپورٹ روڈ، مسس ساگا میں شروع ہوکر 22 جون 2014ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اپنے علم و معرفت میں اضافہ اور صحبت صالحین سے مستفیض ہونے کے لئے اس جلسہ میں کینیڈا کے دُور دراز علاقوں اور بیرونی ممالک سے بڑی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزانے والہانہ رنگ میں شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں اکیس (21) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جن میں آسٹریلیا، امریکہ، برطانیہ، آئرلینڈ، ہالینڈ، فرانس، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، سپین، نیپال، بھارت، پاکستان، متحدہ عرب امارات، سعودی عربیہ، کویت، تنزانیہ، جنوبی افریقہ، ماریشس اور بعض دیگر ممالک کے عشاق احمدیت شامل تھے۔ جلسہ کی حاضری 14,705 تھی جن میں 486 غیراز جماعت جبکہ 523 معزز مہمانوں نے شرکت کی جن کا تعلق وفاقی و صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، مختلف ممالک کے قونصلروں، پولیس چیف، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں سے تھا۔

جلسہ گاہ میں قرآن کریم اور صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر نہایت دلچسپ، معلومات آفرین اور بہت خوبصورت نمائش تھی۔ بک سٹور بھی کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔ رجسٹریشن کا شعبہ بڑی مستعدی سے باتصویر مستقل شناختی کارڈ بنا رہا تھا۔ اس خصوصی ہال میں احمدیہ گزٹ کینیڈا، طبی امداد، ایمرجنسی، خصوصی خدمات اور بعض دیگر شعبوں کے سٹال لگائے تھے۔

کھانے کے دو بڑے ہال تھے جن میں طعام گاہیں قائم کی گئی تھیں۔ ان کے علاوہ بزرگوں کے لئے کھانے کا علیحدہ انتظام تھا جہاں میزوں پر کھانے کے ڈبے، پانی کے جگ، گلاس اور روٹیوں کے پیکٹ رکھ دیئے گئے تھے اور قریب ہی چائے کی سہولت بھی موجود تھی۔ طعام گاہوں کی دیواروں کے ساتھ مختلف سٹال لگے ہوئے تھے۔ ان میں ہیومینٹی فرسٹ، مجلس انصار اللہ کینیڈا، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ مال وغیرہ کے سٹال بھی تھے۔

مردانہ جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں جماعت احمدیہ کے جیّد علماء اور محققین نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تاریخ کی روشنی میں اسلام، آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کے بابرکت نظام کا قیام، انیسویں صدی کی مذہبی تحریکات، اور عہد حاضر میں انسانیت کو بالعموم اور امت مسلمہ کو بالخصوص درپیش مسائل کے موضوعات پر پُر معارف اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

امسال جلسہ سالانہ میں چار اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوتا اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پیش کیا جاتا رہا۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں ان کے دو علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس دوسرے روز سہ پہر اور دوسرا تیسرے روز صبح، جس میں پانچ تقاریر ہوئیں۔ جلسہ سالانہ کی باقی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتی رہی۔

پہلے روز کے پہلے اجلاس میں تین تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ اور ان کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

مکرم مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن کی تقریر کا عنوان تھا۔ The Promised Messiah[as] - A Follower Prophet

مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب آٹواہ کی تقریر کا عنوان تھا۔ The Holy Qur'an - Witness to the Truth of the Promised Messiah[as]

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری پیس ویلج کی تقریر کا عنوان تھا۔ The Holy Prophet Muhammad[sa] on his Messiah

تقاریر اور اعلانات کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

....

دوسرے دن پہلے اجلاس کی تمام کارروائی اردو زبان میں ہوئی اور ساتھ ساتھ ان تقاریر کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ اس اجلاس میں درج ذیل چار تقاریر ہوئیں۔

1۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلند مرتبہ اصحاب احمد کی نظر میں۔ از مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

2۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کے بابرکت نظام کا قیام۔ از مکرم ہادی علی چوہدری صاحب، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

3۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنی نوع انسان سے محبت۔ از مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب، استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا

4۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی۔ از مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب، استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا

....

ہفتہ کے روز بعد دوپہر کے خصوصی اجلاس میں غیر مسلم اور غیراز جماعت مہمانوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ یہ اجلاس شام چار بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تین تقاریر انگریزی زبان میں ہوئیں جو درج ذیل ہیں۔

مکرم مختار احمد چیمہ صاحب، استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تقریر کا عنوان تھا۔ Messianic Movements of the 19th Century

مکرم مولانا اظہر احمد گورایا صاحب، مشنری مالٹن کی تقریر کا عنوان تھا: Promotion and Practice of Islamic Values.

معزز مہمانوں کے خطابات

جلسہ سالانہ کے موقع پر وفاقی و صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، مختلف ممالک کے قونصلرز، پولیس چیف، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں نے بھی شرکت کی اور ان میں سے بعض مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت، امن و سلامتی، صلح و آشتی، اخوت و محبت، اخلاص و ایثار، نظم و ضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ مختلف سیاسی قائدین کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ جن معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ ان خطابات کا اردو زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

سالانہ سر ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے کینیڈا جماعت میں سر محمد ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ امسال بھی اس ایوارڈ کی تقریب منعقد کی گئی۔

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم آصف خان صاحب سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا نے حضرت سر ظفر اللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بنی نوع انسان کی گرانقدر عالمگیر خدمات کا مختصر تذکرہ کیا اور کہا کہ اس سال Her Worship Hazel McCallion کو ان کی انسان دوستی، امن پسندی اور گراں قدر طویل خدمات کے پیش نظر دوسرے سالانہ سر ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ اس اعلان کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے Her Worship Hazel McCallion کو سر ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ دیا۔

ایوارڈ لینے کے بعد محترمہ عزت مآب معزز مہمان نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور اپنے قلبی جذبات کا ذکر کیا۔

Parliamentry Ahmadiyya Friendship Association

جماعت احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا میں ایک گروپ تشکیل دیا ہے جس میں ایسے ممبر پارلیمنٹ شامل ہیں جو جماعت احمدیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اور جماعت پر مختلف ممالک میں ڈھائے جانے ظلم و ستم اور بربریت کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے تیار ہیں اور مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کے مؤید ہیں۔ اب تک 38 اراکین اسمبلی نے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کے لئے ہاتھ بڑھایا ہے اور اس ایسوسی ایشن کے رکن بنے ہیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس ایسوسی ایشن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے جلسہ سالانہ کے موقع پر سر ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کے بعد ایسوسی ایشن کے تین Co-Chairs کو جماعت کی طرف سے ایوارڈز دیئے گئے۔

تقریب تعلیمی ایوارڈ و اسناد

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز خصوصی اجلاس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی حسب روایت تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 42 طلباء کو ایوارڈز اور اسناد کا اعلان مکرم ڈاکٹر مرزا حمید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم کینیڈا نے کیا اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد تقسیم کیں۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے Message of Peace کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد خصوصی مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس میں چار صد سے زائد افراد شامل ہوئے۔

جلسہ کے آخری اور چوتھے اجلاس میں درج ذیل تین تقاریر ہوئیں جو انگریزی زبان میں تھیں اور ان کا ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

مکرم حماد احمد مبین صاحب، طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تقریر کا عنوان تھا۔

Writings of the Promised Messiah[as]

مکرم مولانا اظہر احمد گورایا صاحب، مشنری مالٹن کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Promised Messiah[as] and Communication with Living God

تقریب علم انعامی و اسناد

جلسہ سالانہ کے آخری دن جماعت احمدیہ کینیڈا کی حسب روایت جماعت کی ذیلی تنظیموں کی حسن کارکردگی کی بنا پر علم انعامی اور اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔

جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ The Purpose of Establishement of the Ahmadiyya Muslim Jama'at and our Responsibilites

اختتامی خطاب اور اعلانات کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں زیادہ تر تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ہی نشر ہوئیں۔ مستورات کی حاضری 7,273 تھی۔

مورخہ 21 جون 2014ء کو دوسرے دن بروز ہفتہ تیسرے اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ تقاریر کا ساتھ ساتھ انگریزی سے اُردو رواں ترجمہ کیا جاتا رہا۔

مستورات کے جلسہ میں پہلی تقریر محترمہ ڈاکٹر نگہت محمود صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا:

The Holy Qur'an : An Ultimate Reference Book

دوسری تقریر محترمہ امۃ النور داؤد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

سفر اور اقامت
بنی نوع انسان کا ایک بنیادی حق

(ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

ان دنوں آسٹریلیا کی حکومت کو اس وجہ سے شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ اس نے پناہ لینے کی غرض سے آسٹریلیا آنے والی ایک کشتی میں سوار کچھ افراد کو سمندر میں ہی روک کر انہیں ان کے ملک زبردستی واپس بھیج دیا۔ علاوہ دیگر بحثوں کے اس واقعہ کے حوالہ سے یہ ضمنی بحث بھی اٹھائی جارہی ہے کہ کیا زمین کے ایک خطہ سے دوسرے خطہ کا سفر اختیار کرنا انسان کا بنیادی حق نہیں؟

حضرت مصلح موعود مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں حکم ربّانی وَكُلَا مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا (اور اس میں سے جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ۔ بقرہ: 36) سے ایک لطیف استنباط کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’حَيْثُ شِئْتُمَا (یعنی) ’جہاں چاہو‘ کے الفاظ سے یہ بتایا ہے کہ انسانی تمدن کے کمال کا ایک ضروری جزو یہ بھی ہے کہ انسان کو سفر اور اقامت کی سہولت حاصل ہو۔ اور اس پر سے غیر ضروری پابندیاں اُٹھا دی جائیں۔ موجودہ زمانہ کے فسادات کی ایک بڑی وجہ اس حکم کی طرف سے عدم اعتناء بھی ہے۔ مختلف اقوام ایک دوسرے کے خلاف پابندیاں لگاتی ہیں کہ فلاں قوم ہمارے ملک میں نہ آئے یا ہمارے ملک میں نہ رہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سب دنیا کو سب انسانوں کے لئے پیدا کیا ہے اور اس قسم کی روکیں پیدا کر کے دوسروں کو خدائی نعمتوں سے محروم کرنا بڑا گناہ ہے۔ اس وقت بعض بڑے بڑے برّ اعظموں میں صرف چند لاکھ آدمی رہ رہے ہیں اور دوسروں کو ان ممالک میں آکر بسنے سے روکا جاتا ہے۔ ہندوستان میں (بوقتِ اشاعت 1948ء۔ ناقل) چالیس کروڑ کے قریب آبادی ہے اور آسٹریلیا جو اُس سے دُگنے کے قریب ہے اس میں کل ستر لاکھ آبادی ہے، لیکن ہندوستانیوں کو اس میں جا کر بسنے سے روکا جاتا ہے۔ اسی طرح جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو کامل شہری کے حقوق حاصل نہیں بلکہ اُس ملک کے قدیم باشندوں کو بھی یہ حقوق حاصل نہیں...... اس قسم کے امتیاز سے دلوں میں بغض اور کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلام نے آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہی اس قسم کی پابندیوں سے منع فرمایا ہے اور تمام بنی نوع انسان کو دنیا سے یکساں فائدہ اُٹھانے کی اجازت دی ہے۔ کاش لوگ اس تعلیم پر عمل کرتے اور بغض اور فساد کا قلع قمع ہو کر یہ دنیا جو اس وقت بعض لوگوں کے لئے جہنم بن رہی ہے سب کے لئے جنت بن جاتی۔‘‘

(تفسیر کبیر۔ جلد اوّل، صفحہ 337)

تفسیر کبیر کی اس جلد کی اشاعت کے سال یعنی 1948ء میں ہی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کے چارٹر Universal Declaration of Human Rights کی منظوری دی تھی جس کے آرٹیکل نمبر 13 تا 15 آزادئ سفر، نقل مکانی، شہریت، اسائلم اور ہجرت وغیرہ سے متعلق ہیں۔ آرٹیکل 13 کے مطابق

Everyone has the right to freedom of movement and residence within the borders of each state.

یعنی ریاستی حدود کے اندر نقل و حرکت اور اقامت کی آزادی ہر فردِ واحد کا حق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور عالمی عدالت انصاف کے سابق جج حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ اپنی کتاب ’’اسلام اور انسانی حقوق‘‘ (Islam and Human Rights) میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اقوام متحدہ کے اس چارٹر کی ان شقوں کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"From the standpoint of Islam the scope and effect of these articles,by virtue of the underlying implications,are restrictive of the freedom of the individual rather than enlarging and protective. For instance,the first paragraph of article13,though expressed in wide and general terms,is subject to the implied condition that the person claiming the right must either be a national of the State withion the borders of which he wishes freely to move and reside,or must have obtained admission to its territory in compliance with its laws and regulations pertaing to such admission. The second paragraph spells out the right to leave a country, but,with the execption of a person's own country,does not concern itself with the right of entry into a country. Thus the operation of the article is circumscribed by the immigration laws of different States and their regulations concerning passports, visas and entry and exit permits.In today's conditions that is perhaps unavaoidable but it is none-the-less regrettable."

(Islam and Human Rights; page81-82)

ترجمہ: ’’اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ان آرٹیکلز کا دائرہ عمل اور اطلاق ان میں پوشیدہ مضمرات کی وجہ سے فرد کی آزادی کو وسعت اور تحفظ فراہم کرنے کی بجائے اسے محدود کر رہا ہے۔ مثال کے طور پہ آرٹیکل 13 کا پہلا پیراگراف جو بظاہر عمومی الفاظ میں لکھا گیا ہے اور ایک وسیع تر تأثر دیتا نظر آتا ہے، اس کے اندر یہ شرط بہرحال پنہاں ہے کہ ریاست کے اندر آزادی سے نقل و حرکت کرنے اور اس میں قیام کا حق صرف اسی کو حاصل ہوگا جو یا تو اس ریاست کا شہری ہوگا اور یا پھر اس نے اس ریاست کے اندر رہنے کے لئے جملہ قواعد و ضوابط کی پاسداری میں اس ریاست میں داخلہ کے لئے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کیا ہوگا۔

اسی طرح (اِسی آرٹیکل کا) دوسرا پیراگراف یہ تو بتاتا ہے کہ ہر فرد کو یہ حق (بھی) حاصل ہے کہ وہ اپنا ملک (کسی بھی وقت) چھوڑ سکتا ہے لیکن اس کا ملک چھوڑنا اس بات کی ہرگز ضمانت نہیں دیتا کہ اسے کسی دوسرے ملک میں داخلہ کا حق بھی خود بخود حاصل ہو گیا ہے، واپس اپنے ملک آنے کا استثناء البتہ اسے ضرور حاصل ہے۔

پس اس آرٹیکل کے ذریعہ دی گئی آزادی مختلف ممالک کے امیگریشن قوانین اور ان کے پاسپورٹوں، ویزہ جات، انٹری اور ایگزٹ سے متعلقہ قواعد و ضوابط پر موقوف (اور ان سے مشروط) ہے۔ آجکل کے حالات میں شاید ایسا کرنا ناگزیر ہو مگر بہرحال یہ ہے افسوسناک‘‘۔

(اسلام اینڈ ہیومن رائٹس، صفحات 82-81)

اس بارہ میں اسلام کیا تعلیم دیتا ہے، آپ لکھتے ہیں:

"Islam does not contemplate any restriction on freedom of movement and residence, whether within a State or beyond its borders. Indeed the Quran accounts facilities for easy and secure travel as a bounty of Allah,neglect or non-appreciation of which might attract its own penalty."

(Islam and Human Rights; page 83)

ترجمہ: ’’اسلام (کسی فردِ بشر کی) اندرون ملک یا ملکی حدود سے باہر نقل و حرکت اور اقامت پہ کوئی قدغن عائد نہیں کرتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن مجید سفر کو آسان اور محفوظ بنانے کی سہولتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک طرح کی نعمت قرار دیتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں غفلت برتنا یا بے حسی کا رویّہ اپنائے رکھنا سزا کا مستحق بھی ٹھہر سکتا ہے‘‘۔

(اسلام اینڈ ہیومن رائٹس، صفحہ 83)

قرآن پاک میں متعدد مقامات پہ انسانوں کو مختلف مقاصد، مثلاً خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کا ادراک حاصل کرنے یا پھر گزشتہ قوموں کے حالات سے عبرت پکڑنے، نیز افضالِ خداوندی یا امن وغیرہ کے حصول کی خاطر زمین میں سیر و سیاحت کرنے یا ہجرت کر جانے کی غرض سے سفر اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ تقویٰ کی بنیاد پر سفر کے آداب اور قرینے سکھاتے ہوئے اسلام جہاں ہر فرد بشر کو اس کا یہ بنیادی حق سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ کہہ کر عطا کرتا ہے تو وہاں صرف یہی ایک پابندی لگاتا ہے کہ لَاتُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ یعنی زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اس ایک قرآنی حکم پہ اگر ساری بنی نوع انسان عمل پیرا ہو جائے تو یہ دنیا حقیقی معنوں میں ایک ایسا جنت نظیر ’’گلوبل ویلج‘‘ (Global Village) بن سکتی ہے جس میں ہر کسی کو آزادانہ سفر اور اقامت کی غیر مشروط آزادی حاصل ہو۔ اور اگر کوئی شرط ہو بھی تو وہ سفر کرنے کی ہی شرط ہو اور بس!۔ بقولِ شاعر ؎

سفر ہے شرط مسافر نواز بُہتیرے

مکرم مولانا نصیر احمد انجم صاحب (مرحوم)

(میر انجم پرویز۔ مربی سلسلہ)

چند دن پہلے ایک بہت پیارے، ہر دلعزیز اور نافع الناس وجود محترم نصیر احمد انجم صاحب کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مرحوم کی سیرت کے چند واقعات ہدیۂ قارئین ہیں:

= مکرم نصیر انجم صاحب کو تقریر کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ بعض دفعہ کسی موضوع پر فی البدیہہ بات کرنی پڑ جاتی تو بھی ایسے لگتا جیسے کوئی خوب تیاری کے بعد بات کر رہا ہو۔ جامعہ پاس کرنے کے بعد دورانِ تخصص خاکسار کو آپ کے ساتھ ایم ٹی اے کے لیے بعض پروگرام ریکارڈ کروانے کی توفیق بھی ملی۔ خاکسار اور مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب مہمان ہوتے تھے اور مکرم نصیر انجم صاحب، جو ہم دونوں کے استاد تھے، پروگرامز کی میزبانی کرتے تھے۔ ہم نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہؓ کے پروگرامز کی بیسیوں اقساط ریکارڈ کروائیں۔ ہم دونوں شاگردوں کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ مواد نکال کر اور اس کی تقسیم کر کے مکرم نصیر انجم صاحب کو ان کے حصے کا مواد پہنچائیں۔ بعض دفعہ ہم اتنے لیٹ ہو جاتے کہ آپ کو مواد پڑھنے کا موقع نہ ملتا۔ آپ پروگرام ریکارڈ کروانے سے چند منٹ پہلے ایم ٹی اے کے دفتر ہی میں بیٹھے بیٹھے ایک نظر ڈال لیتے اور پروگرام ریکارڈ کروا دیتے تھے۔ اس کے باوجود آپ کے بیان میں بہت روانی ہوتی اور موضوع کا ایسا خوش اسلوبی کے ساتھ احاطہ کرتے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ پھر کئی دفعہ ہم سے کسی بات کا کوئی پہلو نامکمل رہ جاتا تو پروگرام کے دوران میں ہی بروقت اس کو مکمل کر دیتے اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہو جاتی تو فوراً غیر محسوس طریقے سے اس کی درستی کروا دیتے۔ غرض پروگرام کی کامیابی آپ کے رہینِ منت ہوتی تھی۔ آپ سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ آپ کبھی ہم پر ناراض نہیں ہوئے اور نہ کبھی غصہ کیا اور کبھی یہ نہیں کہا کہ اتنی دیر سے مجھے مواد کیوں دیا ہے۔ ہمیشہ مسکرا کر صرف اتنا کہہ دیتے کہ یار! ذرا جلدی مواد دے دیا کریں۔ آپ میں غصہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ کبھی آپ کو گلہ شکوہ کرتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے اور اپنے شاگردوں سے بھی عزت کے ساتھ پیش آتے تھے۔

= خوش مزاجی اور ظرافت طبعی بھی آپ کے نمایاں اوصاف میں شامل تھی، لیکن بایں ہمہ آپ نے کبھی متانت اور وقار کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ جامعہ میں لطائف کا مقابلہ ہوتا تھا، جس میں اکثر آپ کو بطور منصف شامل ہونے کی دعوت دی جاتی تھی اور ہر دفعہ آپ سے کوئی لطیفہ سنانے کی پُر زور فرمائش بھی ہوتی تھی۔ آپ کو لطیفہ سنانے کا خاص فن آتا تھا۔ آپ جب بھی کوئی لطیفہ سناتے محفل کشتِ زعفران بن جاتی۔ بعض دفعہ آپ کوئی ایسا لطیفہ سناتے جو طلباء نے پہلے بھی سنا ہوتا تھا لیکن آپ کی زبان سے سن کر لطف دوبالا ہو جاتا تھا۔

= مکرم نصیر انجم صاحب انتہائی منکسر المزاج اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کا مطمحِ نظر محض خدمتِ دین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو کبھی غیر ضروری باتوں اور دوسروں کی تنقید میں وقت ضائع کرتے نہیں دیکھا گیا۔ صرف اپنے کام سے کام رکھتے اور از بس عاجزی اور سادگی کے ساتھ اپنے واجبات و فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہتے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں ایڈیٹر تشحیذ الاذہان اور کئی شعبوں کے مہتمم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ایک دفعہ سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر شعبہ تربیت کی نگرانی آپ کے ذمہ تھی، جس میں تربیتی کلاس میں شامل خدام کی نمازوں، درسوں اور خطبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنوانے کا انتظام و انصرام شامل تھا۔ آپ کے معاونین میں خاکسار بھی شامل تھا۔ آپ کے عجز و انکسار کا یہ حال تھا کہ کئی دفعہ آپ اپنے معاونین کے ساتھ مل کر نماز کے لیے خود صفیں بچھانے لگ جایا کرتے تھے۔ ہم بہتیرا کہتے کہ سر! آپ رہنے دیں، لیکن آپ کہتے کوئی بات نہیں، اس میں کیا حرج ہے۔ اسی طرح آپ کہا کرتے تھے کہ جب اتنا بڑا اجتماع ہو اور شیڈیول سخت ہو تو نمازوں کو معمول کی نسبت مختصر کر دینا چاہیے، لیکن اتنی مختصر بھی نہ ہوں کہ کچھ پڑھا ہی نہ جاسکے۔

غرض آپ ایک نافع الناس، انتہائی پیارے اور علم دوست انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آپ جیسے باوفا خادم سلسلہ، خلافت کے حقیقی سلطانِ نصیر، اور عالم باعمل بکثرت عطا کرے۔ آمین

خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر136)

سال2013ء کے دوران پاکستان کے مقامی پریس میں اینٹی احمدیہ پروپیگنڈا: ایک جھلک

ربوہ: پریس سیکشن نظارت امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ نے سال 2013ء کے دوران پاکستان کے اردو اخبارات میں کیے جانے والے اینٹی احمدیہ پروپیگنڈا کے حوالہ سے ایک رپورٹ جاری کی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق اس سال کے دوران بھی لوکل پریس بالخصوص اردو اخبارات کی جانب سے احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے، غلط اور غیر مصدقہ خبریں شائع کرنے کی رَو میں کوئی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ بلکہ بعض اخبارات تو ایسے بھی ہیں جن میں سالِ گزشتہ کی نسبت احمدیوں کے خلاف شرانگیز خبریں شائع کرنے کے رجحان میں تیزی نظر آتی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق:

مثبت مقاصد کے حصول کی کوشش میں APNS, CPNE اور PFUJ وغیرہ تنظیموں نے صحافت کے لئے ایک ضابطہ اخلاق بھی تجویز کر رکھا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ذرائع ابلاغ کے رویوں اور طریقہ ہائے واردات پر اس کا کوئی اثر ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے میڈیا کے غیر ذمہ دارانہ کردار کے نتائج کے جائزہ سے ہی معلوم ہوسکتا ہے کہ کیا واقعی میڈیا اپنے ضابطہ اخلاق پر عملدرآمد بھی کر رہا ہے یا نہیں۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ سے جو سلوک ہو رہا ہے وہ صحافت کے اصولوں کی سراسر نفی ہے۔ مثلاً ایک خبر روزنامہ نوائے وقت نے 29/دسمبر 1975ء میں شائع کی کہ ''اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کی بھرتی۔'' اُس وقت کی مرکزی کابینہ کے متعلقہ وزیر نے اس کی تردید کی۔ جس کتاب کا حوالہ دیا گیا وہ منظرِ عام پر ہی نہ آئی۔ انصاف ملاحظہ ہو کہ تب سے اب تک وقفوں کے ساتھ یہی خبر اخبارات میں چھپتی رہی ہے۔ ابھی چند ماہ پہلے یہی خبر پھر سہ کالمی سرخی کے ساتھ اخبار کی زینت بنائی گئی۔

ضابطہ اخلاق کا تقاضا ہے کہ ایسے کسی بھی مواد کی اشاعت یا اختراع سے گریز کیا جائے گا جس کی وجہ سے معاشرہ میں رنگ، نسل، مذہب، ذات پات، فرقہ، قومیت، ثقافت، جنس، معذوری، بیماری یا عمر کی بنیاد پر نفرت یا تخصیص کی حوصلہ افزائی ہو۔

اب منصف مزاج صحافی ہی فرمائیں کہ ضابطہ اخلاق کی اس شق کی پاسداری ہوئی یا پامالی؟

ضابطہ اخلاق کہتا ہے کہ نقصان دہ غلطیوں کی فوری تصحیح کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ایسی تمام تصحیح، معذرت یا وضاحتوں کو جائز مقام (کوریج) دیا جائے گا۔ اہم معاملات میں تنقید کا نشانہ بننے والے فرد یا افراد کو جواب دینے کا حق اور موقع کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

بڑی اچھی اور معقول بات ہے مگر جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟

سال 2013ء کے دوران شائع ہونے والی خبروں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کون سا الزام ہے جو جماعت کے سر نہیں تھوپا گیا۔ یہاں تک کہا گیا کہ سمندر میں اگر دو مچھلیاں بھی آپس میں لڑتی ہیں تو اس میں بھی ''قادیانیوں'' کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جب تعصب اور عناد کا غبار اندھا کر دے اور عقل ماری جائے تو ایسے لوگوں کے الزمات کی کیا وقعت اور کیا حیثیت؟ ایک عقلمند اور منصف مزاج کے سامنے اس ذہنی کیفیت کو کیا کہا جائے گا؟

مگر افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ ان الزامات کو عین حق جان کر اخبارات کو سجانے والے اس ضابطہ اخلاق کی قدر کیا اس سے بالکل عاری نظر آتے ہیں جو صحافت کی بنیاد بلکہ اس کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیے۔

- جماعتِ احمدیہ پر لگائے جانے والے الزامات کا یہ حال ہے کہ دسیوں سال سے وہی الزامات بطور 'الزامات' دہرائے جا رہے ہیں لیکن کسی ایک 'دوست' میں یہ اخلاقی جرأت نہیں کہ ان الزامات میں سے چند کو یا چلیں کسی ایک کو ہی ثبوت مہیا کر کے ثابت کر دکھائیں۔ لیکن جھوٹ کے ان پلندوں کو سچ ثابت کرنا بھی ناممکن ہے۔ دوسری جانب ایک صدی سے زائد عرصہ سے جماعتِ احمدیہ کا کردار بزبانِ حال اپنے اوپر لگائے جانے والے ان تمام الزامات کو یکسر ردّ کرتا دکھائی دیتا ہے۔

- جماعتِ احمدیہ اپنے خلاف شائع ہونے والی خبروں کی تردید بھی کرتی ہے مگر اس تردید کی کارروائی کا کیا حشر ہوتا ہے اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اول تو جماعت احمدیہ کے بارہ میں جھوٹی خبریں اتنی کثیر تعداد میں شائع کی جاتی ہیں کہ ہر جھوٹ کی تردید بھجوانی ممکن نہیں رہتی۔ ان جھوٹی خبروں کی اصل تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تاہم بعض بے بنیاد الزامات کی تردید کے لئے اخبارات کو جماعت احمدیہ کی طرف سے لکھا جاتا ہے۔ پریس ریلیز جاری کی جاتی ہے جسے پاکستان کے نمایاں اخبارات کو بھجوایا جاتا ہے اس کے علاوہ صحافیوں اور مدیروں سے رابطہ کر کے انہیں براہ راست بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔ مگر مذہبی تعصب اور مولویوں کے خوف کی وجہ سے آزادی اظہار کے علمبردار اخبارات ترجمان جماعت احمدیہ کے بیان کو عمومًا شائع نہیں کرتے اور اگر بادلِ نخواستہ شائع بھی کریں تو مناسب حال جگہ نہیں دیتے۔

ضابطہ اخلاق کی ایک خوبصورت شق کہ ایسے کسی بھی مواد کی اشاعت سے گریز کیا جائے گا جو آئین پاکستان کے آرٹیکل 19/ کی خلاف ورزی ہو۔ مگر اس حوالے سے جماعت احمدیہ کے ساتھ رویہ ''عیاں را چہ بیاں'' کا مصداق ہے۔ جماعت احمدیہ کا میڈیا، خصوصًا اردو پرنٹ میڈیا سے شکوہ کرنا مقصودِ نظر نہیں بلکہ حقائق کو منصف مزاج احباب کی خدمت میں پیش کرنا ہے تا ناانصافی کی اس روش کو برائی جان کر ترک کرنے کی خواہش جنم لے۔

- نفرت اور شرانگیزی پر مبنی خبروں کا اعداد وشمار کے لحاظ سے احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈا پر مبنی خبریں تو ہر اخبار میں شائع ہوتی ہیں۔ لاہور کو صحافت کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف اخبارات میں زیادہ تر پروپیگنڈا وسطی پنجاب میں ہوتا ہے اس رپورٹ میں لاہور سے شائع ہونے والے نمایاں اخبارات یعنی روزنامہ جنگ، نوائے وقت، اوصاف، خبریں، پاکستان، ایکسپریس کا اعداد وشمار کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ جائزہ لیا ہے جبکہ باقی چند اخبارات جن میں روزنامہ جناح، سماء، امن، اسلام اور اُمت نیز بعض دیگر اخبارات شامل ہیں ان کا مجموعی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔ ان اخبارات نے خبروں کے ساتھ ساتھ ایسے اداریے، تبصرے اور معاندین کے مضامین بھی شامل اشاعت کئے جن میں کلی یا جزوی طور پر جماعت احمدیہ کے حوالہ سے جھوٹ پر مبنی منفی تاثر عوام کے سامنے پیش کیا گیا۔ نفرت انگیز خبروں اور مضامین کی تعداد کا ایک جائزہ درج ذیل ہے:

- سال 2013ء میں بھی 'روزنامہ اوصاف (ایڈیٹر: مہتاب خان) اینٹی احمدیہ پروپیگنڈا کرنے میں سب اخبارات سے سبقت لے گیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس اخبار نے اس تعلق میں سالِ گزشتہ میں شائع کی جانے والی خبروں سے بیس فیصد زیادہ خبریں شائع کر کے اپنا قائم کردہ ریکارڈ ہی توڑ ڈالا۔ یہ خبریں زیادہ تر ملّاں کے نفرت انگیز بیانات پر مشتمل تھیں۔ اس نے 233/خبریں جبکہ 29/ مضامین شائع کیے۔ روزنامہ نوائے وقت (ایڈیٹر: مجید نظامی) نے 211/خبریں اور 48/مضامین، روزنامہ خبریں (ایڈیٹر: ضیاء شاہد) نے 152/خبریں اور 27/مضامین، روزنامہ جنگ (ایڈیٹر: میر شکیل الرحمٰن) نے 127/خبریں اور 37/مضامین، روزنامہ دن (ایڈیٹر: محمود صادق) نے 92/خبریں اور 3/مضامین، روزنامہ دنیا (ایڈیٹر: میاں عامر محمود) 86/خبریں اور 17/مضامین، روزنامہ ایکسپریس (ایڈیٹر: سلطان علی لاکھانی) نے 70/ خبریں اور 3/مضامین جبکہ متفرق اخبارات نے 705/خبریں اور 192/مضامین شائع کیے۔ اس طرح سال کے دوران جماعتِ احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والی ایسی خبروں کی تعداد جنہیں ریکارڈ کیا جاسکا ہے اٹھارہ سو کے قریب جبکہ جماعت کی مخالفت میں سراسر جھوٹ پر مبنی مضامین کی تعداد چار سو کے قریب ہے۔

- سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف مَن گھڑت خبروں کو چھپوانا ایک فیشن بن چکا ہے اس لئے احمدیوں کے خلاف خواہ کسی بھی طرح کا بیان دے دیا جائے اخبارات اس کو بلا تحقیق جلی سرخیوں میں شائع کر دیتے ہیں۔

- سال 2013ء کے دوران بھی مختلف ایشوز بنا کر احمدیوں کے خلاف بیان بازی کی جاتی رہی۔ کبھی حکومتی عمائدین پر قادیانی ہونے کا الزام لگا دیا جاتا رہا، جب کبھی مولوی حکومت پر سیاسی دباؤ ڈالنا چاہتے تو حکومتی ایوانوں میں قادیانی لابی کا شور برپا کر دیتے۔ مگر وہی مولوی جب حکومت کے ساتھی ہوتے اس وقت نہ تو انہیں حکومتی ایوانوں میں قادیانی لابی نظر آتی ہے اور نہ ہی کلیدی عہدوں پر فائز کوئی قادیانی۔ مگر اخبارات کی 'سادگی' ملاحظہ کیجیے کہ ان مولویوں کے ایسے بے بنیاد بیانات جلی سرخیوں سے شائع کرنا شروع کر دیتے ہیں، چند نمونے ملاحظہ فرمائیے:
''حالیہ دہشتگردی میں قادیانی لابی ملوّث ہے، مولانا شبیر عثمانی'' ('دنیا' 12/اگست 13ء)، ''قادیانی فتنہ نظریہ پاکستان کو نقصان پہنچا رہا ہے، افضال نقشبندی'' ('جنگ' 7 مئی 13ء)، ''قادیانیت مسلمانوں کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے: مولانا ارشاد'' ('پاکستان' 5 جون 13ء)، ''یہودی لابی قادیانیوں کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کر رہی ہے، قاری شبیر احمد عثمانی'' ('اوصاف' 11/ستمبر 13ء)، ''قادیانی غدارِ ملت اور غدارِ وطن ہیں، شاہ اویس نورانی'' ('نوائے وقت' 6/ستمبر 13ء)۔

- کبھی اخبارات میں یہ شائع کر دیا جاتا ہے کہ حکومت احمدیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ (روزنامہ جنگ 2/ستمبر 13ء، روزنامہ دن 26/اگست 13ء، نوائے وقت 6/اپریل 13ء)۔ کبھی وطنِ عزیز کے حوالے سے جماعت احمدیہ پر بے بنیاد الزامات لگا دیے جاتے ہیں۔ جبکہ تاریخ سے آشنائی رکھنے والا ہر فرد اس حقیقت سے واقف ہے کہ پاکستان کے قیام اور استحکام میں جماعت احمدیہ کا کردار ایک روشن مثال ہے۔ اس کے برعکس جو افراد اور جماعتیں قیامِ پاکستان کی شدید مخالفت کرتی تھیں آج ان کی اولادیں پاکستان میں حب الوطنی کی ٹھیکیدار بن بیٹھی ہیں۔ (جنگ 27/جنوری 13ء، نوائے وقت 9/ستمبر 13ء، جناح 23/اگست 13ء، خبریں 3/جون 13ء)

- جماعتِ احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کا ایک آسان لیکن انتہائی تکلیف دہ اور غیر ذمہ دارانہ طریقہ کار یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ سے ایسے عقائد منسوب کیے جائیں جو جماعت احمدیہ کے عقائد ہی نہیں۔ اور پبلک کو اشتعال دلانے کے لئے احمدیوں پر توہینِ رسالت کے الزام عائد کر دینا اور پھر اسے ثابت نہ کرنا مولویوں کا آئے دن کا شغل بن چکا ہے۔ (اوصاف 4/اپریل 13ء، پاکستان 9/ مارچ 13ء، جسارت 6/ستمبر 13ء)

ان بے بنیاد اور نفرت انگیز پروپیگنڈا پر مبنی خبروں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ جذبات میں آ کر معصوم احمدیوں کو نقصان پہنچانا اپنا اولین فریضہ سمجھنے لگتے ہیں۔ 2013ء کے دوران 7/احمدیوں کو محض احمدی ہونے کی بنا پر شہید کیا گیا جبکہ 16/احمدیوں پر قاتلانہ حملے ہوئے۔ (روزنامہ دنیا فیصل آباد 5/اکتوبر 13ء [ختمِ نبوت ﷺ کا باغی واجب القتل ہے۔۔]، جسارت 23/مئی 13ء [قادیانی کسی بھی انسانی ہمدردی کے مستحق نہیں، عالمی مجلس ختم نبوت]، روزنامہ اوصاف 29/اگست 13ء [قادیانیوں کی سازشوں کا آغاز، ان کے خاتمے کے لئے نوجوان تیار رہیں، راجہ ظفر الحق]۔

اس کے بالمقابل پاکستان میں ملّاں کا اپنا اخلاقی، سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی کردار کیا ہے، یہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہر عاقل بالغ اور صاحب فہم پاکستانی پر واضح ہے۔ (خبریں 18/اکتوبر 13ء، جنگ 5/ستمبر 13ء، دن 13/نومبر 13ء)۔

- کبھی احمدیوں پر مسئلہ کشمیر کو لے کر بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں، کبھی حکومت سے احمدیوں سے متعلق مطالبات میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں روکنے کا کہا جاتا ہے، کبھی پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے حوالہ سے بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں، کبھی احمدیوں کو بیرونی ممالک و اسلام دشمن طاقتوں کا ایجنٹ قرار دیا جاتا ہے اور کبھی جماعتِ احمدیہ کے تعلیمی اداروں کی واپسی کے معاملہ کو بنیاد بناتے ہوئے ہرزہ سرائی کی جاتی ہے۔ خبریں شائع کرنا تو ایک طرف بعض اخبارات تو جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں خصوصی اشاعتیں بھی نکالتی ہیں۔ ان اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین اور جھوٹی خبروں کی تردید بھی کی جاتی ہے، اس کے جواب میں مضامین بھی لکھے جاتے ہیں لیکن آزاد اور بیباک ہونے کے دعویدار ذرائع ابلاغ ان مضامین کی اشاعت کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کیا اس آزاد میڈیا کی جڑیں ابھی مضبوط نہیں ہوئیں یا مذہبی انتہا پسندوں کا دباؤ ہے جو ذرائع ابلاغ کو سچ کی اشاعت سے روک رہا ہے؟؟؟؟

کیا پاکستان میں بھی کبھی میڈیا حقیقی آزادی کے ساتھ بغیر مذہبی تعصب کے اپنے قلم کو استعمال کرے گا؟؟ اللہ کرے کہ جلد ایسا ہو کہ ہمارے ذرائع ابلاغ متوازن صحافت کا چلن سیکھیں تا کہ عوام خود جان سکیں کہ سچائی کیا ہے اور یکطرفہ پروپیگنڈا کے بجائے تصویر کا ہر رخ عوام کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہوں۔ اللہ کرے کہ جلد ایسا وقت آئے۔ آمین یا رب العالمین۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم انجینئر شاہین سیف اللہ خانصاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 ستمبر 2010ء میں مکرم چودھری محمد طفیل صاحب کے قلم سے محترم انجینئر شاہین سیف اللہ خان صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے جو 1945ء میں پیدا ہوئے اور 30 مئی 2009ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ خاکسار 1965ء میں واپڈا میں سینئر سٹور کیپر بھرتی ہوا۔ 1972ء میں میرا تعارف محترم شاہین سیف اللہ صاحب سے ہوا جو SDO بن کر تعینات ہوئے تھے۔ پہلی ہی ملاقات ایسے تھی جیسے برسوں سے جانتے ہوں۔

آپ کا خط ایسا تھا جیسے کاغذ پر موتی بکھیر رہے ہوں۔ کام میں لگن کی مثال نہیں مل سکتی۔ اگر ڈرائیور لیٹ ہوا یا گاڑی خراب ہوئی تو سائٹ پر پیدل چل پڑتے۔ کسی ملازم کا بل رُک گیا، اُس نے وجہ بتائی کہ اکاؤنٹس والے کمیشن مانگتے ہیں تو اپنی جیب سے پیسے دے دیئے اور بل پھاڑ دیا۔ آپ کے ایکسیئن نے بتایا کہ مہمانوں کے لئے اپنی تنخواہ سے ادائیگی کرتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اپنے اوورسیئروں کو ہدایت دی ہوئی تھی کہ میٹیریل میں کنجوسی نہیں کرنی، کم ہوجائے گا تو اَور مہیا کردوں گا لیکن بچانے کی کوشش نہ کریں۔

انتہا کے خوددار تھے۔ کبھی بلیک میل نہیں ہوئے۔ ایک رات کام جاری تھا کہ لیبر نے ہڑتال کردی۔ آپ نے اوورسیئروں اور دوسرے سٹاف کو ساتھ لیا اور خود بھی شامل ہوگئے اور کام شروع کردیا۔ تھوڑی دیر بعد لیبر خود واپس آگئی۔

پھر وہ عراق چلے گئے لیکن ہمارا رابطہ برابر رہا۔ میں اُن کو جماعتی اخبارات و رسائل بھجواتا رہتا۔ 1981ء میں انہوں نے مجھے اپنی کمپنی میں سٹور سپروائزر لگوادیا تو مَیں بھی بغداد چلا گیا۔ کافی مدّت بعد ہم پاکستان آگئے۔ مَیں واپڈا میں واپس چلا گیا اور وہ یہاں ایک کمپنی کو چھوڑتے تو دوسری کمپنی انتظار میں ہوتی تھی۔ اتنا ایماندار، قابل، محنتی، تجربہ کار انجینئر کہاں ملتا تھا۔ آخر موٹروے پر کورین کمپنی کے چیف انجینئر کے عہدے پر تعینات ہوگئے۔

آپ اپنے کام میں بہت سنجیدہ تھے لیکن ویسے بہت زندہ دل اور خوش دل شخص تھے۔ کہا کرتے تھے کہ دوستی مجھ سے ہونی چاہئے، میرے عہدہ سے نہیں۔

آپ کی جماعت سے لگن انتہائی درجہ کی تھی۔ چکوال میں قیام کے دوران ضلعی امیر بھی رہے۔ موصی تھے اور چندوں کے معاملہ میں سیکرٹری مال کے پاس خود جاتے اور اپنے وعدوں میں بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی نئی تحریک آتی تو بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ غریب احمدی کے لئے بڑا درد رکھنے والے تھے۔ نڈر، بے باک، مخلص اور سچے احمدی تھے۔ حقوق العباد میں بھی انتہائی مخلص تھے۔

ایک بار آپ کے متعلق اخبار میں خبر پڑھی کہ موٹروے پر ایک قادیانی انجینئر تبلیغ کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے اور لوگوں نے ان کو بہت مارا ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ سب کچھ ایک رکنِ اسمبلی نے کروایا تھا جس نے اپنے لوگ کمپنی میں بھرتی کروادیئے لیکن کام پھر بھی اُن سے اپنا ہی لیتا رہا۔ جب کمپنی کے کہنے پر مَیں نے اُن نااہلوں کو فارغ کیا تو انہوں نے تبلیغ کا بہانہ بناکر ہنگامہ کردیا اور پھر مجھے مار مار کر پھینک دیا تھا۔

کچھ عرصہ بعد جب آپ نے اپنی نگرانی میں موٹروے کے کنارے پر لگائے گئے پودوں کی گنتی شروع کروائی تو معلوم ہوا کہ لاکھوں پودے لگائے تو نہیں گئے مگر بل بنوا لیا ہے۔ پہلے تو ٹھیکیداروں نے کوشش کی کہ کرپشن چل جائے لیکن بے سود! پھر ٹھیکیدار کے گماشتوں نے سائٹ پر شاہین صاحب کو پکڑ کر کافی مارا پیٹا اور وہیں پھینک گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دوبارہ آپ کو بچالیا۔ شاہین صاحب اصول پسند آدمی تھے کبھی اصولوں کے خلاف سمجھوتہ نہیں کیا۔ کمیشن اور سفارشیں کبھی آپ کا راستہ نہ روک سکے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے دستخط ہونے کے بعد کوئی کمپنی کسی بِل کو نہیں روکتی تھی۔ آپ کے کام کی مہارت اور دیانتداری کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قصر خلافت ربوہ کی تعمیر کے متعلق بعض مسائل سامنے آئے تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ سے رپورٹ مانگی۔ حضورؒ آپ کی رپورٹ سے اتنا خوش ہوئے کہ کچھ نقد رقم بطور انعام بھی عطا فرمائی۔

جب موٹروے کی کرپشن کی انکوائری کی بات چل رہی تھی تو جماعت اسلامی کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے تجویز دی کہ یہ انکوائری شاہین سیف اللہ کو دیں۔ گو وہ احمدی ہے لیکن اس سے بہتر اور کوئی نہیں کرسکتا۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک شادی شدہ بیٹی شامل ہے۔

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ جولائی 2010ء میں سانحہ لاہور کے حوالہ سے مکرم سید اسرار احمد توقیر صاحب کی حسب ذیل مختصر نظم شائع ہوئی ہے:

ظلم کی انتہا ہے یہ - یہ انتہا نئی نہیں
پہلے بھی ہوچکی ہے اک ، یہ کربلا نئی نہیں
پہلے بھی ہوچکے شہید پہلے بھی سر قلم ہوئے
پھر بھی ہمارے صبر کی یہ انتہا نئی نہیں
تاریخ اپنے آپ کو دُہرا رہی ہے بار بار
یہ اہل حق پہ کفر کی جور و جفا نئی نہیں
اَحد کی ہر صدا پہ یوں کرنا ستم بری طرح
داعیٔ حق پہ دشمنوں کی یہ جفا نئی نہیں

محترمہ بی بی نورجان صاحبہ آف کاٹھگڑھ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم اکتوبر 2010ء میں مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب نے اپنی دادی محترمہ بی بی نورجان صاحبہ کا ذکرخیر کیا ہے۔

حضرت رانا احمد حسن خان صاحبؓ (جنہوں نے 1903ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی تھی) کے ہاں محترمہ بی بی نورجان صاحبہ 1906ء میں کاٹھگڑھ میں پیدا ہوئیں۔ آپ چار بہنیں اور تین بھائی تھے۔ آپ کی شادی 1926ء میں اپنے تایازاد عبدالرحیم خان صاحب سے ہوئی جن کی والدہ احمدی نہیں تھی۔ جلد ہی آپ کے خاوند نے بھی جماعت چھوڑ دی اور آپ کو بھی اس کے لئے مجبور کرنے لگے۔ اس وقت ایک بیٹا بشیر احمد پیدا ہوچکا تھا۔ آپ کو احمدیت سے منحرف کرنے کے لئے احمدیہ مسجد جانے سے روکتے اور اگر آپ کو واپسی پر دیر ہوجاتی تو دروازہ نہ کھولتے۔ ایک بار رات بھر آپ کو سردی میں رات باہر گزارنا پڑی۔ آپ کے چھوٹے سے بیٹے کو بھی کہتے کہ اگر تُو کہے گا کہ مَیں احمدی نہیں ہوں تو پھر دودھ ملے گا۔ جب آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی تو پھر مار پیٹ کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ اس پر آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حالات عرض کئے اور حضورؓ کے مشورہ پر 1938ء میں قادیان چلی گئیں۔

قادیان میں محترمہ بی بی نورجان صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی اہلیہ حضرت بی بی بوزینب صاحبہ کے ہاں بطور ملازمہ ملازم ہوگئیں۔ آپ کے بیٹے مکرم بشیر احمد خاں صاحب نے قادیان سے میٹرک کیا اور پھر حضرت میاں صاحبؓ کی فیکٹری میں ہی ملازم ہوگئے۔ تقسیم ملک کے وقت ان کو قافلوں کے ساتھ حفاظتی ڈیوٹی دینے کا بھی موقع ملا۔ ربوہ کے افتتاح کے موقع پر بھی آپ موجود تھے۔ حضرت مرزا منصور احمد صاحب نے ان کو اپنی کمپنی ''احمد ٹرانسپورٹ'' کا مینجر بنادیا۔ بعد میں انہوں نے اپنی بھی کمپنی بنائی۔ 1955ء میں انہوں نے دارالیمن میں پہلا مکان بھی تعمیر کروایا۔ ان کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جن میں سے ایک مکرم مبشر احمد صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ہیں۔ نومبر 1979ء میں مکرم بشیر احمد خاں صاحب کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

محترمہ بی بی نورجان صاحبہ نے بڑی عزت کے ساتھ زندگی بسر کی۔ آپ سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ نہایت متقی، پابند نماز و روزہ اور سمجھدار خاتون تھیں۔ 1987ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 ستمبر 2010ء میں مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ والدہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام مسجد فضل لندن کو محترمہ خدیجہ بصری صاحبہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے (ڈاکٹر کیپٹن حافظ بدرالدین احمد صاحب سابق امیر جماعت کراچی اور مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری و ناظر مال) اور ایک بیٹی (محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ سلامت علی صاحب آف لاہور) عطا فرمائی۔

محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ 1903ء میں پیدا ہوئیں اور 14 مارچ 1927ء کو صرف 24 سال کی عمر میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئیں۔ آپ کی یادگار ایک بیٹا (مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار الفضل) تھا جس کی عمر اُس وقت 8 سال تھی۔ مرحومہ کی علالت کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تیمارداری کے لئے ان کے مکان پر تشریف لائے اور وفات کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ حضورؓ نے پڑھائی، میت کو کندھا دیا اور جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ قادیان تشریف لے گئے اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔

آپ کی وفات پر روزنامہ ''الفضل'' اور رسالہ ''مصباح'' میں اعلان شائع ہوئے جن میں بتایا گیا کہ مرحومہ نہایت سعید اور قابل خاتون تھیں۔ مدرسۃ الخواتین میں باوجود گھر اور بچہ والی ہونے کے داخل ہوئیں اور اس شوق اور محنت سے پڑھائی کی کہ سب سے اول رہیں۔ پھر اجلاس لجنہ میں ہمیشہ اعلیٰ مضمون پڑھے۔ ان کے شریفانہ اخلاق کے باعث مجلس میں ایک قسم کا رعب رہتا۔

تاریخ لجنہ اماء اللہ (پہلی جلد) کے صفحہ 154 پر مدرسۃ الخواتین کی 31 خواتین کے ناموں کی فہرست میں مرحومہ کا نام پانچویں نمبر پر تحریر ہے۔ نیز لکھا ہے کہ مرحومہ کو تعلیم کا اس قدر شوق تھا کہ شادی ہوجانے اور بچہ ہوجانے کے باوجود جب مدرسۃ الخواتین جاری کیا گیا تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ میری تعلیم صرف پرائمری تک ہے۔ قرآن مجید باترجمہ صرف نصف تک پڑھا ہوا ہے۔ مجھے بڑی تڑپ ہے میرے شوہر بھی مجھ سے کم میری تعلیم کے متعلق تڑپ نہیں رکھتے۔ مجھے داخل ہوکر پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں اجازت دے دی اور جب مرحومہ نے اپنی محنت اور ذاتی ذہانت کی وجہ سے امتحان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی تو حضورؓ نے حوصلہ افزائی کی غرض سے اپنے دست مبارک سے ایک حمائل شریف اپنے دستخط کرکے بطور انعام عطا فرمائی۔

مرحومہ بے حد متوکل، دعاگو، مشکلات پر صبر کرنے والی سادہ مزاج کی حامل خاتون تھیں۔ دنیاداری نام کو نہ تھی۔ جماعت سے وابستگی خلفاء کرام سے محبت، ہر تحریک پر لبیک کہنے کی عادی تھیں۔

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کا بیان ہے کہ مرحومہ کی وفات کے بعد حضرت صاحب نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ اگر زندگی وفا کرتی تو مرحومہ بہت بڑی عالمہ ہوتیں۔

مرحومہ فیروزپور لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر تھیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 ستمبر 2010ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اک ہمت سے بیدار ہیں ہم
ہر جذبے سے سرشار ہیں ہم
ہم راہِ خدا کے راہی ہیں
ہر مشکل کو تیار ہیں ہم
ہے امن ہماری فطرت میں
ہر الفت کے حقدار ہیں ہم
تنویر افق پر جس کی ہے
اس مہدی کا اقرار ہیں ہم
اک عشق کا مرکز ہے اپنا
اک سوہنے کا دیدار ہیں ہم

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 29, 2014 – September 4, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 29, 2014

00:05 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:20 Reception In Beverly Hills: Recorded on May 11, 2014 in USA.
02:40 Japanese Service
03:35 Tarjamatul Quran Class: Recorded on October 15, 1997.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 195.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:00 Yassarnal Quran
07:25 Rah-E-Huda
09:00 Jalsa Salana 2014 Inspection: Recorded on Recorded on August 24, 2014, from Hadeeqatul Mahdi, UK.
11:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor live from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
13:10 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
15:25 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the flag hosting ceremony and opening address delivered by Huzoor.
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
19:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:00 Repeat of Friday Sermon [R]
21:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
23:15 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor.

Saturday August 30, 2014

00:50 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
02:50 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
03:50 Friday Sermon: Recorded on August 29, 2014.
04:50 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:50 Friday Sermon [R]
08:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session.
11:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah
12:30 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
13:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
15:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
19:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session
22:00 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah
23:30 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK

Sunday September 31, 2014

00:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
01:30 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including an address delivered by Huzoor
04:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:30 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including Huzoor's address from the ladies' Jalsa Gah.
08:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session.
12:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony.
14:30 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor.
17:00 Live proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
19:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:00 Repeat of proceedings from Jalsa Salana UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the men's morning session.
22:40 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the international Bai'at ceremony.
23:40 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK.

Monday September 1, 2014

01:30 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including the concluding session and concluding address delivered by Huzoor
04:00 Repeat of proceedings from Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK, including a wrap up from the Jalsa Gah
06:10 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
06:30 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa UK 2014: from the Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
07:30 Friday Sermon: Recorded on August 30, 2014, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
08:30 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
10:45 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Including flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor
12:20 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
14:20 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
15:20 Friday Sermon: Recorded on August 30, 2014, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
16:20 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
18:35 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK. Including flag hoisting ceremony and opening address delivered by Huzoor
20:10 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
22:10 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
23:10 Friday Sermon: Recorded on August 30, 2014, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.

Tuesday September 2, 2014

00:10 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
02:25 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
04:00 Repeat of proceedings from day 1 of Jalsa 2014: from Jalsa Gah at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK
06:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
07:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK. Including an address delivered by Huzoor from ladies Jalsa Gah.
10:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
11:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK. Including an address delivered by Huzoor.
15:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
16:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
17:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
18:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014
21:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
22:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
23:30 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK. Including an address delivered by Huzoor.

Wednesday September 3, 2014

02:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
03:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
04:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
05:00 Repeat of proceedings from day 2 of Jalsa UK 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
07:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
09:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: including International Bait ceremony 2014, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
10:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
12:30 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: including the Concluding Session and Concluding address by Huzoor from at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
15:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
17:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
18:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
20:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: including International Bait ceremony 2014, from Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.
21:40 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
23:30 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: including the Concluding address by Huzoor from at Hadeeqa-tul-Mahdi, Alton, UK.

Thursday September 4, 2014

02:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
04:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
05:00 Repeat of proceedings from day 3 of Jalsa 2014: from Hadeeqatul Mahdi, Alton, UK
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:15 Yassarnal Quran
06:40 Huzoor's Tour Of Ireland: A programme documenting Huzoor's visit to Ireland in 2010.
08:15 Beacon Of Truth
09:15 Tarjamatul Quran Class: Rec. October 21, 1997.
10:20 Indonesian Service
11:20 Pushto Muzakarah
12:05 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:20 Yassarnal Quran
12:50 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation Friday sermon delivered on August 29, 2014.
15:05 Alif Urdu
15:30 Persian Service
16:00 Tarjamatul Quran Class [R]
17:15 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Huzoor's Tour Of Ireland [R]
19:30 Live German Service
21:00 Tarjamatul Quran Class [R]
22:00 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
23:00 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 22 August , 2014 | Issue No. 34

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

بلغاریہ، بوزنیا، کوسووو اور مانٹینگرو سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں۔

مہمانوں کے سوالات کے جوابات اور زرّیں نصائح

- حضور انور کے خطابات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ ❁ یہاں آکر مَیں نے پُرامن اسلام دیکھا ہے۔
- جماعت احمدیہ کی سچائی مجھ پر واضح ہوگئی ہے کہ یہی سچی جماعت ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

(مہمانوں کے تأثرات)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ فرانکفرٹ سے لندن واپسی

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

بقیہ رپورٹ: 16 جون 2014ء بروز سوموار

بلغاریہ سے آنے والے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بلغاریہ سے امسال 82 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا جن میں 35 مرد حضرات اور 47 خواتین تھیں۔ احمدی احباب کے علاوہ ایک بڑی تعداد غیر از جماعت احباب کی بھی تھی۔

☆ **بلغاریہ سے آنے والے ایک مہمان نے کہا:** میں پہلی دفعہ یہاں آیا ہوں۔ جب تک مَیں یہاں نہیں آیا تھا تو اور کیفیت تھی اور جماعت کا مخالف تھا۔ جب سے یہاں آیا ہوں اور جلسہ کا ماحول دیکھا ہے اور حضور کے خطابات سنے ہیں تو میری کایا پلٹ گئی ہے۔

☆ پھر ایک خاتون جو پہلی دفعہ آئی تھیں کہنے لگیں کہ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہم سب کو بہت اچھا لگا۔ ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرسکوں۔

☆ ایک خاتون کہنے لگیں کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات نے متاثر کیا ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں اللہ کے بارہ میں بہت زیادہ فرمایا ہے۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆ **بلغاریہ سے آنے والے ایک دوست نے کہا کہ:** میں عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ بہت متاثر ہوا ہوں اور اسلام کا حقیقی اور حسین چہرہ یہاں دیکھا ہے۔ اب دل چاہتا ہے کہ بلغاریہ میں یہ اعلان کردیا جائے کہ کثرت سے لوگ یہاں جلسہ پر آئیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے اور ہم کس طرح باہمی پیار و محبت اور رواداری کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر اعلان کریں گے تو مفتی آپ کو آنے سے روک دیں گے۔ پھر مشکل پڑ جائے گی۔ عیسائیوں کو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن مسلمانوں کے لئے مسائل پیدا ہوں گے۔

☆ **ایک مہمان نے عرض کیا کہ** یہاں جلسہ پر ہمیں روحانی کھانا ملا ہے۔ ہمیں بلغاریہ میں اس کھانے کی ضرورت ہے۔ وہاں ہمیں یہ کھانا کب ملے گا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جب حکومت اجازت دے گی اور ہم آزادی کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔

☆ **ایک خاتون نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ** میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مجھے یہاں کا ماحول اور آپس میں پیار و محبت اور بھائی چارا اتنا اچھا لگا ہے کہ میں اپنے آپ کو آپ کا حصہ ہی سمجھتی ہوں۔ سارا انتظام بہت اچھا تھا۔

☆ **ایک عیسائی خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ:** میری نواسی شادی شدہ ہے۔ اس کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کی دعاؤں پر کامل یقین رکھتی ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آپ اس بچی کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے اولاد سے نوازے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈاکٹر کو دکھائیں۔ اس پر خاتون نے بتایا کہ ڈاکٹر کو دکھایا ہے۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ کچھ نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر انشاء اللہ بچے ہوجائیں گے۔ اس پر وہ عورت بے حد خوش ہوئی۔

☆ **بلغاریہ میں مقیم ایک پاکستانی احمدی نوجوان نے درخواست کی کہ** میں وقفِ نو ہوں اور میں نے بزنس میں ماسٹرز کیا ہے۔ اب وقف کرنے کا ارادہ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بزنس کی تو ضرورت نہیں ہے۔ ہاں تراجم کا کام لیا جاسکتا ہے۔ باقاعدہ مکمل وقف کرنے کا ارادہ ہے تو لکھ کر بھیجو۔

☆ ایک خاتون نے اپنے ایک رشتہ دار کی شادی کیلئے جو ساتھ آئے ہوئے تھے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ بلغاریہ کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام 6 بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔

آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

بوزنیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں بوزنیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ بوزنیا سے امسال 23 افراد کا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

☆ **بوزنیا کے وفد کی ایک ممبر خاتون Sanela صاحبہ نے ملاقات میں کہا کہ** میرے بہت سے سوالات تھے جو میں نے پوچھنے تھے۔ لیکن حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ اور خطاب میں ان سارے سوالات کے جوابات دے دیئے ہیں اور میرے تمام سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔ اب میرا کوئی سوال نہیں رہا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتی ہوں کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے تابع ہوں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ہمارے خلیفہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو باتیں میں نے کی تھیں وہ تو ساری پرانے احمدیوں کے لئے تھیں۔ آپ کے لئے کیسے ہوئیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور انور کی وہ باتیں جو عاجزی اور انکساری اور خدا تعالیٰ کی محبت اور قبولیتِ دعا کے بارہ میں تھیں اور یہی میرے سوالات کے جواب تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم اور معرفت میں بڑھائے۔

☆ **ایک بوزنین خاتون نے عرض کیا کہ** میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ گزشتہ سال حج پر گئی تھی۔ ہم نے جو گزشتہ تین دن جلسہ کے یہاں گزارے ہیں لگ رہا ہے کہ یہاں پر حج کی طرح کا ہی ماحول تھا۔ یہاں محبت ہی محبت دیکھی ہے۔ عورتوں اور مردوں کے الگ الگ انتظامات کئے گئے ہیں اور سارے انتظامات بہت اچھے اور منظّم تھے۔ حضورِ انور کے خطابات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے اور حضور انور کی تقاریر سُن کر ہمیں بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔

☆ **بوزنیا سے آنے والے ایک دوست نے بتایا کہ** 1997ء میں جماعت احمدیہ سے تعارف اور رابطہ ہوا۔ لوگ ان کے خلاف ہوگئے۔ انہوں نے جماعتی کتب حاصل کر کے مطالعہ کرنا شروع کیا۔ مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ جماعت میں سچائی ہے۔ باقی سب غلط ہے۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات میری زندگی میں سب سے بڑی خوشی کا موقع ہے۔ جماعت احمدیہ کی سچائی مجھ پر واضح ہوگئی ہے کہ یہی سچی جماعت ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو آپ نے دیکھا ہے خدا تعالیٰ آپ کو وہاں اپنے ماحول میں پھیلانے اور بتانے کی توفیق دے۔ موصوف نے عرض کیا کہ میں شکرگزار ہوں کہ جماعت کی سچائی مجھ پر واضح ہوگئی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ آپ کے ایمان اور دل کو مزید کھولے اور یقین سے بھر دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوسنیا میں سیلاب سے متعلق استفسار فرمایا تو اس پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے امدادی کارروائی

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں